this book belongs to Pt
Dwarika nath tiku

Daha pora Maha
Kadhal
Srinagar,
Kashmir.

Dated
1/1/2001

Dnath tiku

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

price -/12/
No. W-926
N.D

الفانسو

ایک

دلچسپ ور نتیجہ خیز تاریخی ناول

مصنفہ

مولانا مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر مرحوم

مؤلف تاریخ سندھ ارض مقدس وغیرہا

جسے

خاکسار حکیم محمد سراج الحق منیجر اور پرنٹر و پبلشر دلگداز نے

۱۹۳۰ء میں

دلگداز پریس محلہ کٹرہ بزن بیگ خان لکھنؤ میں

بچھپوا کے شایع کیا

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

کارخانہ روغن [illegible] لکھنؤ کا اعلےٰ عطر

آپ ایک دفعہ آزما کے تو دیکھیں

عطر کے لئے لکھنؤ مشہور ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جو عطر ہے وہ باہر والوں کو نہیں ملتا، کیونکہ کہیں مال کی روانگی نوکروں کے ہاتھ ہوا [illegible] ان کے دخل و فضول کا نتیجہ وہ ایسی ہی فریبوں کو اٹھانا پڑتا ہے جو باہر سے منگوانے اور بے دیکھے خریدنے پر مجبور ہیں، اور بعض اشتہار چھپنے والوں کی یہ حالت ہے کہ روپیہ کا مال دو کوڑی اور کبھی چار کو بھیج دیتے ہیں۔ یہ عام خرابیاں دیکھ کے ہم نے ذمہ لیا ہے کہ باہر کے جو صاحب طلب فرمائیں ان کے لئے معتبر اور مستند کارخانوں کے عطر اعلیٰ درجے کے تیل وغیرہ خاص طور پر اہتمام کرکے مال بخوبی جانچ کے اور کفایت سے خرید کرکے روانہ کردیا کریں جس کا بہت اچھا اور قابل اطمینان انتظام کیا گیا ہے۔

عطر کے شائق

ایکبار امتحاناً منگوا کر دیکھ لیں کہ ہمارے ذریعہ سے انہیں کیسا اچھا عطر اور کن داموں کو ملتا ہے

عطروں کی فہرست حسب ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ [illegible]	عطر پانڑی فی تولہ [illegible]	عطر عروس فی تولہ [illegible]
,, موتیا [illegible]	,, بیلہ [illegible]	,, برگ حنا [illegible]
[illegible]	,, کیوڑہ [illegible]	,, [illegible] [illegible]
[illegible]	,, جوہی [illegible]	,, سہاگ [illegible]
[illegible]	,, سنگترہ [illegible]	,, مہک پری [illegible]
[illegible]	,, چمپا [illegible]	,, روح پانڑی [illegible]
,, مولسری [illegible]	,, سیوتی [illegible]	,, ختنی [illegible]
,, اگر غرقی کہنہ [illegible]	,, اگر غرقی کہنہ [illegible]	,, روح گلاب اصلی [illegible]
,, روح خس اصلی [illegible]	,, ناگیسر [illegible]	,, شہناز [illegible]
,, مخلوط اصلی [illegible]	,, مخلوط عنبری [illegible]	,, محبوب الہند [illegible]

خوشبودار تیلوں کی فہرست ملاحظہ ہو

روغن چنبیلی فی سیر [illegible]	روغن بیلہ فی سیر [illegible]	روغن کیوڑہ فی سیر [illegible]	روغن حنا [illegible] فی سیر [illegible]

اعلیٰ درجہ کا خوشبودار عمدہ بامزہ تنباکو

زردہ تنباکو مشکی فی سیر [illegible]، قوام مشکی فی تولہ [illegible]، گولیاں تنباکو مشکی طلائی فی تولہ [illegible]

ایضاً زعفرانی [illegible]، ایضاً زعفرانی [illegible]، فتری فی تولہ [illegible] بادری [illegible]

نوٹ:- درخواست آنے ہی پر ویلیو پے ایبل روانہ ہوگا، بار محصول ڈاک ذمہ خریدار

[illegible] حکیم محمد [illegible] لکھنؤ

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

آغاز عشق

سہ پہر کا وقت ہے۔ اور جزیرۂ صقلیہ (سسلی) کا شمالی و مغربی ساحل۔ ہوا تھمی ہوئی ہے اور سمندر ساکت و صامت، پیر فلک نے کسی آتشیں رخسار معشوق کی طرح آفتاب کو گود میں اُٹھا کے اپنی ابر کی پھٹی پُرانی اور جا بجا سے مسکی اور نُچی ہوئی رضائی اُڑھا لی ہے۔ جو نہایت بوسیدہ ہونے کی وجہ سے سنبھالے نہیں سنبھلتی۔ اور یہ بے قرار معشوق آسمان کو رضائی کے سنبھالنے میں مصروف دیکھ کے بار بار اُس کی درزوں سے جھانکتا۔ دنیا کی طرف دیکھ دیکھ کے ہنستا۔ اور چُپکے ہی چُپکے پھسل پھسل کے اُس کے آغوش شوق سے نکلا جاتا ہے۔

اب اسوقت اس کا نورانی چہرہ بالکل کھُل گیا ہے، اور اُس کی سنہری کرنیں بحیرۂ روم کی شوخ دکا موجوں کے ساتھ شوخیاں کر رہی ہیں۔ سمندر کا نیلگوں پانی ان شعاعوں کے اثر سے نیلم کا دریا بن گیا ہے۔ اور موجوں کی چھوٹی چھوٹی چوٹیوں کو سمندر کے کف نے اپنی سفید سفید ٹوپیاں پہنا کے ایسا خوبصورت بنا دیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے ع نیلوبل کی گھنی بیل کو نیلگوں پھولوں نے چھپا لیا ہے اور اُس میں سے جا بجا گل چاندنی کے سفید پھُول نکلے ہوئے ہیں۔

اگرچہ موسم اچھا ہے اور باد صرصر کے خوفناک جھونکے جو اکثر سمندر میں تلاطم پیدا کیا کرتے ہیں اُن کا کہیں پتہ نہیں۔ مگر اس خاموشی میں بھی بیقرار سمندر سے نچلا نہیں بیٹھا جاتا۔ نسیم کی ہلکی ہلکی خوشگوار ہوا

ع ایک بیل ہے جو اکثر کوٹھوں کی دیواروں پر چڑھائی جاتی ہے اور اُسمیں نیلے نیلے پھُول جن کی قطع گھنٹیوں کی سی ہوتی ہے بہت کثرت سے کھلتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

چھوٹی چھوٹی لہریں پیدا کرکے سورج کی شعاعوں کو جو آسمان سے سونے کے ہُن برسا رہی ہیں اپنے اوپر کسی جگہ قرار نہیں لینے دیتیں۔

یہ کئی صدیوں پیشتر کا منظر ہے جبکہ جہاز اس کثرت سے سمندروں کو نہیں کھنگالتے پھرتے تھے جیسے کہ آجکل نظر آیا کرتے ہیں۔ تاہم جزیرہ صقلیہ کے اس شمالی ساحل پر اس بحری خموشی کے زمانے میں بھی کوئی دن نہیں گذرتا تھا کہ فوجوں سے بھرے اور سامان حرب سے لدے ہوئے جہاز شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال کو آتے جاتے نہ نظر آتے ہوں۔ خصوصاً ان دنوں جبکہ ایطالیہ کی جنوبی و مغربی سلطنت نیپلز اور شمالی افریقہ کی عربی سلطنت الجزائر میں لڑائیوں کا ایک طولانی سلسلہ چھڑا ہوا ہے۔ اس عرصۂ جنگ کے دونوں حریف چونکہ سلطنت صقلیہ کو اپنا دوست بنانا اور اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں، اس لئے یہ بحری فوجی نقل و حرکت صقلیہ کے دارالسلطنت شہر پلرمو میں جو اسی ساحل پر واقع ہے بہت ہی دلچسپی اور غور سے دیکھی جاتی ہے خصوصاً پلرمو سے مغرب جانب پانچ چھ میل ہٹ کے وزیر اعظم صقلیہ اور مدارالمہام سلطنت فرنان (فرڈیننڈ) کے عالیشان قصر میں جو سمندر کے کنارے ایک بلند مسطح تختۂ زمین پر کوہ پیلگر نیو کے شمالی دامن پر قائم ہے اس دریائی فوج کشی کی دلچسپی بہت ہی بڑھی ہوئی ہے۔ یہ قصر ایک زبردست قلعہ کی طرح سطح آب سے تقریباً سو فٹ کی بلندی پر سر اٹھائے کھڑا ہے اور اس کے وسیع صحن سے پانی تک پتھر کی پختہ سیڑھیاں بنتی چلی گئی ہیں۔

ہر روز سامنے سے بیسیوں جہاز سفید بادبان کھولے سمندر میں پیرتے اور ہوا کے گھوڑوں پر اُڑتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ اور جب تک نظر کے سامنے ہوتے ہیں قلعے کے رہنے والے بالائی دروازوں اور کھڑکیوں سے اُنھیں بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھا کرتے ہیں، اور گو کہ مطلق نہیں جانتے کہ یہ کس کے جہاز ہیں اور ان پر کون سوار ہے۔ مگر شوق کی نگاہوں سے اُن کا استقبال کرتے اور حسرت کی نظروں سے رخصت کر دیتے ہیں۔

آج بھی دفعتاً مغربی کونے سے تین بڑے بڑے جہاز آتے نظر آئے جو آہستہ آہستہ قصر کے سامنے آئے اور بجائے اس کے کہ آگے بڑھیں قصر کے گھاٹ کے سامنے پہونچ کے لنگر ڈال دیا۔ انھیں ٹھہرتے دیکھ کے بالائی کمروں اور اوپر کی کھڑکیوں سے سیر کرنے والے نیچے اُتر آئے۔ قلعہ کے تمام زن و مرد جن کا شمار سیکڑوں کے درجے سے زیادہ تھا باہر نکل پڑے اور حیرت سے دیکھنے لگے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اور یہاں کس لئے آئے ہیں؟ لوگ دیکھ ہی رہے تھے کہ جہاز والوں نے اشارے سے کشتی مانگی فوراً وزیر فرنان کا بجرہ جو سیر دریا کے لئے قصر کے نیچے موجود رہا کرتا تھا بھیجا گیا۔ اور تین شخص جو عربی لباس

پہنے اور سفید عمامے سر پر باندھے تھے، بجرے میں اُتر کے کنارے آئے اور عربی زبان میں کہا "ہم فرمانروائے الجزائر کے ایلچی ہیں اور وزیر اعظم فرماں کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں" اٹھارہ سال کا ایک وجیہ کشیدہ قامت اور خوشرو لڑکا جس کے چہرے اور خط و خال سے امارت و ریاست کے جوہر نمایاں تھے بڑھ کے ان لوگوں کے قریب گیا اور نہایت تہذیب و شائستگی کے لہجہ میں کہا "وزیر فرمان اعلیحضرت شاہ مہرجان (موریتا) کے دربار میں گئے ہوئے ہیں آپ (ایک کمرے کی طرف اشارہ کر کے) وہاں چل کے ٹھہریں۔ تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔ یہ کہتے ہی اُس نے خادموں اور غلاموں کو حکم دیا کہ "آپ کو لیجاکے وہاں بٹھاؤ۔ تاکہ آرام کریں، اور رستہ کے سفر کی کلفت دُور کریں خبردار آپ کو کسی بات کی تکلیف نہ ہونے پائے اور جو چیز مانگیں فوراً مہیا کر دی جائے"

خدام اُن لوگوں کو ادھر لے گئے اور یہ نوعمر لڑکا قصر کے صحن میں سمندر کے کنارے کنارے ٹہلنے لگا۔ اور خدام قصر کے ہجوم سے نکلا ہی تھا کہ ایک ہم سن حوروش پری پیکر سامنے آگئی جو چار آنکھیں ہوتے ہی عجیب انداز دلربایانہ سے مسکرائی اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ نوجوان نے کچھ ایسی متانت سے جو قبیلے دیتی تھی کہ دلی جذبات کو دبا کے زبردستی پیدا کی گئی ہے کہا "ضیا! اچھی تو رہیں؟"

ضیا۔ (ایک طفلانہ مزاجی کے سراپا انداز طعنے کے ساتھ) "جیسی ہوں تمھیں کیا؟"

اس طعن آمیز جواب نے نوجوان کے دل پر بجلی سی گرا دی جسنے اُس کی آورد کی متانت کو مٹا ہی کے رکھ دیا ہوتا مگر ضابط نوجوان نے دل کو سنبھالا۔ اور اس ماہوش حسینہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کے ٹہلتا ہوا لوگوں کے مجمع سے دُور نکل گیا۔ اور جب اطمینان ہو گیا کہ اب ہماری باتوں کو کوئی نہ سُن سکے گا بولا "ناطلعت ضیا۔ ایسا نہ کرو کہ یہ کبھی کبھی جو تم سے دو چار باتیں کرنے اور تمھاری پیاری صورت دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے یہ بھی ہاتھ سے نکل جائے۔ تمھارے ابا جان کو میرا تمھارا سامنا ہونا بہت ناگوار گزرتا ہے۔ مجھے کبھی تم سے باتیں کرتے دیکھ لیتے ہیں تو صدہا تدبیریں کرنے لگتے ہیں کہ پھر اس کی نوبت نہ آئے۔ ہمارے نقل و حرکت کی نگرانی کے لئے جاسوس لگے ہوئے ہیں جو اُنھیں روز روز کی خبر پہونچا دیا کرتے ہیں۔ آج جو مجھے تمھاری زیارت کا یہ ذرا سا موقع مل گیا ہے کل دیکھ لینا کہ اس کی بھی اُنھیں خبر ہو جائے گی۔ اور روک کی کوئی نئی تدبیر پیدا کر دیجائے گی۔"

ضیا "یہ کیسے ہوگا کہ ہم دونوں ہیں تو ایک گھر میں مگر ملیں جلیں نہیں"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نوجوان "یہی ہو رہا ہے۔ اور جب تک ہم وزیر فرنان کے زیر حکومت ہیں یہی ہوگا۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ تمھارے شوق میں میری کیا حالت ہے۔ تم نہیں ملتیں تو تمھارے کمرے کے دروازے کو دیکھا کرتا ہوں۔ میں جو قصر کے سامنے گھنٹوں ٹہلتا ہوں یہ فقط اس امید موہوم پر ہے کہ شاید کبھی تمھارا جلوہ نظر آجائے۔ تمھارے والد فرنان تو اس کے بالکل روادار نہیں مگر خدا جانے تم میرے اس شوق کو کس نگاہ سے دیکھتی ہو؟ میرا دل یہ یقین دلا دلا کے مجھے اکثر تسلیاں دیا کرتا ہے کہ میرے اس سچے شوق اور اس دلی محبت کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوگا۔ لیکن افسوس ابھی تک اس کا ثبوت نہیں ملا۔ معلوم ہوتا ہے مجھے دھوکا ہی دھوکا ہے۔ تمھارے دل پر ذرا بھی اثر ہوتا تو مجھے بیقراری کے ساتھ قصر کے سامنے ٹہلتے دیکھ کے کبھی تو کھڑکی کھول کے اپنی ایک جھلک دکھا دیتیں؟ خدا جانے تمھارے والد نے میری طرف سے کیا کیا لگا کے تمھیں میرے خلاف کر دیا ہے؟ جس کی وجہ سے تم کو اپنی صورت دکھانے میں بھی تامل ہے۔"

ان باتوں کو سُن کے نازنین لڑکی دیر تک سر جھکا کے سوچتی رہی۔ چہرہ بتا رہا تھا کہ اُس کے نازک اُبھرے ہوئے سینے کے اندر شوق و حیا میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ جس وقت ضیا کا چاند سا چہرہ جھکا تھا اس وقت شرم و حیا کا غلبہ تھا۔ مگر چند منٹ کی اندرونی لڑائی کے بعد جب اُس نے اپنا پسیجا ہوا نادم چہرہ آہستہ آہستہ اوپر اُٹھایا۔ اور شرم آلود نرگسی آنکھیں جو نوجوان کی مشتاق آنکھوں کا سامنا کرنے کی تاب نہ لا سکتی تھیں جذبات شرم کو دبا کے دو چار کیں اور اپنے دل از دست دادہ رفیق کی پیام عشق لانے والی نظروں کی گدگدی برداشت کر سکی تو صاف ظاہر ہو گیا کہ اُس کے سینے کے میدان کارزار میں شوق محبت اور جوش الفت کو جذبات حیا و ندامت پر پوری فتح حاصل ہو گئی۔ اب وہ جواب دینے کے لئے تیار تھی مگر اُسی طرح جیسے مسمرائز کرنے والی آنکھوں کا معمول از خود رفتہ ہو کے وہی کیا کرتا ہے جو عامل کی مرضی ہو۔ بولی "شاہزادے تمھاری محبت کا میرے دل پر اثر ہے۔ میں تم سے زیادہ بیقرار ہوں۔ مگر بے بس ہوں، ابا جان نے مجھے تم سے ملنے کو منع تو نہیں کیا۔ لیکن جس قسم کی وہ نگرانی کرتے ہیں اُس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میرا تمھارا ملنا اُنھیں منظور نہیں ہے۔ انھوں نے میری دایہ ماریہ میری مشاطہ مرجانہ اور میری لونڈی سٹلڈا کو تاکید کر دی ہے کہ جہاں تک بنے مجھے تم سے ملنے نہ دیں۔ اگر کبھی ملوں تو اُنھیں خبر کر دیا کریں۔ بھلا یہ ممکن تھا کہ تم میرے کمرے کے سامنے آتے اور میں دروازہ کھول کے تم کو نہ دیکھتی؟ مگر اُنھیں عورتوں کے ڈر سے چپکی بیٹھی رہتی ہوں۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نوجوان "بہرحال میں خوش نصیب ہوں۔ میرے دل کی بیتابیاں بے اثر کئے نہ رہیں۔ لیکن ملنے کی کیا تدبیر کیجائے؟ مجھ میں اب ضبط وصبر کی تاب نہیں ہو۔ ملاقات کی کوئی صورت پیدا ہونی چاہئے"
ضیا "یہ مشکل ہو۔ اچھا آؤ ہم تم کسی اور ملک میں چلے چلیں۔ یہاں کے سوا جہاں ہوں گے آزاد رہیں گے"
نوجوان "آہ! تم ایسی بے عزتی اور بدنامی کے لئے بھی تیار ہو! مگر میں اس کو نہ تمھارے لئے پسند کرتا ہوں نہ اپنے لئے"
ضیا "اور یہ بھی خرابی ہو کہ تم یہاں سے چلے گئے تو تخت وتاج ملنے کی اُمید خاک میں مل جائے گی"
نوجوان "تخت وتاج! تمھارے وصال کے آگے تخت وتاج کیا چیز ہیں؟ تم پر جان تک فدا کرنے میں دریغ نہ کرونگا۔ مگر ہاں یہ نہیں چاہتا کہ تمھاری عزت وناموس میں دھبہ لگے"
ضیا "پھر کیا ہو سکتا ہو؟ یہاں رہ کے تو میں کچھ نہیں کر سکتی اچھا ایک بات ہو مگر بتاؤ اگر تمھیں تنہائی میں میرے پاس آنے اور خلوت میں ملنے جلنے کا موقع ملا تو تم میری آبرو لینے کا ارادہ تو نہ کروگے"
نوجوان "(حیرت واستعجاب سے) "میری نسبت تمھیں ایسا خیال ہو؟ نیچ پاک دل اور سچی محبت سے تمھاری صورت کی پرستش کرتا ہوں، رذیلوں اور بدکار شہدوں کی سی حرکت کروں گا! میری محبت کی یہی قدر ہو؟ میرے عشق کا یہی انعام ہو!"
ضیا "بُرا نہ مانو۔ ماریہ مجھ سے یہی کہتی تھی۔ اُس نے مجھے ڈرا دیا ہو کہ تم سے میل جول بڑھانے کا یہی انجام ہوگا۔ اور مردوں کے قول قسم کا اعتبار نہیں"
نوجوان "(طیش سے) "جن مردوں سے اُسے سابقہ پڑا ہوگا۔ ایسے ہی ہونگے مگر صقلیہ کا ایک عالی نسب شاہزادہ ایسی ذلیل حرکتیں نہیں کر سکتا"
ضیا "یہی سن کے میں تمھارے پاس آتے اور تم سے ملتے ہَول کھاتی ہوں۔ بہت جی چاہتا ہو کہ تمھارے پاس اُٹھوں بیٹھوں، رہوں سہوں۔ تمھارے سامنے بیٹھ کے تمھاری صورت دیکھوں، اور تمھاری باتیں سنوں۔ چھپانے سے کیا فائدہ؟ تم مجھے اچھے معلوم ہوتے ہو۔ تمھاری صورت دیکھ کے میں خوش ہوتی ہوں۔ تمھاری باتوں میں میرا دل لگتا ہو۔ مگر جب سے ماریہ نے ڈرا دیا ہو تمھارے سائے سے بھاگتی ہوں"
نوجوان "اور اب تک تمھارے نزدیک میرا اعتبار نہیں ہو؟"
ضیا "اب کیوں نہ ہونے لگا تھا؟ مگر میرے سامنے قسم کھاؤ کہ میری عزت وآبرو پر کبھی حملہ نہ کروگے"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نوجوان نے بھولی پری وش نازنین کے اطمینان کے لئے قسم کھائی اقرار کیا، اور کہنے لگا "تو پھر اب ملنے کی کیا تدبیر ہو؟"

ضیا "میں نے اپنی مسلمان مشاطہ مرجانہ سے سنا ہو کہ مصر کے ایک بادشاہ نے اپنے اور اپنے وزیر کے مکانوں کے درمیان ایک پوشیدہ راستہ رکھا تھا جس میں سے ہو کے جب ضرورت ہوتی دونوں ایک دوسرے سے مل آیا کرتے۔ وہ راستہ بادشاہ کے کمرے کے تہ خانے سے زمین کے نیچے ہی نیچے وزیر کے کمرے تک گیا تھا۔ اور اُس میں سے نکلنے کے دروازے دونوں مکانوں میں ایسے بنائے گئے تھے کہ بیٹ دیواریں بالکل وصل تھے۔ جو ذرا بھی نہ کھلتا، اور کوئی ہزار غور کرے نہ پہچان سکتا ان دروازوں کی کنجیاں ایسی تھیں کہ بغیر اُنکے کوئی لاکھ زور لگائے نہ کھل سکتے اور کنجی لگاتے ہی آپ سے آپ کھل جاتے۔ ایسا ہی ایک راستہ اور دروازے تم اپنے اور میرے کمروں کے درمیان بنوا دو"

نوجوان "یہ نہ کوئی ایسا آسان کام ہو اور نہ اتنی جلدی کا کہ دو ایک دن میں ہو جائے"

ضیا "(مسکرا کے) "اگر تمھیں مجھ سے ملنے کا شوق ہو اور دل میں سچا جوش ہو تو ہو ہی جائے گا۔ سنتی ہوں فارس کی ایک حسین ملکہ شیرین کے عاشق فرہاد نے پہاڑوں میں کاٹ کے دودھ کی نہر جاری کر دی تھی تو کیا صقلیہ کے شاہزادے الفانسو سے میرے لئے اتنا بھی نہ ہو سکے گا؟"

الفانسو (اس لئے کہ شاہزادہ الفانسو ہی نوجوان ہو) اپنی محبوبہ کے ہر شوخ جملے اور اسکے بھولے پن کے ہر شوق کو نہایت ہی متانت و سنجیدگی کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ یہ کلمات سنتے ہی ایک بے اختیاری کے جوش سے بول اُٹھا۔ "تمھارے لئے مجھ سے سب کچھ ہو سکے گا لیکن افسوس یہ راز کا کام ہو جس کی کسی کو خبر نہ ہونی چاہئے اور تمھارے والد کی موجودگی میں اس کا انجام پانا مشکل معلوم ہوتا ہو"

ضیا "وہ تو اسی ہفتہ میں مسینا جانے والے ہیں اور اُدھر ہی سے ملک کے دَورے کو چلے جائیں گے۔ چار پانچ مہینے باہر رہینگے اُسوقت ہم کسی کو اپنے کمروں کے پاس نہ آنے دینگے۔ اور تم کسی اچھے ہوشیار کاریگر کو لا کے بنوا لینا۔ یہ کہہ رہی تھی کہ دیکھا وزیر فرتان گھوڑے پر سوار آ رہا ہو اور جلوس کے سوار ہمراہ رکاب ہیں۔ گھبرا کے بولی "ابا جان آ گئے۔ میں جاتی ہوں۔ مگر دیکھو جو کچھ میں نے کہا ہو اسے بھول نہ جانا" یہ کہہ کے ضیا چلی گئی۔ اور نوجوان الفانسو سوچ میں پڑ گیا۔ یہاں تک کہ وزیر بالکل قریب آ گیا، اور وہ اپنے خواب عشق سے یک بیک چونک کے اُسکے استقبال کے لئے آگے بڑھا۔

وزیر نے جیسے ہی نوجوان الفانسو کو دیکھا تعظیم کے لئے گھوڑے سے اُتر پڑا۔ ادب سے سلام کیا۔ اور دعائے دولت دینے کے بعد پوچھا۔ "جہاز کہاں سے آئے ہیں؟"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

الفانسو :۔ شاہ الجزائر کا ایلچی آپ سے ملنے کو آیا ہے۔ میں نے (اشارہ کر کے) اُس کمرے میں ٹھہرا دیا ہے، اور خدمت کے لئے آدمی مقرر کر دئیے ہیں۔"

فرمان :۔ یہ لوگ بار بار مراسلت کرتے ہیں کہ ہم اُنکے طرفدار بن کے نیپلز سے علانیہ لڑائی چھیڑ دیں۔ یہاں کے لوگوں کا رجحان اُنہیں کی طرف ہے۔ مگر ہم خواہ مخواہ کو لڑائی مول لینا مصلحت کے خلاف سمجھتے ہیں خیر میں تھوڑی دیر کے بعد ملوں گا۔ آپنے اُنکے ٹھہرنے کا انتظام کر ہی دیا ہے" یہ کہہ کے وزیر اپنے کمرے میں گیا۔ اور الفانسو نے اپنے کمرے کی راہ لی۔

دوسرا باب

دربار صقلیہ اور اُسکی سازشیں

اُن دنوں صقلیہ کی حکومت کسی بیرونی مملکت کے ماتحت نہ تھی۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے اُسے مسلمانان الجزائر کی اطاعت سے آزادی ملی تھی جو صقلیہ پر قبضہ کرنے کے بعد ایطالیہ کے جنوبی و مشرقی علاقے پر بھی قابض ہو گئے تھے۔ مدت دراز تک اُن کی حکومت قائم رہنے کا یہ اثر اب تک باقی تھا کہ تمام اہل صقلیہ علی العموم عربی زبان میں گفتگو کرتے اور عربی کی تعلیم پاتے تھے۔ نصف سے کچھ ہی کم آبادی مسلمانوں کی تھی اور سارے جزیرے میں جو ہزارہا مسجدیں تعمیر ہوئی تھیں ان میں سے اکثر ابھی تک آباد تھیں۔ یہاں کے مسیحیوں پر بھی عربی معاشرت کا اسقدر اثر تھا کہ اکثر خاندانوں میں عربی نام رکھے جاتے اور آداب صحبت و دیگر تمدنی معاملات میں شام و مصر کی پیروی کی جاتی۔ چنانچہ شاہی خاندان کی بعض لڑکیوں کے نام بھی عربی تھے، وزیر زادی کا نام ضیا تھا۔ اور اُس کے بناؤ سنگھار کے لئے مسلمان مشاطہ مصر سے بلوائی گئی تھی۔

فرماں رواے صقلیہ فی الحال "مودینا" تھا جس کے نام کو عربوں نے اپنے مذاق کا تصرف کر کے "مہرجان" بنا دیا۔ اور یہ تصرف دربار صقلیہ میں اسقدر پسند تھا کہ علی العموم وہ مہرجان ہی کے نام سے پکارا جاتا۔ اس سے پہلے اُس کا بڑا بھائی کارڈوس سریر آراے سلطنت تھا۔ کارڈوس نہایت زبردست اور اولوالعزم فرماں روا تھا اور اُس کے رعب داب سے تمام اُمرائے دربار کانپتے تھے، اتفاقاً پلرمو کے ایک دولتمند رئیس سے اُس کی بہن لورا کا ناجائز تعلق ہو گیا۔ جسپر برہم ہو کے اُسنے اُس

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

زانی سردار کو قتل کر ڈالا۔ بوران نے اس کے انتقام میں اپنے مردم فریب حسن اور اپنی عصمت فروشی کی
قوت سے پورا پورا کام لے کے تمام سرداران فوج اور امرائے دربار کو بھائی کے خلاف کر کے آخر میں
بغاوت کرا دی اور انجام یہ ہوا کہ کارلوس قتل کیا گیا اور اسکی جگہ دوسرا بھائی مہرجان تخت پر بیٹھا۔
مہرجان کو چونکہ سلطنت بہن کی کارگزاریوں سے ملی تھی اس لئے ہر معاملہ میں اس کا مطیع و فرماں
بردار تھا۔ اور بوران اخلاق و معاشرت کی حد سے قدم آگے بڑھا کے پولیٹکل معاملات میں بھی دخل
دیا کرتی۔ مہرجان لاولد تھا۔ اور بوران کی ایک بیٹی تھی سلطانہ جسے وہ چاہتی کہ بھائی کی ولیعہد مقرر
کرائے۔ مہرجان بھی اسپر آمادہ ہو گیا تھا۔ اور ملک کے اعلیٰ سے اعلیٰ اُستاد اور لاجواب صاحبان فن
اُس کی تعلیم و تربیت کے لئے منتخب کئے گئے، اور جو داشت و پرداخت اُس کی ہو رہی تھی کسی شاہزادے
کی نہ تھی۔ مگر رعایا اور تمام امرائے دربار اس کے خلاف تھے کہ اُن کی قسمت کی مالک ایک عورت
بنائی جائے۔ اور اسی اندیشہ سے بادشاہ مہرجان کو علانیہ طور پر اُس کے ولی عہد مقرر کرنے کی جرأت
نہ ہوتی تھی۔ بڑا بھائی یعنی مظلوم و مقتول تاجدار کارلوس جیتے جاگتے دو ۲ ہونہار فرزند چھوڑ گیا تھا۔
بڑا دان رادرق جسے خود بادشاہ نے اپنی زیر نگرانی اور خاص اپنے قصر میں رکھ کے پالنا شروع کیا اور
چھوٹا الفانسو جسے یتیم ہوتے ہی مہرجان نے اپنے وزیر اعظم فرنان کے آغوش میں دے دیا کہ اُسے اپنے
قصر میں رکھ کے فرزندوں کی طرح پالے اور علم و فضل کے زیور سے آراستہ کر کے اچھی تربیت دے، چنانچہ
الفانسو جسے ناظرین پہلے باب میں دیکھ چکے ہیں وزیر مذکور کے قصر میں رہتا تھا۔
وزیر فرنان بڑا مدبر سلطنت اور پیچیدہ کارروائیاں کرنے کا بادشاہ تھا۔ ہر کام عجیب حکمت عملی سے
انجام دیتا۔ اور اسی وجہ سے بادشاہ پر نہایت حاوی تھا۔ اور دوسرے وزراء کی اُس کے سامنے
کچھ اصل و حقیقت نہ تھی۔ اُسنے شاہزادہ الفانسو کو بہت اچھی تعلیم دلائی فنون جنگ میں باکمال بنا
دیا۔ اور باوجود اس کے کہ اُس کی حیثیت الفانسو کے مقابلہ میں باپ کی سی تھی، مگر بظاہر اُس کا وہی
ادب کرتا جو بادشاہوں اور شاہزادوں کا ہونا چاہئے لیکن الفانسو باپ ہی کی طرح اُس کا پاس و
لحاظ کرتا تھا۔
بوران ان دونوں بھتیجوں کی جانی دشمن تھی۔ اور جانتی تھی کہ جب تک یہ زندہ ہیں میری بیٹی کی
لئے تخت گاہ کا راستہ صاف نہیں ہو سکتا۔ شاہ مہرجان اُس کا غلام تھا۔ اور مجال نہ تھی کہ کوئی بات
بہن چاہے اور صاحب تاج بھائی اُس کے پورے کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے۔ اسی لئے وہ بھی بھتیجوں
کے خون کا پیاسا تھا۔ مگر امرائے سلطنت اور خاصتہً وزیر فرنان سے ڈرتا۔ جو دونوں شاہزادوں کے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دوست اور حامی و مددگار رہے۔ اور یہ حالت ہو رہی تھی کہ ادہر بہن کے کہنے سے بادشاہ نے شاہزادوں کی آزار دہی کی کوئی تدبیر نکالی اور اُدہر وزیر کے اشارے سے رعایا میں برہمی پیدا ہوئی جس سے خوف کھا کے بوراَن اور مہرجاَن دونوں فرناَن کی خوشامد کرنے لگے۔ یا کوئی ایسی بات پیدا کر دی کہ بوراَن اور بادشاہ کا سب کیا دھرا بیکار گیا۔

اتفاقاً ان دنوں خبر آئی کہ صقلیہ کے شہر سینا میں جو ایطالیہ سے ملا ہوا ہے سلطنت نیپلز کے بعض داعیوں اور جاسوسوں نے سازش کر کے بغاوت کے آثار پیدا کر دیئے ہیں۔ بوراَن کے مشورے سے مہرجاَن نے وزیر فرناَن کو محل میں بُلا کے حکم دیا کہ "تم فوراً وہاں جا کے اِس اندیشہ ناک بغاوت کو حکمت عملی سے فرو کرو۔ فتنہ جُو باغیوں کو سخت سزا دو۔ اور اتنی فوج بھی ساتھ لیتے جاؤ کہ اگر وہ لوگ برسرِ پیکار ہوں تو اُن کی پُوری سرکوبی کر دی جائے۔"

قبل اِس کے وزیر جواب میں لب ہلائے۔ بادشاہ کی بہن بوراَن جو اُس کے برابر بیٹھی تھی بولی "اور ہاں سُنا؟ اسی سلسلہ میں سارے ملک کا دَورہ بھی کر آؤ۔ چار پانچ مہینے میں تم سب شہروں میں ہو آؤ گے۔ اور ہر طرف سے اطمینان ہو جائے گا۔"

شاہ مہرجان:- "ہاں یہ بھی بہت ضروری ہے جاتے ہو تو بغیر سب شہروں کا چکر لگائے نہ واپس آنا۔"

فرناَن:- "جو حضور کا حکم ہو۔ مگر مجھے تیاری کے لئے ایک مہینہ کی مہلت ملنی چاہئے۔ فوج کا جمع ہونا ہے۔ سفر کا سامان مہیا کرنا ہے۔"

شاہ مہرجان:- "افوہ! ایک مہینہ! بہت دیر ہو جائے گی۔ سینا میں فوراً پہونچنے کی ضرورت ہے اور تاخیر میں خدا جانے کیا کیا دشواریاں اُٹھ کھڑی ہونگی۔"

بوراَن:- "اور یہاں زیادہ ٹھہرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جتنی فوج یہاں موجود ہے ساتھ لے لو۔ باقی چیزیں اور فوج تمھیں برابر پہونچتی رہیں گی۔"

فرناَن:- "تو پندرہ دن سہی۔"

شاہ مہرجان:- "یہ بھی زیادہ ہے۔"

بوراَن:- "میں بتاؤں۔ بس ایک ہفتہ کافی ہے۔ آج کون دن ہے؟ دوشنبہ۔ بس اگلے دوشنبہ کو روانہ ہو جاؤ۔"

فرناَن:- "بہت خوب۔ میں دوشنبہ کو یہاں سے چل کھڑا ہوں گا۔" یہ کہہ کے وزیر رخصتی آداب بجا لا کے واپس آیا۔ اُس کے جانے کے بعد بوراَن نے بھائی کی طرف دیکھ کے کہا "اب سب کام بن جائینگے اِس کی غیبت میں دونوں نالائق لڑکوں کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا جو آپ کے لئے سب سے بڑا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنے باپ کا بدلہ لینا چاہتے ہیں"
شاہ مہرجان :- ان دونوں کی وجہ سے مجھے کبھی زندگی بھر چین سے سونا نہیں نصیب ہوا۔ اور اس بدخواہ اور مکار وزیر کی چالاکیوں سے جسے میں اپنا خیر خواہ اور خالص دوست خیال کرتا تھا کچھ زور نہیں چلتا۔ بہن تم ہی اسے زیر کردگی جس طرح تم نے کارتوس سے میرے لئے تخت خالی کرایا ویسے ہی ان دونوں سانپ کے بچّوں کے بھی سر کچل کے مجھے اطمینان دلاؤگی"
بوران :- فرنان دفان ہوا۔ اور میں نے دونوں کی زندگی کا خاتمہ کردیا" اس گفتگو کے بعد بادشاہ اور بوران جدا ہو کے اپنے مکانوں میں گئے۔ اور اسی خوفناک فیصلہ پر اس صحبت کا خاتمہ ہوا۔

تیسرا باب

الجزائر کی سفارت

فرنان بھی کوئی معمولی وزیر نہ تھا۔ بوران کی باتوں سے فوراً تاڑ گیا کہ مجھے باہر بھیجنے میں بادشاہ اور اُن کی بہن کا کیا مقصد ہے۔ کئی دن تک سوچتا رہا کہ اپنی غیبت میں دونوں شاہزادوں کی جان بچانے کی کیا تدبیر کروں۔ اسی فکر میں تھا کہ الجزائر کا سفیر آیا اور اُسے ایک دوسری فکر پیدا ہو گئی؟ وہ عربی سفیر سے ضروری اخلاق و تہذیب کے ساتھ ملا اور پوچھا "آپ کون لوگ ہیں؟ اور کس غرض سے آئے ہیں؟"
یہ تین جزائری سردار تھے جن میں سے ایک نے جو سب کا سرگروہ تھا کہا "میں الجزائر کا وزیر یحییٰ ابن سعد مرالبطی ہوں۔ اور یہ دونوں میرے رفیق عیسیٰ بن احمد البلوعی اور حسن بن شہاب السکونی ہماری فوج کے زبردست قائد (سپہ سالار) ہیں ہم سب اس لئے آئے ہیں کہ آپ کو پھر سمجھائیں کہ موجودہ لڑائی میں آپ ہمارا ساتھ دیں۔ شاہ مہرجان نے پہلی سفارت کے جواب میں ہماری درخواست قبول کرنے سے انکار کردیا۔ لیکن اب اپنے سلطان کے حکم سے ہم آپکے پاس آئے ہیں کہ اس مسئلہ پر بحث کرکے آپ کو انجام کے تمام پہلو سمجھائیں"
فرنان :- جب خود حضور شاہ مہرجان انکار کر چکے تو میں کیا کر سکوں گا؟"
یحییٰ :- ہمارے خیال میں آپکی مصلحت بھی اس کی متقاضی ہے کہ نیپلز کے مقابلہ میں ہمارا ساتھ دیجئے۔ اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

آپ اگر چاہیں تو سمجھا کے اور تمام مصلحتیں پیش نظر کر کے حضور بادشاہ کو اس جانب مائل کر سکتے ہیں۔ آپ کا جزیرہ اسلامی حکومت سے پہلے نیپلز والوں ہی کی ماتحت تھا۔ اسلامی اثر نے آپ کو آپنا آزاد کر دیا کہ اب آپ کسی کے مطیع نہیں ہیں۔ مگر یہ آزادی اُسی وقت تک ہے جب تک ہم میں آپ میں اتحاد ہے۔ اس جزیرہ پر سے ہمارا اثر ہٹتے ہی نیپلز والے فوج کشی کر کے فوراً قبضہ کر لیں گے۔ جسے وہ اپنا پرانا حق تصور کرتے ہیں۔ یہاں کی رعایا میں ایک بڑی بھاری تعداد مسلمانوں کی ہے جو ہمارے ساتھ ہیں اور ہرگز نہیں چاہتے کہ یہاں کی سلطنت نیپلز کے متعصب عیسائیوں کی جنبہ داری کرے"

فرنان "یہ میں جانتا ہوں اور ہمارے بادشاہ کو بھی اس کا علم ہے اور اسی وجہ سے سلطنت صقلیہ نے اس وقت تک نیپلز والوں کی جنبہ داری نہیں کی۔ اگرچہ اُدھر سے بار بار اصرار ہوا"

یحیٰی "لیکن آپکی سلطنت کی سلامتی اور خیریت اسی میں ہے کہ آپ ہمارا ساتھ دیں"

فرنان "خیر میں اس بارے میں غور کروں گا۔ آپ دو چار روز یہاں ٹھیریں اتنی مدت میں سوچ کر اور صاحب الرائے وزراسے مشورہ کر کے میں آپ کو جواب دوں گا"

الجزائر کے سفیروں نے وزیر کی یہ تجویز قبول کی۔ اور اپنی قیام گاہ کو گئے۔ اُنکے جاتے ہی وزیر فرنان نے دربار صقلیہ کے ایک صاحب اثر وزیر مرکیس کو بلا بھیجا۔ جو ایک گھنٹے کے اندر ہی آ پہونچا۔ اُس کے آنے کی خبر پاتے ہی وزیر فرنان اُس کے استقبال کے لئے باہر نکل آیا۔ اور نہایت اخلاق سے اپنے ساتھ اندر لے گیا۔

وزیر مرکیس خاص شاہی خاندان سے اور بادشاہ مہرجان کا ابن عم تھا۔ عہدے کے اعتبار سے وہ ابھی بہت کم سن تھا۔ تیس برس سے زیادہ عمر نہ تھی اور اُسے اعزاز کے طور پر وزارت کے خطاب کے ساتھ فوج کی اعلیٰ افسری دیدی گئی تھی۔ مہمات سلطنت سے اُسے بہت ہی کم تعلق رہا کرتا تھا لیکن شاہی خاندان کا ایک رکن ہونے کی وجہ سے رعایا اور فوج پر اُس کا بڑا اثر تھا۔ سال خوردہ وزیر فرنان نے اپنے خلوت کے کمرے میں پہونچ کے اور اطمینان سے بیٹھ کے مرکیس سے کہا "اسوقت میں نے آپکو دو نہایت ہی اہم اور نازک ضرورتوں کے لئے تکلیف دی ہے۔ لیکن اُن کی گفتگو درمیان میں آنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ مجھ میں اور آپ میں اتحاد و یکجہتی اور خلوص محبت پر مضبوط عہد و پیمان اور قسم ہو جائے"

مرکیس "میں ہمیشہ سے آپ کا ادب کرتا اور آپ کو سچا خیر خواہ ملک و ملت جانتا ہوں۔ اگرچہ آپ سے تعلقات بہت ہی کم رہے۔ مگر آپکی سچی خدمت وطن کا ہمیشہ معترف ہوں۔ لہٰذا آپ سے اتحاد پیدا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کرنے کو میں اپنا فخر سمجھوں گا۔ اور آپ جس امر میں عہد و پیمان لینا چاہینگے مجھے ذرا بھی تامل نہ ہوگا۔"

فرنان :- "تو میں قسم کھاتا ہوں کہ کبھی کوئی امر آپ کی مرضی کے خلاف نہ کروں گا۔ ہمیشہ آپ سے سچی اور خالص محبت رکھوں گا۔ اور نیک نیتی و خیر خواہی کے ساتھ آپکی ہر خدمت بجا لانے کے لئے تیار رہوں گا۔ اس کے ساتھ اقرار کرتا ہوں کہ سلطنت میں ہمارے آپکے اغراض و مقاصد ہمیشہ ایک رہینگے اور میں کسی امر میں آپ سے اختلاف نہ کروں گا۔ اسپر میں خدا کی۔ اقانیم ثلثہ کی۔ انجیل مقدس کی تمام ولیوں اور شہیدوں کی مقدس خاتون مریم کی۔ اور کل ولیہ بی بیوں کی قسم کھاتا ہوں۔"

مرکیس کے نوجوانی کے سادے دل پر اس حلف کا بڑا اثر ہوا۔ فوراً اُس نے بھی اسی طرح صاف لفظوں میں عہد و پیمان کیا۔ اور قسم کھائی۔ اُس کے قسم کھانے پر وزیر فرنان بہت خوش ہوا، اور کہا "اب اس اتفاق و یگانگت کے عہد و پیمان کو عملی صورت میں لانے کے لئے آئیے ہم دونوں اُٹھ کے گرمجوشی سے بغلگیر ہو لیں اور پھر قسم کھائیں کہ یہ یگانگت زندگی بھر قائم رہیگی۔ یہ رسم بھی ادا ہوگئی، اور فرنان نے اطمینان سے بیٹھ کے کہا " میرے دوست مرکیس۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بدکار و بے حیا بوران نے کیسی آفت مچا رکھی ہے؟ اور بادشاہ مہرجان کس طرح اُس کے غلام ہو رہے ہیں؟"

مرکیس :- "میں دیکھتا ہوں۔ اور ندامت سے سر نہیں اُٹھا سکتا کہ ہمارے ہی خاندان کی ایک عورت اپنی سیہ کاری کی کالک ہم سب کے منہوں میں لگا رہی ہے۔"

فرنان :- "یہ بھی اُس کی ذات تک محدود تھا۔ اور ہمیں اس کی پروانہ ہوتی۔ مگر اب اُسکے مظالم بالکل ناقابل برداشت ہوگئے ہیں۔ وہ اس کی درپے ہے کہ دونوں شاہزادوں دان زاورق اور الفانسو کو قتل کرڈالے تاکہ اُس کی بیٹی سلطانہ کے لئے تخت خالی ہو۔"

مرکیس :- "افسوس! ایسی ظالم! ایسے معصوم بچوں کے خون کی پیاسی! تو جہاں تک بنے ان یتیم اور مظلوم شاہزادوں کی جان بچانی چاہئے۔ اب اس خاندان میں یہی دو لڑکے باقی ہیں جو تخت و تاج کے مستحق ہو سکتے ہیں۔"

فرنان :- "بوران اور بادشاہ نے اُن کی جان لینے میں کوئی بات اُٹھا نہیں رکھی۔ مگر میں نے ہمیشہ بچایا۔ اور اُن کی ایک بھی نہ چلنے دی۔ اب آخر عاجز آکے یہ تدبیر کی گئی ہے کہ میں باہر بھیجدیا جاؤں اور میرے پیچھے دونوں کا کام تمام کر دیا جائے۔ مسینا سے خبر آئی کہ ایطالیہ والوں کی سازش سے وہاں کی رعایا سرکشی پر آمادہ ہو۔ اس مہم کے لئے میں منتخب کیا گیا۔ اور تاکید ہوئی کہ سارے ملک کا دورہ کرکے واپس آؤں۔ اور صاف الفاظ میں کہا گیا کہ چار پانچ مہینے تک باہر ہی رہوں۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مرکیس "آپ چلے گئے تو ان شاہزادوں کی زندگی کا خدا ہی حافظ ہو"

فرنان "اسی لئے میں نے آپ کو اپنی دوستی کے لئے منتخب کیا ہو۔ چاہتا ہوں کہ وزارت کا کاروبار آپکے ذمہ کروں۔ اور اپنے جملہ خدمات آپکے سپرد کر جاؤں"

مرکیس "مجھے اس کے قبول کرنے میں عذر نہیں۔ مگر آپکی سی دانائی و فراست میں کہاں سے لاؤنگا؟"

فرنان "آپ مجھ سے زیادہ عمدگی سے ان دونوں جانوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ فوج اور رعایا دونوں آپکے زیر اثر ہیں جب کبھی آپ کو پتہ لگے کہ اُن کا ایسے ظلم کا ارادہ ہو فوج کو اُبھار دیجئے۔ یہ خوب جانئے کہ ظالم ہمیشہ بزدل بھی ہوا کرتا ہو" بوراَن اور بادشاہ دونوں اس اندیشہ سے کانپا کرتے ہیں کہ رعایا اُن کی مخالفت میں نہ اُٹھ کھڑی ہو"

مرکیس "مگر مجھے معلوم ہی کیوں ہونے لگا۔ کہ اُنھوں نے قتل کے لئے کیا سازش کی ہو؟ اور کس دن ان بے گناہوں کی جان پر حملہ ہوگا؟"

فرنان "یہ آپ کو فوراً معلوم ہو جایا کرے گا۔ فوج و رعایا کے خوف سے وہ جب تک آپ کو ملا نہ لینگے ایسی جرأت نہ کرینگے۔ اسوقت تک وہ ہمیشہ میرے ملانے کی کوشش کرتے رہے۔ میں نے کبھی کھلے الفاظ میں اختلاف نہیں کیا۔ اس کی وجہ سے اپنی ہر تدبیر وہ مجھے خود ہی بتا دیا کرتے تھے۔ اور میں واقف ہوتے ہی اُس کی روک کر دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اب انھیں میری طرف سے بے اعتباری اور بدگمانی پیدا ہو گئی۔ اور مجھے اپنا دشمن خیال کرنے لگے۔ میں کل آپ کو لے جاکے ملاؤں گا۔ اور کہوں گا کہ اپنے تمام کام میں ان کی تفویض کرتا ہوں۔ میرے جاتے ہی وہ آپکے ملانے کی کوشش کرینگے۔ اور آپ بھی وہی طریقہ اختیار کیجئے گا جسپر میں آج تک عمل کرتا رہا"

مرکیس "لیکن مجھے ایک بات کا بڑا اندیشہ ہو۔ شاہزادہ الفانسو تو آپکے یہاں ہیں۔ یہاں پہرہ چوکی مقرر کرکے اُن کے بچانے کا کچھ انتظام کیا بھی جا سکتا ہو مگر شاہزادہ دان رادرق خود بادشاہ کے محل میں اور بالکل اُن کے اختیار میں ہیں۔ اُن کی حفاظت کا کیا بندوبست ہو سکتا ہو؟"

فرنان "دان رادرق کا بچانا میرے اختیار سے بھی باہر تھا۔ اس لئے کہ نہایت آسانی سے وہ اُس غریب کی جان لے سکتے تھے۔ مگر غنیمت یہ ہو کہ وہ جانتے ہیں ایک ہی ساتھ اور ایک ہی زمانے میں دونوں کی زندگی کا چراغ گل کیا جائے۔ ظلم کی بزدلی نے اُنھیں ڈرا دیا ہو کہ اگر ایک بھائی مارا گیا تو دوسرا اُس کا انتقام لینے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اور اختیار سے باہر ہو جائے گا۔ اور ساری رعایا بھی اُس کا ساتھ دے گی۔ بس یہی ایک خوف ہی جسنے اُس شاہزادے کی جو بالکل اُنکے ہاتھ میں ہو جان

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بجا رکھی ہو"

مرکیس :- (مطمئن ہو کے) "اب میں خدا نے چاہا تو آپکی غیبت میں ان دونوں کی حفاظت کرونگا"

فرنان :- "ایک اور بات بھی میرے خیال میں آئی ہو - آج سلطان الجزائر کے سفیر میرے پاس آئے ہیں - وہ چاہتے ہیں کہ نیپلز والوں کے مقابلے میں ہماری سلطنت اُن کا ساتھ دے اُن کی ایک سفارت اسی بارے میں چند روز ہوئے بادشاہ کے پاس بھی آئی تھی - اُن سے صاف انکار کر دیا گیا تھا - اب وہ لوگ میرے پاس اس لئے آئے ہیں کہ میں بادشاہ کو سمجھا کے اُسپر راضی کر دوں"

مرکیس :- "یہ تینوں جہاز آپکے قصر کے سامنے اُنھیں کے کھڑے ہیں؟"

فرنان :- "اُنھیں کے - میرا خیال ہو کہ اگر ان لوگوں کو یہیں ٹھہرا لیا جائے اور بادشاہ سے کہلا جائے کہ یہ شاہزادوں کے طرفدار ہیں اور اس لئے آئے ہیں کہ دونوں شاہزادوں کی حفاظت کریں اور صقلیہ کے تمام مسلمانوں کو اُنکے موافق بنائیں تو بادشاہ پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑے گا - اور مارے خوف کے ان کی جانوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکیں گے"

مرکیس :- "مگر یہ لوگ اپنا ارادہ کیوں ظاہر کرنے لگے؟"

فرنان :- "اُسپر میں اُنھیں آمادہ کر دوں گا - بلکہ اُن کو اُمید دلاؤں گا کہ اگر تم نے میرا یہ کام کیا اور میری عدم موجودگی کے زمانے میں یہاں ٹھہرے رہے تو دورے سے واپس آکے میں سلطنت صقلیہ کو تمھارا دوست بنا دونگا"

مرکیس :- "تو کیا آپکے نزدیک یہ مناسب ہو کہ اس لڑائی میں ہم ان الجزائری مسلمانوں کا ساتھ دیں؟"

فرنان :- "یقیناً - صقلیہ کی فلاح اسی میں ہو کہ اِن لوگوں کا ساتھ دیا جائے ان کا خطرہ دور ہوا اور نیپلز والوں نے صقلیہ پر قبضہ کر لیا جس کے وہ ہمیشہ سے آرزو مند ہیں - میں واپس آکے بادشاہ کو یقین دلا دوں گا کہ سارا ملک اِن لوگوں کے موافق ہو اور اگر اِن کا ساتھ نہ دیا گیا تو ہر شہر میں بغاوت ہو جائے گی - اُسوقت وہ مجبوراً نیپلز کے مقابلے میں اشتہار جنگ دے دینگے"

مرکیس :- "اِن امور کو آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں اس لئے میں مخالفت نہیں کر سکتا"

اس مشورے کے مطابق یہی تجویز قرار پا گئی - دوسرے دن وزیر فرنان نے مرکیس کو لے جاکے اپنا قائم مقام مقرر کرا دیا - جیپر لوران اور بادشاہ دونوں خوش ہوئے - اس لئے کہ وہ دلمیں سمجھتے تھے کہ ہم جد و ہم نسب ہونے کی وجہ سے مرکیس اُن کا پورا ساتھ دے گا اور اگر اُسے حکومت کا لالچ دلایا گیا تو ہماری غرض پوری کرنے پر فوراً آمادہ ہو جائے گا"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جزائری سفیر کو بھی سب باتیں بتا دی گئیں۔ اور وزیر فرماں نے ان سے وعدہ کیا کہ "میں دورے سے واپس آتے ہی آپ کی غرض پوری کر دوں گا۔ مگر آپ اپنے کو دونوں شاہزادوں کا طرفدار و محافظ ظاہر کیجئے۔ یہ نہ ظاہر ہونے پائے کہ آپ لوگ نیپلز سے مخالفت اور لڑائی کرانے کے لئے آئے ہیں"

ان کارروائیوں کے بعد وزیر فرماں نے مسینا کی راہ لی۔ اور وزیر مرکیس مہمات سلطنت کو انجام دینے کے ساتھ شاہزادوں کی حفاظت کرنے لگا۔ دان مادرق کی حفاظت کا تو قدرتی سامان موجود تھا۔ مگر الفانسو کی حفاظت کے لئے اُسنے ایک ہزار سپاہیوں کا مستقل پہرہ وزیر کے قصر پر مقرر کرا دیا۔ اور ہر روز صبح کو خود آ کے وہ وزیر زادی ضیا اور شاہزادہ الفانسو دونوں کی خیریت دریافت کرتا۔

چوتھا باب

"نگاہ شوق رخنہ کرتی ہے دیوار آہن میں"

اب الفانسو کو اپنی معشوقہ ضیا کا سوال پورا کرنے کے سوا کوئی فکر نہ تھی۔ شب و روز اسی دھن میں رہتا۔ اُس کی عمر اٹھارہ ۱۸ برس سے زیادہ نہ تھی اور ضیا اس سے ایک سال چھوٹی تھی۔ اس لئے دونوں کا طفلانہ جوش الفت اُنکے دل و دماغ پر اسقدر حاوی تھا کہ کبھی اور چیز کا خیال نہ تھا الفانسو ضیا کا سوال پورا کرنے کو اپنی زندگی کا اہم ترین کام خیال کرتا اور اسی پر اُسے اپنی زندگی کی ساری خوشیاں منحصر نظر آتیں۔ اپنے خادم خاص لیگانو کو بھیج بھیجکے دریافت کراتا کہ شہر میں معماری اور درودگیری کے کون کون اعلیٰ درجے کے اُستاد ہیں۔ مگر ایک ہفتہ گزر گیا وزیر فرماں کو گئے دو۲ روز ہو گئے اور قابل اطمینان کاریگروں کا پتہ نہ لگ سکا۔

جو جو جستجو میں ناکامی ہوتی تھی، اُس کی پریشانی بڑھتی جاتی تھی۔ اور قیامت یہ تھی کہ اب عشق نے اُسے اس فکر کے سوا اور کسی کام کا نہ رکھا تھا۔ جب دیکھئے اسی اُدھیڑبن میں ہوتا۔ سوچتے سوچتے خیال آیا کہ اچھا ہوا جو پلرمو میں کوئی اچھا کاریگر نہیں ملا۔ اول تو یہاں اعلیٰ درجے کے کاریگر نہیں ہیں اور ہوں بھی تو اُن کی رازداری پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہزار منع کر دیا جائے مگر یہ ممکن نہیں کہ گھر جا کے اپنے کسی رازدار دوست سے نہ کہیں۔ اور اگر کسی کو بھی خبر ہو گئی تو سارے شہر میں مشہور ہو جائیگا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مجھے اس کے لئے کوئی اور ہی تدبیر کرنی چاہئے۔ فوراً لیگانو کو منع کر دیا کہ اب کسی کاریگر کو نہ تلاش کرو اور نئے منصوبے سوچنے لگا۔

دوسرے دن اپنے کمرے سے نکل کے کچھ دیر تک لبِ آب ٹہلا۔ پھر جا کے جزائری سفیر وزیر یحییٰ بن سعد مرابطی سے ملا۔ اُس کی مزاج پُرسی کی۔ اور کہا "یہاں آپ کو کسی بات کی تکلیف تو نہیں ہے؟ جس چیز کی ضرورت ہو بلا تأمل مجھے خبر کر دیا کیجئے فوراً انتظام ہو جائے گا۔"

یحییٰ کو خدامِ قلعہ سے معلوم ہو چکا تھا کہ شاہزادہ الفالنسو جس کی حفاظت کے بہانے سے وہ یہاں ٹھہرا ہوا یہی ہے۔ اُس کی صورت دیکھتے ہی تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ادب سے سلام کیا۔ اور کمال عاجزی سے کہا "حضور کی عنایت سے مجھے کسی بات کی تکلیف نہیں ہے۔"

الفالنسو "آپ اپنے وطن سے یہاں کے دن میں آئے؟"

یحییٰ "میں تو ہوا کے ناموافق ہونے سے بیس دن میں آیا۔ لیکن اگر ہوا موافق ہو تو دس روز میں جہاز وہاں سے یہاں آ جاتا ہے؟"

الفالنسو "میں آپکے وہاں سے دو چار حبشی غلام منگوانا چاہتا ہوں جو اچھے تربیت یافتہ و شائستہ ہوں مطیع و فرماں بردار ہوں۔ اور ہماری زبان میں گفتگو کر سکتے ہوں۔ آپ جا کے بھیج دینگے؟"

یحییٰ "حضور نے خوب موقع پر فرمایا۔ ہمارا ایک جہاز کل واپس جائے گا اور دو چار روز وہاں قیام کر کے کچھ ضروری سامان لائے گا۔ میرا جو ملازم جاتا ہے اُس کو تاکید کر دوں گا کہ ان صفات کے نہایت ہی عمدہ نوعمر غلام حضور کے لئے لیتا آئے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ایک ہی مہینہ کے اندر میں غلاموں کو حاضر کر دوں گا۔"

الفالنسو (مسکرا کے) "تو ایک مشکل کام کی بھی میں فرمائش کر دوں؟"

یحییٰ "ضرور۔ حضور کے ہر حکم کی تعمیل کو اپنا فخر سمجھونگا۔"

الفالنسو "میں نے سنا ہے آپ کے یہاں معمار اور بڑھئی بہت اعلیٰ درجے کے ہیں مجھے ایسے دو چار نہایت ہی ہوشیار کاریگروں کی ضرورت ہے۔"

یحییٰ "اس خدمت کو بھی میں بجا لا سکتا ہوں۔ ہمارے یہاں کے کاریگر تو کچھ زیادہ مشہور نہیں ہیں سب سے اچھے معمار اور بڑھئی مصر و شام کے ہوتے ہیں لیکن حسن اتفاق سے ان دنوں اسی قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ کاریگر ہمارے سلطان نے ایک جامع مسجد اور اپنے قصر کی تعمیر کے لئے قاہرہ سے بلوائے ہیں۔ اگر حضور کو ضرورت ہے تو دو چار یہاں چلے آئیں گے۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

الفالنسو ” اگر آپ ایسے چار کاریگر بلوادیں گے تو میں نہایت ہی شکر گزار ہونگا۔ لیکن یہ بہت ہی راز کا کام ہے کسی اور کو اس کی خبر نہ ہونے پائے حتیٰ کہ خود وزیر فرنان اور مرکیس کو بھی اطلاع نہ ہو“

یحییٰ ” کسی کو خبر نہ ہوگی اور ان غلاموں کے ساتھ ہی چار کاریگر بھی آجائیں گے “

الفالنسو ” تو ضرور بلوائیے۔ میں نہایت ہی شکر گزار ہوں گا۔ اور ہمیشہ آپ کا احسانمند رہونگا“

یحییٰ ” حضور ایسا نہ فرمائیں۔ ہم غلام ہیں۔ اور ہمارا کام آپکی خدمت بجالانا ہے“

اس کے بعد تھوڑی دیر اور باتیں کر کے الفالنسو اپنے کمرے میں گیا۔ اور نہایت ہی مطمئن تھا کہ خدا نے بڑی خوبی و رازداری کے ساتھ اس کام کا سرانجام کرادیا۔ اب منتظر رہتا کہ نازآفریں ضیا سے ملنے کا کوئی موقع ملے تو اُس سے کہہ دوں کہ اب مجھے آپ کی شرط پوری کرنے کا موقع مل گیا ہے“

تیسرے دن صبح کو دریا کنارے ضیا کے کمرے کے سامنے کھڑا تھا۔ نظر سمندر کی طرف تھی، اور دل اُس آفتاب حسن کے مطلع کی طرف جو اُس کا قبلۂ آرزو تھا۔ یکایک دروازہ کھلا۔ ماہوش ضیا ہنستی ہوئی نکل آئی۔ اور یہ معلوم ہوا کہ روشن آفتاب پوری آب و تاب کے ساتھ نکل آیا۔ الفالنسو کی آنکھیں چکا چوند ہوگئیں۔ اور آنکھوں سے زیادہ اضطراب دل پر طاری ہوا۔ مگر ایک آناً فاناً میں آپکو سنبھالا اور کہا ” آج آفتاب کدہر نکلا؟“ اس کے جواب میں ضیا نے بیباکی اور شوخی کی اداؤں سے خود الفالنسو کی طرف اشارہ کر کے کہا ” اُدہر سے “

الفالنسو ” ہاں میرے دل کا داغ بھی آفتاب سے کم نہیں“ پھر ذرا تامل کر کے بولا ” تمھارے والد کو گئے آج چار دن ہوئے۔ مگر تم نے آجتک اپنا جلوہ نہ دکھایا؟“

ضیا ” وہ نہیں تو اُن کے جاسوس تو لگے رہتے ہیں؟“

الفالنسو ” معلوم ہوتا ہے میری قسمت میں حسرت ہی حسرت ہے، چچا اور پھوپھی خون کے پیاسے ہیں۔ ایک تم ہو جس سے دل صدچاک کو تسلی ہوتی ہے، مگر تم بے رحم ہو۔ عنقریب میں مار ڈالا جاؤں گا۔ اور تم سے ملنے کی آرزو دل ہی میں رہ جائے گی “

ضیا ” دشمن بادشاہ اور ظالم پھوپھی کے آزار سے بچنے کی بھی وہی تدبیر ہے جو میں نے بتائی کہ میرے اور اپنے کمرونکے درمیان خفیہ راستہ بنالو۔ اور رات کو میرے کسی کمرے میں آکے سورہا کرو۔ قاتل آئیں گے بھی تو ناکام جائیں گے۔ اب آباجان باہر جاچکے مگر تم نے کچھ نہ کیا۔ جلدی کرو۔ ورنہ موقع نہ ملے گا“

الفالنسو ” تمھارے آباجان بیشک چلے گئے، مگر جن جاسوسوں کے ڈر سے اُنکے پیٹھ پیچھے بھی تم مجھے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اپنا جلوۂ حسن دکھاتے ڈرتی ہو وہ تو موجود ہیں؟ کاریگروں کا بھی انتظام ہوگیا - وزیر فرنان بھی چلے گئے - مگر میں تمھارے کمرے میں نہیں آسکتا کہ سرنگ اور راستہ کا انتظام کردوں - نادیہ، مرجانہ اور مسٹلڈا کے ٹالنے کی کیا تدبیر ہے؟"

ضیاء" ان کو ہم ملالیں - اُن پر مہربانی کیجائے - بھروسا کیا جائے - اور انعام واکرام سے رازدار بنایا جائے تو وہ ہمارے موافق ہوجائیں گی - یوں اُن کا ٹالنا اور ہٹانا مشکل ہے - مگر میں چاہتی ہوں کہ اس مخفی راستہ کی اُنھیں بھی خبر نہ ہونے پائے"

الفالنسو" مگر اس کا کیا علاج اُنکے سامنے میں تمھارے یہاں ابھی نہیں آسکتا؟"

ضیاء" اسی کام کے لئے اُنھیں ملانا چاہئے"

الفالنسو" تو یہ کب ہوگا - میرے قتل ہوجانے کے بعد؟"

ضیاء" باربار قتل کا لفظ زبان سے نہ نکالا کرو - تمھارا تو جگرا بڑا ہے اور مجھے ہول آتی ہے - میں آج ہی سے اُن کے موافق بنانے کی کوشش شروع کردوں گی - اور اُن میں سے جو جو کہنے میں آتی جائیگی اُسے کوئی معمولی پیغام دے کے تمھارے پاس بھیجدیا کروں گی - تم اُسے سمجھا بجھا کے اور کچھ دلا کے ہموار بنالینا"

الفالنسو" تو جلدی بھیجنا شروع کرو - اس لئے کہ اب زیادہ مہلت نہیں ہے - تمھارے والد کے آنے سے پہلے ہی یہ کام پورا ہوجانا چاہئے - لیکن ابھی ایک اور بات کا بھی انتظام کرنا ہے - وزیر فرنان کے بعد وزیر مرکیس ہمارا محافظ قرار پایا ہے - اور اُسنے ایک ہزار سپاہی پہرے پر مقرر کردئے ہیں جو ہر وقت قصر کو چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں - اور ٹہلا کرتے ہیں - ہماری کارروائی کو اُن لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رہنا چاہئے"

ضیاء" بے شک - مگر اس کا انتظام میں کرلوں گی - مرکیس روز آکے دریافت کراتے ہیں کہ تھیں کسی بات کی تکلیف تو نہیں ہے - ابکی آئینگے تو کہلا بھیجوں گی کہ ہر گھڑی ان سپاہیوں کے ادہر موجود رہنے سے ہماری آزادی اور سیر میں فرق پڑتا ہے - آپ اپنے آدمیوں کو حکم دے دیجئے کہ قصر کے پچھواڑے رہا کریں اور صرف تین طرف دیکھ بھال رکھیں سمندر کی طرف اُن کے آنے کی ضرورت نہیں ہے - اگر ادہر کوئی خدشہ ہوگا بھی تو اس کی نگرانی یہ جزائری جہاز کرلیں گے جو سامنے لنگر انداز ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ میرا کہنا مان لیں گے - میں نے جب کبھی کسی کام کو اُن سے کہا اُنھوں نے فوراً پورا کردیا"

الفالنسو" مرکیس قلعہ کے اور میرے محافظ ہیں، اس سے مجبوری ہے ورنہ اُن کا روز روز یہاں آنا اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تمھارے آدمیوں سے ملنا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن جو کام اُنھوں نے اپنے ذمہ لیا ہی اُس کی وجہ سے ہم اُس کے گوارا کرنے اور اُنکے شکر گزار ہونے پر مجبور ہیں۔ خیر یہ تو ہوگا۔ اور ہو رہا ہی۔ مگر ضیا کیا جب تک یہ تہ خانے کا راستہ نہ بن لے میں تمھارے دیدار کو یونہیں ترسا کروں گا؟"

ضیا۔ "جب میری خادمہ عورتیں موافق ہو جائیں گی روز ملاقات ہوا کرے گی۔"

یہ کہہ کے ضیا نے نہایت ہی پھرتی کے ساتھ اپنے کمرے میں واپس جاکے دروازہ بند کر لیا اور الفالنسو کچھ دیر تک اسی طرف ٹکٹکی باندھے لیٹنے کے بعد اپنے کمرے میں واپس آیا۔ ضیا کی کوشش سے ایک ہی ہفتہ کے اندر اُس کی دایہ ماریہ موافق ہو گئی۔ اور جب وہ شاہزادے سے آکے ملی اور اُس کے اخلاق کو دیکھا تو اُس کی حد سے زیادہ گردیدہ ہو گئی۔ اب دایہ نے کوشش شروع کی کہ سٹلٹا اور مرجانہ کو بھی ملائے۔ دایہ کی باتوں لیگانو کی لفاظیوں اور خود شاہزادے کی بیحد عنایتوں اور شفقتوں نے اُن دونوں کو بھی موافق بنا لیا۔ اور اب الفالنسو کے راستے میں کوئی خطرہ نہ تھا وہ روز صبح و شام جا جا کے ضیا سے ملتا۔ اور ضیا کی یہ حالت تھی کہ جب تک الفالنسو سامنے نہ بیٹھا ہوتا کسی کام میں دل نہ لگتا۔"

ان پُر لطف صحبتوں کو بھی ایک ہفتہ گزر گیا۔ اور دونوں عاشق و معشوق دنیا و مافیہا کو بھولے ہوئے تھے۔ یہ حالت اور یہ رنگ دیکھ کے ایک دن دونوں کے سامنے ماریہ نے کہا "آپکے ملنے کا یہی نقشہ ہی تو ہماری ناک چوٹی کٹ جائے گی۔ تھوڑے دنوں میں وزیر صاحب آجائیں گے اور آپ کے لئے نہ یہ آزادیاں رہیں گی نہ ملنے کے لیے موقعے پھر آپ سے دل کو روکتے نہ بنے گی۔ ساری دنیا میں مشہور ہو جائے گا۔ اور ہم لوگ کہیں کے نہ رہینگے۔"

(ضیا سے) بیوی میں یہ نہیں کہتی کہ نہ ملو۔ مگر آخر ملنے کی کوئی حد بھی ہی۔

(الفالنسو سے) اور صاحب عالم آپ کو دنیا کا کوئی اور کام بھی ہی؟"

ضیا۔ (الفالنسو سے) "تم ہر روز اور ہر وقت نہ آیا کرو۔ اور سب سے چھپ کے آیا کرو۔"

پھر سب سے الگ ہو کے الفالنسو کے کان میں کہا ابّا جان کے آنے کو وہی چار مہینے رہ گئے ہیں مگر تمھیں کچھ فکر نہیں۔ ابھی تک تو تم ہی اپنی پریشانی بیان کیا کرتے تھے مگر اب اپنے ساتھ مجھے بھی پریشان کروگے۔ تم کو خدا نے صبر دیا ہی۔ مگر مجھ میں اتنی تکلیف اُٹھانے کی طاقت نہیں ہی آخر وہ تدبیر بھی ہوگی یا نہیں؟"

الفالنسو۔ "میں نے بہت ہی معقول انتظام کیا ہی۔ ہفتہ عشرہ میں کام شروع ہو جائے گا۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

الفانسو صحبت عیش میں پڑ کے واقعی بھول گیا تھا۔ اُسے یاد ہی نہ تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ اس وقت یہاں سے اُٹھا تو سیدھا الجزائر کے وزیر یحیٰی کے پاس گیا اور کہا "آپکا جہاز آیا کہ نہیں؟ اور نہیں آیا تو کب تک آنے کی اُمید ہے؟"

یحیٰی "اسی ہفتہ میں آجائے گا"

الفانسو "ایسا تو نہیں ہے کہ وہ کاریگر نہ آئیں؟"

یحیٰی "ضرور آئیں گے۔ میں نے ایسی تاکید سے لکھا ہے کہ خود ہمارے سلطان اچھے سے اچھے کاریگر چھانٹ کے بھیجدینگے"

الفانسو "مجھے اُن کا بیحد انتظار ہے۔ وہ لوگ جیسے ہی آئیں مجھے بُلوا لیجیے گا؟"

اُس کے تیسرے دن الجزائر کا جہاز آگیا۔ اور اُس میں غلام اور چار بڑے چابکدست معمار اور بڑھئی آگئے جو اپنے فن میں جواب نہ رکھتے تھے۔ وزیر یحیٰی نے اُنھیں فوراً اپنے ایک خادم کے ساتھ شاہزادے کے پاس بھیجدیا۔ جن کو دیکھ کے وہ بہت ہی خوش ہوا۔ اسی وقت خود جاکے یحیٰی ابن سعد کا شکریہ ادا کیا اور واپس آکے تنہائی میں اُن کاریگروں سے عربی زبان میں کہا (اس لئے کہ تمام امرائے صقلیہ کی طرح وہ بھی عربی میں بے تکلف گفتگو کر سکتا تھا) مجھے تم سے ایک بہت ہی نازک کام لینا ہے۔ اور ایسی رازداری کے ساتھ کہ یہاں کسی اور کو خبر نہ ہونے پائے"

ایک معمار "حضور وہ کام بتائیں تو ہم عرض کریں کہ ہم سے ہو سکے گا یا نہیں"

الفانسو "میں اپنے اس کمرے سے قلعہ کے اُس سرے کے ایک کمرے تک زمین کے نیچے نیچے ایک پوشیدہ راستہ بنانا چاہتا ہوں جس کے نکاس کے دروازے دونوں طرف ایسے ہوں کہ بغیر ہمارے کھولے کسی سے کھل نہ سکیں۔ اور کمرے کی دیوار میں اس طرح پیوست ہوں کہ کوئی غور بھی کرے تو نہ پہچان سکے کہ یہاں دروازہ ہے"

معمار "(سوچ کے) اُمید تو ہے کہ ہم بنالیں گے۔ ہم نے بڑے بڑے قلعوں کے نیچے کوسوں تک سُرنگیں کھود کے راستے بنائے ہیں مگر اُن میں اس بات کی کوشش نہیں کی تھی کہ نکاس کے دروازوں کو کوئی پہچان نہ سکے۔ لیکن جس دیوار میں دروازہ ہوگا اُس کا آثار بہت چوڑا ہونا چاہئے"

الفانسو "اس قلعہ کی دیواروں کے آثار بہت چوڑے ہیں" یہ کہہ کے اُس نے اُٹھ کے اپنے کمرے کی دیواریں دکھائیں جن کا آثار دو گز سے زیادہ تھا"

معمار "بہت کافی ہے۔ اور ہم حضور کی مرضی کے موافق راستہ اور دروازے بنا دینگے"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

الفالنسو "یہ کام کتنے دنوں میں ہو جائے گا؟"
معمار "اگر ہمیں پچاس مزدور دئے جائیں تو ایک مہینہ میں تیار کر دینگے۔"
الفالنسو "مگر میں چاہتا تھا کہ اس کام میں یہاں کے کسی مزدور سے کام نہ لیا جاتا۔ یہ بالکل راز کا کام ہے اور یہاں کے کسی آدمی کو بھی خبر ہوئی تو سارے شہر میں مشہور ہو جائے گا۔"
معمار "تو ایک صورت ہو سکتی ہے آپ وزیر یحییٰ سے کہہ دیں۔ اگر ان سے اجازت مل جائے تو ہم ان تینوں جزائری جہازوں کے خلاصیوں سے کام لے لیں گے۔"
الفالنسو "میں کہہ دوں گا۔ اور اُن کے اخلاق و محبت سے اُمید ہے کہ اجازت بھی دیدینگے۔"
معمار "تو حضور مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں تیار لیں۔"

الفالنسو نے اسی وقت جا کے وزیر الجزائر یحییٰ ابن سعد سے کہا۔ اُس نے خلاصیوں کو کام کرنے کی اجازت دیدی اور دوسرے ہی دن سے کام شروع ہو گیا۔

نازنین ضیا کے کہنے سے وزیر مرکیتس نے پہرے والوں کو ہدایت کر ہی دی تھی کہ وہ لوگ قصر کے سامنے یعنی قصر اور سمندر کے درمیان میں نہ آیا کریں۔ ضیا کے جس کمرے میں راستہ نکلنے والا تھا اُسے ضیا نے چھوڑ دیا تھا۔ اور زمانۂ تعمیر میں وہ اندر سے بند رکھا گیا۔ اس لئے اُس کی خادماؤں کا بھی وہاں گزر نہ ہوتا۔ اور تمام لوگوں کو تو یہاں آنے کی بالکل ممانعت تھی۔ مشہور کیا گیا کہ ضیا اور شاہزادے کے کمروں کی درستی اور نقاشی ہو رہی ہے۔ جہاز کے خلاصی وزیر یحییٰ کے حکم سے کام کرنے کو خشکی پر آگئے اور بکمال اطمینان و رازداری کے ساتھ کام شروع ہو گیا۔

خلاصی معماروں کی ہدایت کے موافق زیر زمین سرنگ کھودنے لگے۔ جس کا سلسلہ لیگانو کی نگرانی میں الفالنسو کے کمرے سے شروع کر دیا گیا۔ چاروں معماروں میں سے دو نے الفالنسو کے کمرے میں اور دو نے ضیا کے کمرے میں دیوار توڑ کے دروازے بنانا شروع کئے۔ ایک مہینہ کے اندر سرنگ اور دروازوں کا سلسلہ مل گیا تو اُنھوں نے سرنگ کے اندرونی حصہ میں استرکاری کر کے اور دروازوں پر روغن پھیر کے ایسے سنہرے روپہلے نقش و نگار بنانا شروع کئے کہ دیکھ کے عقل دنگ رہ جاتی۔ اور دونوں کمروں اور پورے زیر زمین راستہ کو شداد کی جنت بنا دیا۔ دروازوں کے پٹ دیواروں میں خوب پیوست کر دئے گئے۔ اور نقش و نگار کا سلسلہ دروازوں اور دیواروں پر اس طرح ملا دیا گیا کہ کوئی لاکھ غور کرے یہ پتہ نہ چل سکتا کہ دروازے کہاں پر ہیں۔ دونوں کمروں کے دروازوں کی دو کنجیاں رکھی گئیں ایک الفالنسو کے پاس رہتی اور ایک ضیا کے پاس۔ کنجی لگاتے ہی پٹ بیچ سے پھٹ کے اور دب کے دونوں پہلوؤں کی دیواروں میں غائب

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہوجاتے۔ اور دوسرے کھٹکے پر ہاتھ پڑتے ہی نکلتے اور اُبھر کے الجھاتے اور بالکل یہ معلوم ہوتا کہ کسی طلسمی اثر سے دیوار پھٹی اور پھر آپ ہی آپ مل کے برابر ہوگئی۔ کنجیوں کے لگانے کی جگہ بھی ایسی مخفی اور بے نشان بنائی گئی کہ کسی کو وہم گمان بھی نہ ہوسکے۔ اور اس سے بھی زیادہ تعریف کی یہ بات تھی کہ کنجی لگانے دروازے کے کھلنے اور بند ہونے میں بالکل آواز نہ آتی۔ اگر کوئی دیوار کے پاس ہی دوسری طرف منھ کئے بیٹھا ہوتا تو کسی کے دروازے سے نکل کے آنے اور پھر دروازے کے بند ہوجانے کی اُسے ذرا بھی خبر نہ ہوتی۔"

الفالنسو اور ضیا دونوں نے اس راستہ اور دروازوں کو نہایت ہی پسند کیا۔ کاریگروں، اور مزدوروں کو اُنکے حوصلہ سے زیادہ انعام دے کے رخصت کیا۔ جو کام سے فراغت کرتے ہی الجزائر میں واپس گئے۔ اور صقلیہ میں کسی کو ذرا بھی معلوم نہ ہوسکا کہ وزیر فرنان کے قصر میں کیا ترمیم ہوئی ہے۔

اب بڑے اطمینان اور آزادی کے ساتھ اندر ہی اندر ضیا اور الفالنسو کی ایک دوسرے کے یہاں آمد و رفت شروع ہوگئی جس کی کسی کو مطلق خبر نہ ہوسکتی۔ قصر کے لوگوں کو صرف یہ معلوم تھا کہ باہر کے کاریگر بلوا کے قصر میں کچھ تعمیر ہوئی ہے۔ چنانچہ وزیر مرکیس نے ایک دن الفالنسو سے پوچھا "میں نے سنا ہے کہ آپنے الجزائر سے کاریگر بلوا کے اپنے کمرے میں کچھ بنوایا ہے؟" اُسنے کہا "مجھے اپنے مکان کے سجنے اور آراستہ کرنے کا بڑا شوق ہے۔ ان عربوں سے سنا تھا کہ مصر کے صناع و نقاش چھت اور در و دیوار پر بہت ہی اچھے نقش و نگار بناتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ آجکل بہت سے مصر کے کاریگر الجزائر میں آکے ہوئے ہیں۔ اُن سے فرمایش کر کے میں نے چند کاریگر بلوائے اور اپنے کمرے میں نقش و نگار بنوائے۔ وہ ضیا کو ایسے پسند آئے کہ اُنھوں نے بھی اپنے کمرے میں بنوا لئے۔ دیکھئے کیسے نفیس بیل بوٹے بنائے ہیں کہ کمرے میں قدم رکھتے ہی معلوم ہوتا ہے انسان کسی طلسمی مکان میں چلا گیا۔" یہ کہہ کے اُسے ساتھ لیجا کے اپنا کمرہ دکھایا۔ مرکیس دیکھتے ہی عش عش کر گیا، اور کہا "یہ آراستگی اور سجاوٹ تو یہاں کسی بادشاہ کے محل میں بھی نہیں نظر آسکتی۔ خدا آپ کو اسمیں رہنا مبارک کرے۔ اگر وہ کاریگر موجود ہوں تو میں بھی اُن سے کچھ بنوانا چاہتا ہوں۔"

الفالنسو۔ "اُن کو واپسی کی اس قدر جلدی تھی کہ کام ختم کرتے ہی جہاز پر سوار ہوکے چلے گئے، ورنہ میں تو سارے قصر میں ایسے ہی نقش و نگار بنوا لیتا۔"

اب اس کے بعد سے یہ معمول تھا کہ ضیا کا جب جی گھبراتا اندر ہی اندر غائب ہو کے الفالنسو کے پاس چلی جاتی۔ اور جس وقت الفالنسو کو زیارت محبوبہ کا شوق ہوتا بے تکلف اُس کے پاس آ پہونچتا،

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مخفی راستہ کا حال سوا اُن دونوں اور لیگانو کے کسی چوتھے کو نہیں معلوم تھا۔ اور نہ کبھی کسی کا اُس کے اندر سے گزر ہوا تھا حتی کہ ضیا کی تینوں خادماؤں کو بھی اس کی خبر نہ تھی۔ اس لئے کہ سُرنگ کا سارا اندرونی کام الفانسو کے کمرے سے ہوا جہاں لیگانو کے سوا پرندہ پر نہ مار سکتا تھا۔ ضیا کے کمرے میں اُس کا راستہ نکالنے اور دروازہ قائم کرنے کا کام ایک ہفتہ میں پُورا ہوا تھا جبکہ کاریگروں نے اندر اُس کے دروازے بند کر لئے تھے اور بغیر کام پُورا ہوئے وہ کمرہ نہ کھلا۔ بہرحال یہ راستہ ساری دنیا اور خود گھر میں رہنے والوں تک کی نظر سے مخفی، اور

میانِ عاشق و معشوق رمزلیست کراماً کاتبیں راہم خبر نیست

کا مصداق تھا۔ ضیا کی خادماؤں کے ملانے سے صرف اتنا فائدہ اُٹھایا گیا کہ دونوں کو ملنے کا موقع ملگیا اور اُن کی آمدورفت کو وہ لوگوں سے مخفی رکھتیں۔ ضیا اور الفانسو بھی اس راستہ سے فائدہ اُٹھانے میں اتنی احتیاط برتتے کہ لوگوں کی آنکھیں بچا کے اس طرح آتے کہ کسی کو کسی غیر معمولی راستہ کا گمان نہ ہونے پاتا۔ اور چونکہ الفانسو کو اندیشہ تھا کہ کوئی بادشاہ کا بھیجا ہوا قاتل مجھے رات کو آ کے قتل نہ کر ڈالے اور اس لئے وہ اکثر سرنگ کے اندر پلنگ بچھا کے یا ضیا کے کسی مخفی کمرے میں جا کے رات بسر کیا کرتا۔

پانچواں باب

سلطنت الجزائر و صقلیہ میں دوستی

اب دونوں نہایت ہی خوش تھے، اکثر اوقات دونوں ساتھ بیٹھے رہتے، ایک آدھ دفعہ ماریہ نے پھر سمجھایا۔ مگر ضیا اور الفانسو دونوں نے اُسے یقین دلا دیا، کہ اب ہماری ان ملاقاتوں میں کسی بات کا اندیشہ نہیں۔ ہمنے آمدورفت کا ایسا احتیاط کا طریقہ رکھا ہو کہ تمھارے سوا اور کسی کو ہمارے ملنے جلنے کی خبر نہیں ہو سکتی "

الفانسو اپنے عہد پر قائم تھا۔ سوا دیدار سے مسرت حاصل کرنے کے اور تمام حیثیتوں سے ضیا کے حُسن اور اُس کی پاکدامنی کی بہت عزت کرتا، اور جذبات محبت یوماً فیوماً ترقی کرتے جاتے۔ ضیا نے جو کہانیاں بچپن میں اپنی دایہ سے سُنی تھیں پاس لیٹ لیٹ کے سُناتی، اور اُسے یہ سبق ایسا یاد ہو جاتا کہ اُس کے آگے سارے سبق بھول گئے تھے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بوران اور شاہ مہرجان نے اُس زمانے میں اُس کے قتل کا کئی بار ارادہ کیا مگر ہر دفعہ ناکامی ہوئی، اس لئے کہ اول تو زبردست پہرے اور جزائری جہازوں کے موجود ہونے کے اندیشے سے کسی دشمن کو قصر کے پاس پھٹکنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ اسپر بھی بوران کے بھیجے ہوئے قاتل دو دفعہ الفانسو کے کمرے کے اندر بھی پہونچ گئے مگر اُسے غائب پایا۔ اور ناکام واپس گئے۔ بوران نے آخری یہ تدبیر کی کہ مرکیس کو بلا کے اور اُس کے حال پر غیر معمولی عنایت ظاہر کر کے اُسے اُمید دلائی کہ "اگر تم ان دونوں لڑکوں کو کسی حکمت سے قتل کرا دو تو میں تمھارے ساتھ سلطانہ کی شادی کر دوں گی، اور تم ہی ملکۂ صقلیہ کے خود مختار شوہر ہو گے۔"

مرکیس اس فقرے میں آ جاتا۔ مگر اول تو وزیر فرنان کے ساتھ عہد و پیمان اور قول و قسم ہونے کا خیال آیا۔ دوسرے دل میں سوچا کہ جیسا چال چلن بوران کا ہے ویسا ہی سلطانہ کا بھی معلوم ہوتا ہے آج نہیں تو آگے چل کے اور تخت پر بیٹھنے کے بعد ہو جائے گا۔ اور یہ ہوا تو وہ میری دشمن ہو گی، اور میری زندگی عذاب میں ہو جائے گی اور یہ بدگمانی بے اصل بھی تھی، سلطانہ کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ تھی۔ الفانسو سے تین چار برس بڑی تھی، جوانی کا جوش شوخی و شرارت کے عنوان سے نمایاں تھا۔ ماں کی سی بیباکی اور بے حیائی اُس میں بھی تھی، امیرزادوں سے لگاوٹ کرنے میں اکثر اُس سے ایسی آزادیاں اور بے اعتدالیاں ظاہر ہوئیں کہ پلرمو میں بدنام ہونے لگی تھی۔

آخر چار پانچ مہینے ہو گئے۔ وزیر فرنان مسینا کا انتظام کرنے اور باغیوں کو سزا دینے کے بعد سارے جزیرے کا دورہ کر کے واپس آ گیا۔ اور تمام باتوں کو یہاں اپنی مرضی کے موافق پا کے بہت خوش ہوا مرکیس کا شکریہ ادا کیا۔ اور جب یہ سُنا کہ اُس کو سلطانہ سے شادی کر دینے تک کا لالچ دلایا گیا مگر اُسنے اپنے عہد کے خلاف نہ کیا تو فرنان اُٹھ کے اُس سے لپٹ گیا، اور کہا "واہ سچے وفادار ایسے ہوتے ہیں! اور ایسے ہی ثابت قدم عہدہ داروں کی سلطنت کو ضرورت ہے۔"

اس کے بعد اُٹھ کے بیٹی کے پاس گیا جس سے اُسے بے انتہا محبت تھی۔ اور جیسے ہی اُس کے بیرونی کمرے میں قدم رکھا خادمائیں اپنے آقا کی صورت دیکھ کے سہم گئیں ماریہ گھبرا کر ضیا کے پاس دوڑی گئی جو کمال بے فکری سے بیٹھی ہوئی الفانسو سے باتیں کر رہی تھی، اور کہا "ہے ہے بڑا غضب ہوا۔ آپکے ابا جان آ گئے برابر والے کمرے میں ہیں۔"

ضیا "تو تم گھبرائی کیوں جاتی ہو؟ بلا لاؤ۔"

ماریہ "اے ہائے شاہزادے کو تو چھپائیے۔"

ضیا "میں چھپا دوں گی تم ابا جان کو بلا لاؤ کہ میرا یہ کمرہ آ کے دیکھیں۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ماریہ "آپ کو تو کسی بات کی غیرت نہیں رہی۔ مگر میں کہیں کی نہ رہوں گی۔ خدا کے لئے جلدی چھپائیے ورنہ قیامت ہو جائے گی"

ضیا "کہتی تو ہوں تم ابّا جان کو بلا لاؤ۔ یہ ابھی چھپے جاتے ہیں"

مجبوراً ماریہ دل ہی دل میں ضیا کو بُرا بھلا کہتی اور کوستی ہوئی واپس گئی۔ اتنی دیر میں الفانسو تہ خانے میں ہو رہا۔ اور ماریہ نے وزیر کے ساتھ آ کے دیکھا تو الفانسو کا پتہ نہ تھا، وزیر نے آ کے پہلے بیٹی کو گلے لگایا۔ پیار کیا اور کہا "بیٹی پہلے تم اکثر مجھے ملول و غمگین نظر آیا کرتی تھیں، اب کی تمھیں خوش و بشاش دیکھ کے میں بہت ہی خوش ہوا" پھر کمرے کے نقش و نگار دیکھ کے بہت ہی پسند کئے اور کہا "یہ کون سا اُستاد کاریگر مل گیا۔ جس نے تمھارے کمرے کو جنت کا مکان بنا دیا؟"

ضیا "ابّا جان۔ الفانسو نے کہیں سے کاریگر بلوا کے اپنے کمرے میں ایسے ہی بیل بوٹے اور نقش و نگار بنوائے تھے۔ میں نے سُنا تو اپنا یہ کمرہ بھی اُن سے درُست کرا لیا"

وزیر "بہت اچھا کیا۔ میں اب الفانسو کے کمرے کو بھی جا کے دیکھوں گا"

بیٹی سے چند باتیں کر کے وزیر فرنان الفانسو کے کمرے میں گیا۔ اُس کے سامنے حسب معمول آداب شاہی بجا لایا، اور پوچھا "آپ کو میرے پیچھے کسی بات کی تکلیف تو نہیں ہوئی؟"

الفانسو "آپ کی شفقت و رحمت سے مجھے کسی بات کی تکلیف نہیں ہوئی۔ آپ کے بعد میں خوش رہا۔ اور کبھی کسی بات کا اندیشہ نہیں ہوا"

فرنان "ہاں میں تمھیں بشاش اور مسرور پاتا ہوں۔ پہلے تمھارے چہرے پر ایک فکر اور ایک طرح کا غم سا رہا کرتا تھا جس کا پتہ لگانے کی مجھے بڑی فکر تھی۔ مگر اب مسیح کی عنایت سے میں اُس ناگوار اندیشہ ناک حالت کو نہیں پاتا"

اس کے بعد فوراً بادشاہ مہرجان کے دربار میں حاضر ہو کے زمین بوس ہوا۔ بادشاہ کو آداب بجا لایا جو اخلاق سے ملے مگر اُسے دونوں کا چہرہ اُترا ہوا نظر آیا۔ مسینا کے جو واقعات تحریراً پہلے ہی لکھ کے بھیج چکا تھا زبانی سُنائے اور دورے کی مختصر کیفیت بیان کی۔

شاہ مہرجان "تم نے میری رعایا کو کس حال میں پایا؟"

فرنان "سب خوش و خرم ہیں اور حضور کی دعائے دولت و اقبال میں مصروف"

شاہ مہرجان "کسی کو کسی بات کی شکایت تو نہیں ہے؟"

فرنان "شکایت تو کسی بات کی نہیں مگر دورے میں میں نے یہ بات بڑی حیرت سے دیکھی کہ تمام لوگ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کیا مسلمان اور کیا عیسائی اِس بات کے خواستگار ہیں کہ دَولت صقلیہ الجزائر کے عربوں کا ساتھ دے، اور نیپلز کے مقابلہ میں اشتہار جنگ دے دے "

شاہ مہرجان - (حیرت سے) " عیسائی بھی! اگر مسلمانوں کی یہ خواہش ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ مگر مسیحیوں میں یہ خیال کیوں پیدا ہوا؟ "

فرمان " حضور اہل صقلیہ نیپلز والوں کو اپنا سچا دوست نہیں سمجھتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ اُنھیں جب موقع ملیگا ہم پر حملہ کردینگے۔ برخلاف اِس کے الجزائر والے ہمارے دوست ہو سکتے ہیں اور اُن کا اب ہم پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں ہو۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ بنے تو ایطالیہ پر حملہ کردیں "

شاہ مہرجان " ہو تو میرا ابھی یہی خیال۔ نیپلز والوں کے ساتھ ہزار دوستی کیجئے مگر وہ ہمارے دشمن ہی رہینگے "

فرمان " علاوہ اِس کے حضور نیپلز میں فرنچ لوگوں کی سلطنت ہو اور فرنچ لوگ ہم پر جیسے ظلم کر چکے ہیں ظاہر ہیں "

شاہ مہرجان " مجھے پہلے نہ معلوم ہوا ورنہ الجزائر کے ایلچی جو پیام لائے تھے اُسے قبول کرلیتا "

فرمان " ایلچی اُنکے آج بھی میرے قصر کے سامنے پڑے ہوئے ہیں جنھوں نے بہانہ تو یہ قرار دیا ہو کہ والن رادرق، اور الفانسو کی حفاظت کو آئے ہیں مگر اصلی مطلب یہ ہو کہ رعایا کو اُبھار اُبھار کے نیپلز کی دشمنی پر آمادہ کریں، اور یہی کر رہے ہیں۔ مجھے اُن کی سازشیں ہر ضلع میں نظر آئیں "

بوران " تو اب ان کو یہاں سے ہٹاؤ۔ سلطانہ کی تخت نشینی کے لئے ہم سوچ کے جو تدبیر نکالتے ہیں اُسمیں یہ لوگ خلل انداز ہوتے ہیں "

فرمان " لیکن اگر ناراض کر کے اُنھیں واپس کیا گیا تو مجھے اب ملک میں بغاوت ہوجانے کا اندیشہ ہو لوگ تیار ہی بیٹھے ہیں "

بوران " تو پھر ہمارا اسمیں کیا حرج ہو؟ ہم کو اُن کی خواہش کے مطابق الجزائر والوں سے دوستی کرلینی چاہئے "

شاہ مہرجان " اُن سے دوستی ہوتے ہی ہمیں نیپلز والوں سے لڑنا پڑے گا "

بوران " تو کیا مضائقہ ہو۔ لڑلینا۔ جب وہ ہمارے شہر مسینا میں آ آکے سازشیں پھیلاتے ہیں تو ہمیں اُن کی کیا مروت ہوسکتی ہو؟ "

فرمان " اب شاید ہمیں اہل نیپلز سے لڑنے کی ضرورت نہ پڑے گی، اِس لئے کہ میں نے معتبر طور پر سنا ہو کہ عنقریب نیپلز اور الجزائر والوں میں صلح ہونے والی ہو۔ دونوں لڑتے لڑتے عاجز آ گئے ہیں، لہذا فی الحال اُنکے اطمینان کے لئے یہی کافی ہوگا کہ ہم میں اُن میں دوستی و یکجہتی اور دشمن کے مقابلے میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا عہد و پیمان ہوجائے۔ اور اگر ہم اس معاہدے میں اتنی قید اور بڑھا دیں کہ دونوں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سلطنتیں ایک دوسرے کا ساتھ دینے پر اُسوقت مجبور ہونگے جب لڑائی اپنی طرف نہ چھڑی گئی ہو۔ بلکہ دفاعی اور صرف اپنا ملک بچانے کے لیے ہو۔ تو ہم ہی ہر طرح نفع میں رہینگے۔ یہ مجھے یقین ہو کہ اب نہ کبھی نیپلز والے الجزائر پر چڑھ کے جائیں گے اور نہ الجزائر والے نیپلز والوں پر حملہ آور ہونگے۔ اب جو کچھ اندیشہ ہو ہمیں نیپلز سے ہی جو ہمارے ملک کو اپنی پُرانی ملکیت اور جائداد سمجھے ہوئے ہیں۔ سب طرف سے اطمینان ہوتے ہی وہ ہم پر حملہ آور ہونگے اور ایسی صورت میں اگر یہ معاہدہ ہوگیا تو ہمیں الجزائر والے ساتھ دینے اور مدد کرنے کو مل جائیں گے جو نیپلز والوں سے زبردست ہیں۔"

بوران:"تم بہت دُور کی بات سوچتے ہو۔ بلا تامل صلح اور معاہدہ کرلو۔ دیکھو دیر نہ لگانا۔ اور ان لوگوں سے جو یہاں مدت سے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں کہو اپنے گھر جائیں۔"

شاہ مہرجان:"میری بھی یہی رائے ہے۔"

فرنان:"تو میں دو ہی چار روز میں اس صلح اور معاہدے کا بندوبست کرلوں گا۔"

اب وزیر فرنان بادشاہ اور اُس کی بہن سے رخصت ہو کے اپنے قصر میں آیا اُسی دن مرکیس سے اپنے کام کا جائزہ لے لیا۔ اور اُس سے کہا "یہ جائزہ صرف بادشاہ کے دکھانے کے لئے ہو ورنہ ہم آپ ایک ہیں۔ اور کوئی کام بغیر آپ کی مرضی کے اور بغیر آپ سے مشورہ کئے نہ ہوگا۔ مرکیس نے اسکا شکریہ ادا کیا۔ اور اُس کے بعد سے معمول رہا کہ مرکیس روز بلاناغہ وزیر فرنان کے قصر میں آتا۔ اور اُس کا زیادہ وقت اُسی کی صحبت میں بسر ہوتا۔ دو ہی چار مہینے کے اندر دونوں وزیروں کے مشورے سے بادشاہ اور اس کی بہن کی مرضی کے موافق الجزائر اور صقلیہ کی سلطنتوں میں معاہدہ ہوگیا کہ اپنے ملک کے بچانے اور حملہ آور دشمن کے روکنے میں دونوں سلطنتیں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گی۔ اور اس معاہدے کی تکمیل کے دَوران ہی میں نیپلز اور الجزائر میں صلح ہوگئی، اور جزائری سفر اپنے جہازوں پر سوار ہو کے خوش خوش اپنے گھر گئے، اور صقلیہ کی مدد کے لئے دل و جان سے تیار تھے، اس لئے کہ صقلیہ کی حفاظت میں خود اُن کی حفاظت تھی۔

چھٹا باب

انتخاب ولی عہد کی فکر

اس زمانے کو تقریباً تین سال گزر گئے۔ نیپلز والوں کو جب معلوم ہوا کہ شاہ صقلیہ اور سلطان الجزائر میں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

معاہدہ اتحاد ہوگیا ہے تو خاموش بیٹھ رہے اور صقلیہ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی بھی کبھی اُنھیں جرأت نہ ہوئی
سلطانہ کی بیباکیاں شہر بلرمو میں اور زیادہ مشہور ہوئیں، اور اُس کا گھر بدکار و بدمذاق بیہودہ و غیر مہذب
نوجوانان صقلیہ کا مجمع اور ہر قسم کی آوارگیوں اور بدچلنیوں کا مرکز بن گیا۔

مگر بوران اور بادشاہ اُسی طرح اس فکر میں لگے ہوئے تھے کہ وارث تاج و سریر دہی قرار دیجائے
لیکن اپنی ہر کوشش میں ناکام رہے اور کسی طرح زور نہ چلا آخر ایک دن وزیر فرنان نے بادشاہ کی حضوری
میں بوران سے کہا "بجائے ان شاہزادوں کے قتل کے درپے ہونے کے آپ یہ تدبیر کیوں نہیں کرتیں
کہ ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ سلطانہ کی شادی ہو جائے، اور وہی لڑکا وارث تاج و تخت ہو"

بوران "اس طرح اصلی مالک سلطنت تو وہی لڑکا رہے گا۔ میری سلطانہ کو اُس کا تابعدار ہو کے رہنا پڑیگا
مگر میری یہ تمنا تھی کہ سلطانہ کا دولھا اُس کا تابعدار اور غلام بن کے رہتا خیر (ایک ٹھنڈی سانس لے کے)
جب اور کسی طرح زور نہ چلے گا تو بجبوراً یہی کرنا پڑے گا۔ مگر خرابی یہ ہے کہ ان دونوں لڑکوں کے دل سے
یہ چوٹ نہیں جاسکتی کہ اُن کے باپ کو میں نے قتل کرایا ہے۔ اس کا بدلہ اگر اُنھوں نے سلطانہ سے لینا چاہا
تو مجھے قبر میں چین نہ آئے گا"

فرنان "آپ کا یہ اندیشہ بجا ہے مگر الفانسو نہایت شائستہ مصلحت بیں اور سعادتمند نوجوان ہے، اگر اُسکے
ساتھ احسان اور اچھا سلوک کیا گیا تو مجھے یقین ہے کہ وہ ایسی حرکت نہ کریگا"

شاہ مہرجان "لیکن اس کا بڑا بھائی وان رادق تو بالکل نالائق ہے پچیس برس کی عمر ہو چکی مگر سمجھ آجتک
نہیں آئی۔ کبھی میرے یا اپنی پھوپی کے سامنے آتا ہے تو نہ آداب صحبت کا کچھ لحاظ کرتا ہے نہ درباری تہذیب کا
معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی وحشی جانور کو جنگل سے پکڑ لائے ہیں اور آنکھوں سے ایسی وحشت برستی ہے کہ ڈر معلوم
ہوتا ہے اُس پر تو میں ایک گھڑی کو بھی بھروسا نہ کروں گا"

بوران "(وزیر سے)" تو اچھا ایک دن تم الفانسو کو اپنے ساتھ دربار میں لے آؤ، اگر مجھے پسند آیا۔ اور
اُس کی عادتیں اچھی نظر آئیں تو تمھارے ہی کہنے پر عمل کروں گی۔ اور فرنان کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے
سامنے ان دونوں کی شادی کردیں اور ولی عہد میری سلطانہ قرار دیجائے؟"

فرنان "حضور کو اختیار ہے"

شاہ مہرجان "ہمیں اختیار تو بیشک ہے مگر ملک میں یہ کارروائی کس نظر سے دیکھی جائے گی؟"

فرنان "غلام کے خیال میں تو تمام اُمرا ناپسند کرینگے ساری رعایا بگڑ اُٹھی ہوگی، اور صقلیہ میں بڑا بھاری
انقلاب ہوگا۔ پھر اُس کا انجام جو چاہے ہو۔ مگر مدتوں خونریزی ہوتی رہے گی تب امن قائم ہوگا"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بوران ’’ تو پھر اس کارروائی سے کیا فائدہ ہوا؟ خیر تم ایک دن اُسے لاؤ تو۔ میں ذرا اُس کی حالت تو دیکھ لوں‘‘

فرمان ’’ میں کل ہی حاضر کردوں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ حضور اُس کو دیکھ کے خوش ہونگی‘‘

یہاں سے واپس جاتے ہی وزیر سیدھا الفانسو کے پاس گیا کہ دوسرے دن دربار شاہی میں حاضر ہونے کے لئے اُسے آمادہ کردے۔ مگر الفانسو اپنے کمرے میں نہ تھا۔ اب وہ سوا ضیا کی صحبت کے اور کہاں ہوسکتا تھا؟ لیگانو نے آداب بجالاکے کہا ’’ وہ ابھی باہر ٹہل رہے تھے۔ حکم ہو تو ڈھونڈھ کے بلالاؤں؟

فرمان ’’ مجھے اُن سے ملنے کی سخت ضرورت ہے۔ مگر جلدی نہیں، اسوقت میں جاتا ہوں تھوڑی دیر کے بعد آؤں گا۔ تم اُن سے کہدینا کہ میرا انتظار کریں‘‘

لیگانو ’’ میں اُنھیں حضور ہی کی خدمت میں نہ بھیج دوں؟‘‘

فرمان ’’ نہیں میں اُن سے بے ادبی نہیں کر سکتا۔ میری تربیت میں ہیں تو کیا ہوا؟ ہیں تو میرے آقا اور آقا زادے؟ میں خود تھوڑی دیر میں آجاؤں گا‘‘ یہ کہہ کے وزیر چلا گیا۔ اُسکے جاتے ہی لیگانو نے باہر کی طرف سے ضیا کے کمرے میں جاکے اُسے خبر کی۔ الفانسو فوراً اپنے کمرے میں آیا۔ اور لیگانو نے وزیر کے آنے کی کیفیت بیان کی۔

اب الفانسو میں وہ اگلا طفلانہ مزاجی کا جوش متانت سے بدل گیا تھا۔ اور ضیا کے چہرے پر بھی وہ بچپن کی سادگی اور بھولے پن کی بے تکلفی شرم وحیا کا گھونگھٹ نکالنے لگی تھی۔ مگر باوجود اس قدرتی حجاب کے دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھلے ہوئے اور صاف تھے۔ ان دونوں عشق بازوں میں اگر نئی نئی ملاقات ہوئی ہوتی تو دونوں میں خودداری ہوتی۔ متانت ہوتی۔ ایک طرف سنبھلا ہوا تہذیب کا شوق ہوتا اور دوسری طرف حجاب کے پردے میں چھپی ہوئی لگاوٹ اور دلبری ہوتی، الغرض رُک رُک کے ہوتا۔ اور زیارت ودیدار کے موقع آتش شوق کو تیز کرکے اور دل کی لگی کو دھونک دھونک دئے جاتے، لیکن یہاں دونوں سینوں میں سادگی اور بچپن کی محبت نے ایسی گہری جگہ پکڑلی تھی، اور دونوں دلوں کی حالت طفلی کی سادگی نے اس طرح ایک دوسرے کے آگے کھول کے رکھ دی تھی کہ باوجود شباب کا زمانہ آنے اور دلوں میں کشش کے خطرناک جذبات کے پیدا ہوجانے کے وہی بے تکلفی تھی اور وہی سیدھی سادی خالص وبے ریا اُلفت، نہ ناز برداری تھی، نہ ناز آفرینی۔ نہ رکاوٹ تھی، نہ لگاوٹ، ایک کا حال دوسرے پر آئینہ تھا۔ دونوں دردِ دل پر آہ کرنے کے ساتھ دوسرے کے دل پر تسلی کے لئے ہاتھ رکھتے تھے۔ اور مصلحت وضرورت کے لاکھ خلاف ہو ملاقات اور ہر وقت کے میل جول سے باز نہ آتے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

لیگانو سے یہ سُن کے کہ وزیر فرنان آیا اور میں نہ ملا۔ الفانسو کو بڑی ندامت ہوئی۔ دل میں کہا واقعی ہم دونوں بڑے بے احتیاط ہیں کم سے کم دن کو تو ہمیں جدا اور اپنے کمروں میں رہنا چاہیئے؟ مگر آہ! دل نہیں مانتا۔ نہ میرا دل مانتا ہے اور نہ ضیا کا۔ ہم دونوں کی عجیب حالت ہے۔ اگر میں مصلحت کا خیال کر کے رکتا ہوں تو وہ زبردستی بلاتی ہے۔ اگر وہ کبھی انجام کو سونچ کے رُکتی ہے تو میں زبردستی جا پہونچتا ہوں میں آتش شوق پر پانی ڈالتا ہوں تو وہ پھونک پھونک کے بھڑکا دیتی ہے۔ وہ اس آگ کو بجھانا چاہتی ہے تو میں دھونک دھونک کے مشتعل کر دیتا ہوں۔ خیر۔ اب اسی میں مصلحت ہے کہ میں وہاں کا دن کا جانا چھوڑ دوں، اور فقط رات کو چند گھنٹے بیٹھ کے چلا آیا کروں۔"

اسی سونچ میں تھا کہ وزیر فرنان آگیا۔ آہٹ پاتے ہی الفانسو تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ وزیر وہاں کے آداب شاہی بجالایا۔ اور کہا "آپ آقا ہیں میں نوکر۔ میری تعظیم کے لئے آپ نہ اُٹھا کریں۔"

الفانسو "میں آپ کو باپ کی جگہ سمجھتا ہوں۔ دنیا میں میرے مربی اور سرپرست جو کچھ ہیں آپ ہیں۔ آپ ہی کی شفقت نے مجھے انسان بنایا۔ اور اس قابل کیا کہ اپنا نیک و بد سمجھوں۔ آپکی عنایت نہ ہوتی تو شاید میں اب تک زندہ نہ ہوتا۔ میں ناشکرا نہیں ہوں۔ زندگی بھر میرا فرض رہے گا کہ آپ کا ادب کروں اور آپکے حکم سے باہر نہ ہوں"

فرنان "آپ کی یہ سعادتمندی دیکھ دیکھ کے میں بہت خوش ہوتا ہوں۔ اور مجھے قوی اُمید ہے کہ آئندہ صاحب تاج و تخت آپ ہی ہونگے۔ شاید اسی خیال سے آپکے چچا بادشاہ مہرجان اور آپ کی پھوپی بودان نے آپ کو بلایا ہے۔ کل میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار رہئے گا۔ اور وہاں دونوں کے سامنے ایسے آداب و شائستگی سے جائیے اور اس طرح ادب و اخلاق سے باتیں کیجئے کہ اُنھیں یقین آجائے کہ بادشاہوں میں جس تہذیب و دانائی اور جیسی فراست و قابلیت کی ضرورت ہے آپ میں موجود ہے"

الفانسو "آپکے حکم کی تعمیل میں مجھے عذر نہیں ہے۔ ورنہ آپ جان سکتے ہیں کہ اپنے باپ کے قاتلوں سے میں صفائی اور شگفتگی سے نہیں مل سکتا"

فرنان "یہ آپ کی ناتجربہ کاری ہے۔ سلطنت و حکمرانی اور تاج و تخت کے لئے ہر ملک میں ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہیں، اور مصلحت و ضرورت نے ہمیشہ بڑے بڑے صاحب عقل تاجداروں کو اس کا خیال بھلا دیا ہے۔ تخت نشینی کی قابلیت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ اُن گذشتہ واقعات کو دل سے نکال ڈالیں اور موجودہ فرمان روا اور اُس کی صاحب ہوش بہن سے اُسی طرح ملیں جس طرح ایک ولی عہد کو اپنے مورث سے ملنا چاہیئے"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

یہیں تک باتیں ہوئی تھیں کہ ایوان شہریاری سے ایک سوار گھبرایا اور گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا آیا۔ اور وزیر کے سامنے آکے عرض کیا۔ جہاں پناہ کی طبیعت یکایک ناساز ہوگئی، فالج گرا ہو حس و حرکت مفقود ہو فقط زبان سے کچھ بگڑے ہوئے لفظ نکل جاتے ہیں۔ اور رُک رُک کے دو ایک باتیں کرتے ہیں، اُنھوں نے گرتے ہی آپ کو یاد کیا اور فوراً حاضر ہونے کا حکم دیا۔“

یہ خبر سارے قصر میں مشہور ہوگئی، اور جس نے سنا بدحواس ہوگیا اس لئے کہ اُن دنوں کسی بادشاہ کا سخت مرض میں مبتلا ہونا شہر اور آبادی کے لئے نہایت ہی خطرناک تصور کیا جاتا تھا۔ ایسے اوقات میں اکثر شہر لُٹ جایا کرتے۔ اور قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہوجاتا۔ وزیر فرتان فوراً گھبرا کے ایوان شاہی میں گیا۔ اُس کے جاتے ہی الفالتسو کے دل میں آئی کہ وزیر کی ان باتوں اور بادشاہ کے ناگہاں بیمار پڑ جانے کو پیاری ضیا سے جا کے بیان کرے مگر وزیر کے آنے سے پہلے جو خیالات اُس کے دل میں گذرے تھے اُن کا اثر ابھی تک باقی تھا۔ ذرا سوچ کے آپ ہی آپ کہنے لگا ”نہیں، اب میں رات ہی کو ضیا سے ملوں گا۔ دن کو اُس کے پاس جانا مصلحت کے خلاف ہے“ اور اپنے کمرے سے باہر نکل کے سمندر کے کنارے ٹہلنے لگا۔

ساتواں باب

پیمانِ وفا

یہ دن الفالتسو نے دل پر جبر کر کے بڑی مشکل سے کاٹا۔ اور درحقیقت یہ اُس کے لئے ہجر کا ایک نہایت ہی ناقابل برداشت زمانہ تھا۔ کوئی شب فراق کو تارے گن گن کے اور تڑپ تڑپ کے کاٹتا ہے۔ اُس نے گھڑیاں گن گن کے اور آتش فراق کے گلخن پر لوٹ لوٹ کے یہ قیامت کا دن کاٹا۔ خدا خدا کر کے شام ہوئی۔ تارے نکلے چراغ روشن ہوئے اور بادشاہ کی سخت بیماری کے اندیشے سے سرِ شام ہی سناٹا ہوگیا الفالتسو نے اب اپنا مقررہ زمانۂ فراق ختم کر کے لیگانو کو سامنے بلایا اور کہا ”میں ضیا کے کمرے میں جاتا ہوں۔ تم آج رات کو جاگتے رہنا اور اگر وزیر آئیں یا اور کوئی ضرورت پیش آئے تو مجھے فوراً خبر کرنا۔“ یہ کہہ کے اُس نے مخفی دروازہ کھول کے تہ خانے کی راہ لی۔ ضیا کے کمرے میں پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ معشوقۂ نازنین کے پھول سے رخساروں پر آنسو جاری ہیں، اور آہ محبت سے اُنھیں پونچھ پونچھ کے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تسلی دے رہی ہو۔ یہ جگر خراش منظر دیکھتے ہی بھوچکا رہ گیا۔ اور نہایت ہی اضطراب کے ساتھ ماریہ سے پوچھا "کیا ہوا کیا؟ وزیر فرنان نے کچھ کہا؟ یا کسی اور سے کچھ گستاخی ہوئی؟ آخر ماجرا کیا ہے؟ جلدی کہو۔ یہ حالت دیکھ کے میرا کلیجہ شق ہوا جاتا ہے"

ماریہ "جو کچھ کیا ہے آپنے کیا ہے"

الفانسو "(حیرت سے) "میں نے! آخر مجھے اپنا قصور بھی تو معلوم ہو؟"

ماریہ "آپ ہی نے ہماری بی بی کو ہر گھڑی آآکے ایسا گرویدہ بنالیا کہ آپکے بغیر ایک گھڑی کا کٹنا بھی قیامت ہوجاتا ہے۔ یا آج ایسے بھولے کہ دن بھر خبر نہ لی۔ آپ ہی بتلائیے کہ روز تو آپ دن بھر یہاں کے جیسے چکر لگایا کرتے تھے یا آج دن بھر انھیں حیران و پریشان رکھ کے اسوقت آئے ہیں! بھلا یہ آپ کو مناسب تھا؟ اِن کے دل کی نزاکت ہی کا خیال کیا ہوتا!"

الفانسو "بس یہی شکایت ہے؟ بے شک میرا قصور ہے۔ جو سزا دیجائے اُس کا سزاوار ہوں، اور اس سے بڑی سزا کیا ہوسکتی ہے کہ اپنی جان سے زیادہ پیاری ضیا کو روتے اور آنسو بہاتے دیکھ رہا ہوں۔ لیکن ایسی سخت سزا دینے سے پہلے میرے نہ آنے کا سبب بھی تو سُن لو۔ تمھارے ابا جان میرے وہاں آئے اور میں یہاں تھا۔ لیگا تو بلایا گیا۔ جسپر مجھے ندامت ہوئی۔ وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ وہ تھوڑی دیر میں آنے کو کہہ گئے ہیں اُن کا انتظار کرتا رہا۔ آخر وہ آئے اور کہا کہ "کل تمھیں میرے ساتھ دربار شاہی میں جانا ہوگا۔ تیاریاں کر رکھو۔ اور غالباً اس لئے بلائے گئے ہو کہ تم کو وہ اپنا ولی عہد قرار دیں" اتنے میں ناگہاں خبر آئی کہ بادشاہ سخت بیمار ہوگئے، اور وہ گھبرا کے وہاں دوڑے گئے، اُنکے جانے کے بعد میں نے آنے کا ارادہ کیا مگر دل میں آئی کہ اب دن کو بار بار یہاں آنے میں اِن کی اور میری دونوں کی بدنامی کا اندیشہ ہے۔ یہ سوچ کے ارادہ کرلیا کہ اب رات ہی کو ملا کروں گا۔ اگرچہ دل کسی طرح نہ مانتا تھا۔ کسی بات میں نہ لگتا تھا۔ مگر دل پر جبر کر کے نہایت ہی تکلیف و بدمزگی سے میں نے دن ختم کیا، اور شام ہوتے ہی حاضر ہوگیا"

ضیا "وہ تو میں پہلے ہی سُن چکی تھی کہ شاہزادوں کی محبت کا اعتبار نہیں، اب تو تمھیں ولی عہدی کا نشہ تھا۔ کسی کا خیال آنے کی کیا وجہ؟ وہ محبت و اُلفت وہ راز و نیاز کی باتیں اور وہ رات دن کی صحبتیں سب بچپن کے کھیل تھے جو بچپن ہی کے ساتھ رخصت ہوگئے۔ اصل میں میری ہی بیوقوفی تھی جو دل کو یوں ہاتھ سے دیدیا۔ اور یہ نہ سوچی کہ یہ سب باتیں اس تعلیم و تربیت اور کمسنی کے ساتھ ہیں تم کو جب ہوش آئے گا۔ اپنی حالت و حیثیت پر غور کروگے اور سمجھوگے کہ میں تاج و تخت کا وارث ہونے والا ہوں

پھر کوئی شاہی خاندان کی لڑکی کوئی معزز شاہزادی اپنے لیے ڈھونڈھ ہوگے۔ اور
پروا بھی نہ ہوگی کہ کبھی کسی سے کیسی محبت تھی۔"

الفانسو (سخت حیرت واستعجاب سے) "یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ مین جو تم پر جان
دینے کو تیار ہون اُسکی محبت اور دوستی کو تم ایسا خیال کرتی ہو؟ مجھے تخت و
تاج کسی چیز کی ضرورت نہین مجھے تو بس اکیلی تم چاہیے ہو ایسے ایسے سو تخت و
تاج تم پر قربان کردونگا۔ اور تمھین اپنے ہاتھ سے نہ جانے دونگا۔"

ضیا: "یہ فقط زبانی جمع خرچ ہے۔ آج اتنا ہی معلوم ہوا تھا کہ شاید بادشاہ اپنا
ولی عہد مقرر کرین گے پھر اس کے بعد بادشاہ کی بیماری کی خبر سنی بس اتنے ہی مین
مزاج بدل گیا۔ اور صرف اتنا سُن لینے کا یہ اثر ہوا کہ دن بھر ادھر کا رخ نہ کیا جب تخت
پر بیٹھ گئے، تو میری یاد کیون آنے لگی تھی؟"

الفانسو: "پیاری ضیا ایسا نہ کہو۔ اس زخمی دل مین اور نئے زخم نہ ڈالو مین
سچ کہتا ہون کہ بغیر تمھارے میری زندگی نہین ہو سکتی۔ ہماری یہ محبت و الفت
ایسی نہین ہے کہ مرتے دم تک کبھی کم ہو جائے۔ اول تو مجھے سلطنت ملنے کی امید ہی
نہین ظالم بھولی بادشاہ کی آنکھ بند ہونے سے پہلے ہی میری زندگی کا فیصلہ
کردے گی۔ اور اگر بچ بھی گیا تو بڑے بھائی کے ہوتے ہوئے مجھے کون پوچھے
گا؟ اس پر بھی اگر سلطنت مل گئی تو یقین جانو کہ میرے برابر تخت پہ بیٹھنے والی عالی
مرتبہ ملکہ تم ہی ہوگی اور تمھارے سوا کوئی نہین ہو سکتا۔"

ضیا: "بس زیادہ دل نہ دکھاؤ۔ تمھارا آج کا رنگ دیکھ کے دل ٹوٹ گیا۔ اگرچہ
مین تمھین دل دے کے اب اس قابل نہین رہی ہون کہ کسی اور کو اس دل مین جگہ
دون۔ مگر اسی محبت کے جوش سے جو مجھے تمھارے ساتھ ہے مین تمھاری برائی نہین
چاہتی۔ دن رات دل مین دعا کرتی ہون اور کرونگی کہ میرا چاہے جو حال ہو تم خوش ہو
تمھاری آرزوئین پوری ہون۔ اور کوئی خوبصورت شاہزادی تمھاری ملکہ ہو۔"

الفانسو۔ (رک کے اور بات کاٹ کے) "خدا کے لیے یہ نہ کہو میرے لیے یہ دعا
نہین لگتی ہے۔ اس کی مین تاب نہین لا سکتا۔ شاہزادی ہو یا شہنشاہ زادی جس
دل مین تمھاری صورت بسی ہوئی ہے اس مین تمھارے سوا کسی کو جگہ نہین مل سکتی۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ضیا: مین نے تو جب سنا شاہزادون کا یہی حال سنا جو خوبصورت لڑکی مل جانے اس کے پھانسنے کے لیے پھسلانے اور محبت جتانے لگتے ہین مگر دل مین خاک ہی اڑتی رہتی ہے"

الفانسو: ضیا! پیاری ضیا! میری آرزوؤن میری تمناؤن اور میری سچی محبت کو یون خاک مین نہ ملاؤ۔ اتنی ملاقات راہ و رسم ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور بے تکلفی ہو جانے سے تم کو میرا یہی اندازہ ہوا ہے؟"

ضیا: خیر مین مانے لیتی ہون کہ تم کو دل سے محبت ہی۔ اور مجھے چاہتے ہو مگر مجھے اپنی قسمت سے ایسی امید ہی نہین کہ صقلیہ کی ملکہ بنون۔ مجھے تو کچھ ایسے نحوست کے آثار دکھائی دیتے ہین اور ایسی ایسی بد شگونیان ہوتی ہین کہ تم سے بیاہ ہونے کی بالکل امید نہین باقی رہی بس بس جاؤ اپنے لیے اپنے ہی رتبے اور درجے کی کوئی شہزادی ڈھونڈھ لو۔ اور مجھے میری حالت مین چھوڑ دو۔ مین اس رتبہ اور عزت کے قابل نہین ہون"

الفانسو: "آہ! ضیا۔ اپنے عاشق دلدادہ پر ایسا ظلم؟"

ضیا: خود تمھاری مصلحت بھی اسی مین ہے کہ کسی زبردست بادشاہ کی بیٹی کو اپنی دولھن بناؤ۔ میری وجہ سے تمھاری عزت اور تمھارے مرتبہ مین فرق آجائے گا"

الفانسو: اگر عزت۔ آبرو۔ رتبہ۔ دولت۔ سلطنت۔ اور دنیا کی اور تمام اچھی چیزین ضیا سے علیحدہ رہنے مین مل سکتی ہین تو مجھے اُن مین سے کسی چیز کی ضرورت نہین۔ تمھین اپنے آغوش شوق مین لون گا۔ اور سب سے دست بردار ہو جاؤن گا"

ضیا: مین نے مانا کہ اس وقت تمھارے دل مین یہی ہی۔ اور میری محبت کا سچے دل سے دم بھر رہے ہو۔ لیکن جب تخت پر بیٹھو گے تاج شاہی سر پہ رکھو گے وزرا و امرا آکے سامنے زمین بوس ہون گے۔ ساری دنیا اپنے زیر فرمان اور زمانہ اپنا درم ناخریدہ غلام نظر آئے گا۔ اور تجربہ کار وزرا و مشیران دولت آکے مشورہ دین گے کہ حضور فلان شاہزادی کے لیے پیام دین۔ اور فلان

سلطنت سے رشتہ پیدا کریں تو خواہ مخواہ وہی کروگے جو سب کی رائے ہوگی۔ اس لیے
الفانسو اُس وقت کے چھوڑنے سے لاکھ درجہ اچھا ہے کہ آج ہی چھوڑ دو۔ اور سمجھ لو
کہ وزیر کی بیٹی جو میرے بچپن کا کھلونا تھی نہ میری ہم رتبہ ہے اور نہ میری ملکہ بننے
کے قابل ہے۔"

الفانسو۔ "ضیا یہ تمھیں بیٹھے بیٹھے کیا ہوگیا؟ کیون میری جان کی دشمن ہوئی ہو؟
میرا دل اس قابل ہی نہیں رہا کہ تمھارے خلاف کسی وزیر و مشیر کی زبان سے کوئی
لفظ سنون۔ کیا کرون اور کیونکر کہون کہ تمھیں میرا اعتبار آئے؟ اچھا مین خدا کی خداوند
مسیح کی کنواری ماں کی۔ اور سارے ولیون کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ اگر تخت پر بیٹھا
تو جو پہلا کام کرون گا یہ ہوگا کہ تمھیں عزت کے ساتھ دربار مین بلاؤن گا۔ باقاعدہ
طریقے کے ساتھ تم کو اپنی ملکہ بناؤن گا۔ اور سر دربار سارے امرا کے سر تمھارے آگے
جھکوا دون گا۔ اب بھی یقین نہیں آتا تو مین یہ اقرار کرنے کو موجود ہون کہ سارا
زمانہ ایک طرف ہو مگر مین تاج و تخت کو نہ قبول کرون گا۔ اور تمھارا گھر چھوڑ
کے کہین نہ جاؤن گا۔"

یہ کہہ کے الفانسو نے بڑھ کے ضیا کے آنسو پونچھے۔ اسے گلے سے لگایا۔
اور کہا "آج میرے غیر حاضر رہنے ہی سے اگر تمھارے دل مین یہ باتین پیدا ہوئین
تو وعدہ کرتا ہون کہ تمھارے ہی پاس بیٹھا رہون گا۔ اور کہین نہ جاؤن گا۔
اس مین چاہے وزیر فرمان ناراض ہون یا دنیا بدنام کرے مگر میرا قدم یہان
سے نہ ہٹے گا۔"

ضیا۔ "مین یہ نہیں کہتی کہ تم کہین جاؤ ہی نہیں۔ مگر خاص آج کے دن ولیعہدی
کا مژدہ سنتے ہی تمھارے بے پروا ہو جانے سے میرے دل مین یہ خیال گزرا
اور اب تم نے قسم کھائی ہے تو مجھے تھوڑا بہت اطمینان ہوگیا۔ خدا کرے تم اپنے
اس قول کو نباہو۔ اور ہمیشہ یاد رکھو۔ مین اپنے دل سے مجبور ہون اور تم جانتے
ہو کہ عورت کی جیسی حالت نازک ہوتی ہے ویسا ہی اس کا دل بھی نازک
ہوتا ہے۔ تم نے بیشک مجھے دل دیا۔ مگر مردانہ ضبط و تحمل سے کام لے کے تم
اس دل کو مجھ سے چھین بھی لے سکتے ہو اور تمھارے اختیار مین ہے کہ دل

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مجھ سے لے کے کسی اور کو دیدو۔ مگر عورت یہ نہیں کر سکتی وہ جس کی ہوئی اُس کی ہوئی۔ میرے بس کی یہ بات نہیں ہے کہ اب دل دینے کے بعد تم سے اسے واپس لے لوں۔ اس کے اندر تمھاری صورت اتر گئی ہے جو کسی طرح مٹائے نہیں مٹ سکتی"۔

الفانسو۔ "اگر عورت اور مرد کے دل کا یہی امتیاز ہے تو میں سچ کہتا ہوں کہ عشق کے معاملے میں میرا نرم دل مرد کا نہیں عورت کا ہے۔ یہ ہرگز میرے امکان میں نہیں کہ تمھاری پیاری تصویر کو اس پر سے مٹا سکوں۔ یہ دل تمھارا ہو چکا اور یقین جانو کہ اب کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔

ان باتوں سے ضیا کے دل کو تسکین ہوئی۔ پھر وہی ہنسی خوشی کی باتیں اور لطف و محبت کی داستانیں چھڑ گئیں۔ اور آدھی رات تک اسکے پاس ٹھہر کے اور اُسے وہی پہلی سی شگفتہ مزاج معشوقہ بنا کے الفانسو اپنے کمرے میں آیا۔ اور سو رہا۔

آٹھواں باب

دربار تخت نشینی

دوسری صبح کو آفتاب جاہ و جلال اور شان و شوکت سے نکلا ہے۔ اسکی روشنی نے سمندر اور زمین دونوں پر زری کا فرش بچھا دیا ہے۔ مطلع خوب صاف ہے۔ مگر پلرمو اور اسکے قرب و جوار میں سناٹا ہے ہر طرف لوگ بادشاہ کی خیریت دریافت کرتے پھرتے ہیں۔ مگر کسی سے اطمینان بخش جواب نہیں ملتا۔ الفانسو کو اس وقت کی فضا کچھ ایسی اچھی نظر آئی کہ اپنے کمرے سے نکل کے سمندر کے کنارے ٹہلنے لگا۔ عالم پر عجب بہار نظر آئی۔ آسمان کے عکس نے بحر روم کے نیلے پانی کو اور نیلا بنا دیا تھا اور اس پر آفتاب نے زرافشانی کی تھی۔ ہلکی موجوں نے سازی سطح آب پر طلائی مشجر بنا دیا تھا جو افق شمالی تک پھیلا اور متحرک ہونے کی وجہ سے جگمگاتا نظر آتا تھا۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ناگہان اس نے دیکھا کہ قصر کے دوسرے سرے یعنی ضیا کے کمرے سے وزیر فرتان درباری لباس پہنے نکلا۔ اور اسی طرف آرہا ہے کئی اور امرا اور سرداران فوج اسکے ساتھ ہین۔ اور خود شاہزادی ضیا اور اسکی دایہ مارگریہ آسکے پیچھے پیچھے ہین یہ دیکھتے ہی دل مین سہم گیا کہ معلوم ہوتا ہے وزیر کو میرے اور ضیا کے تعلقات محبت اور روزانہ آمد و رفت کی خبر ہو گئی۔ گھبرا کے سوچنے لگا کہ اگر اس نے پوچھا تو کیا جواب دون گا؟ اتنے مین وزیر نے قریب آکے حسب معمول شاہی ادب سے سلام کیا۔ وفاداری اور ہاتھ جوڑ کے کہا "حضور اندر تشریف لے چلین مجھے ایک نہایت ہی ضروری امر عرض کرنا ہے"

الفانسو۔ (ناگواری کی وضع سے) "مین آپ کے حکم کے مطابق اندر چلتا ہون۔ مگر اتنا عرض کرنے کی اجازت دیجیے کہ آپ کو مین اپنے باپ کی جگہ سمجھتا ہون۔ اور بیٹون کی طرح آپ کے گھر مین رہا ہون۔ ایسے آداب اور تعظیمی الفاظ آپ کی زبان سے سن کے میرے دل کو صدمہ ہوتا ہے۔ اور بڑی شرم معلوم ہوتی ہے"

فرتان۔ "خیر اس بارے مین مین معافی مانگ لون گا۔ مگر حضور اندر تشریف لے چلین"

الفانسو نے اسکے حکم کی نہایت خاموشی اور گھبراہٹ کے ساتھ تعمیل کی اور اپنے اس بڑے کمرے مین گیا جو ملاقاتیون سے ملنے جلنے کا تھا۔ فرتان نے دیگر امرا کو باہر ہی روک دیا اور خود مع اپنی بیٹی ضیا اور مارگریہ کے اندر داخل ہوا۔ الفانسو ابتک کھڑا ہوا تھا کہ وزیر آکے بیٹھ لے تو بیٹھون۔ مگر وزیر فرتان نے آتے ہی کہا "آپ بیٹھ جائین؟"

الفانسو۔ "پہلے آپ بیٹھیے تو مین بیٹھون گا"

فرتان۔ (دست بستہ) "نہین آپ ہی بیٹھین" الفانسو اس حد سے گذرے غیر معمولی اخلاق کو بناوٹ اور کسی سخت بازپرس کا مقدمہ سمجھا مگر مجال انکار نہ پا کے بیٹھ گیا۔

اب فرتان نے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کے اور زمین چوم کے کہا "مین ایک افسوس اور رنج و غم کی خبر سنانے کو حاضر ہوا ہون۔ مگر اس کے ساتھ ہی حضور کے لیے ایک بہت ہی اچھا مژدہ بھی ہے۔ آپ کے چچا شاہ مہرجہان نے دنیا کو سفر آخرت کیا۔ اور حضور کے لیے ولیعہدی کی وصیت کر گئے ہین۔ لہذا اب اس

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گھڑی سے حضور ہی بادشاہ جہان پناہ جزیرۂ صقلیہ کے تاجدار اور ہمارے جان
ومال کے مالک ہین یہ کہہ کے اس نے خروش وخروش سے نعرہ بلند کیا کہ "بادشاہ
الفانسو سلامت"، اور ہمارے نوجوان تاجدار کا اقبال بلند!، ساتھ ہی اُن
تمام امرا نے جو باہر کھڑے تھے زور وشور سے یہی نعرہ لگایا۔ اور مبارک باد کا
غلغلہ خشکی مین بڑھ کے پہاڑون سے ٹکرایا تو سمندر کی لہرون پر سوار ہو کے افق
فلک تک دوڑ گیا۔

الفانسو اپنی حالت وحیثیت کے اس فوری انقلاب کو دیکھ کے گھبرا سا گیا
اور جوش مسرت سے گنگ تھا کہ وزیر فرنان نے پھر زمین بوس ہو کے ادب سے
عرض کیا "جہان پناہ! شب بھر مین نے اس خبر کو مخفی رکھا مگر صبح ہوتے ہی
لوگون کو خبر ہو گئی۔ چنانچہ قصر مین تمام امراے سلطنت اور سرداران فوج جمع
ہین اور منتظر ہین کہ حضور سریر شہریاری پر رونق افروز ہون۔ تو آداب بجا لا کے
حسب درجہ نذرین پیش کرین۔ بس اب حضور شاہی گھوڑے پر سوار ہو کے
وہان تشریف لے چلین اور اپنی رعایا کو اپنا جمال جہان آرا دکھائین۔ گھوڑا
مع جلوس کے اس طرف تیار ہے"

الفانسو۔ "مین آپ کی زبان سے یہ مژدہ سن کے خوش ہوا۔ مگر اب وارث
تاج وتخت ہونے کے بعد بھی آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین آپ کو اپنے والد
کی جگہ سمجھون گا۔ اور ہمیشہ باپ ہی کے لفظ سے آپ کیطرف خطاب کیا کرون گا۔ اس
کے علاوہ مجھے یہ کہنا ہے کہ آپ کے نیک مشورون اور آپ کی سچی خیر خواہیون
اور خوش تدبیریون کا جس قدر مجھے تجربہ ہے کسی کو نہ ہو گا۔ لہذا میرے زمانے
مین بھی وزیراعظم اور مدار المہام سلطنت آپ ہی رہین گے"

فرنان۔ (زمین بوس ہو کے اور دست بستہ) "یہ حضور کی قدر دانی
و ذرہ نوازی ہے"

الفانسو۔ "آپ یون میری التجا نہین سنتے تو مین آپ کو حکم دیتا ہون کہ آیندہ
میری طرف حضور اور سرکار اور جہان پناہ اور اس قسم کے دیگر الفاظ سے
آپ نہ خطاب کیا کرین!"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

فرزان: "جو حکم ہو گا بجا لاؤن گا۔"
الفانسو: "اب ایک اور ضروری بات سُن لیجیے۔ آپ نے مجھے پال کے بڑا کیا اور اس درجہ کو پہونچا دیا۔ آج وہ دن ہے کہ آپ اپنے حقوقِ تربیت ادا کر چکے اور مین آپ کی سراپا شفقت حکومت سے نکل کے فرمان روائے صقلیہ بنتا ہون۔ اگرچہ اب بظاہر مین حاکم ہون گا اور آپ محکوم ہون گے۔ لیکن یقین جانیے کہ آپ کو جو حقیقی حکومت مجھ پر آج تک رہی ہے زندگی بھر برقرار رہے گی۔ اور مین کبھی آپ کی حکومت سے باہر نہ ہون گا۔"

اب اس نے ضیا کی طرف رخ کر کے کہا "ضیا تم اس گذشتہ زندگی مین میری انیس و جلیس رہی ہو۔ اور محبت و الفت نے ہم دونون کے دلون کو ایک ہی لڑی مین گوندھ دیا ہے۔ ہماری زبانون نے ہماری نگاہون نے اور ہمارے دلون نے ایک دوسرے سے صدہا عہد و پیمان کیے ہین اور خدا جانے کیسی کیسی امیدون سے ہمارے محبت مین ڈوبے ہوے دل لبریز ہین تمھارے والد کو ہمارے دلون کے لگاؤ اور ہمارے اُنس و محبت کی خبر نہین ہے۔ مگر اب مخفی رکھنے کا زمانہ گذر گیا۔ اور وقت آگیا کہ محبت کے مقررہ [illegible] رسوم کے ساتھ ہم ایک دوسرے سے وابستہ ہو جائین۔"

یہ کلمات سنتے ہی وزیر حیرت زدہ ہو گیا چہرہ کہہ رہا تھا کہ اسے ایک ایسا راز معلوم ہوا جس کے لیے وہ تیار نہ تھا۔ اور جو بادی النظر مین اسے ناگوار گذر رہا تھا مگر ضیا کا گورا چہرہ خوشی کے جوش سے چمک اُٹھا۔ اور اُس چمک مین ندامت اور شرم نے اپنی سرخی ملا دی تاہم اس نے زبان کو بجبر اپنے قابو مین لا کے الفانسو کا شکریہ ادا کیا۔ اور نظر نیچی کر لی۔

اب الفانسو نے میز پر سے جو قریب ہی تھی ایک کاغذ کا ٹکڑا اٹھا لیا۔ پھر اپنی مہر کی انگوٹھی انگلی سے اتار کے اُس پر رکھی اور ہاتھ سے ضیا کی طرف بڑھا کے کہا "لو یہ کاغذ اور مہر موجود ہے۔ میری طرف سے جو اقرار وعدہ یا عہد و پیمان چاہو لکھ کے اس پر میری مہر کر لو۔ تمھین مین پورا اختیار دیتا ہون! اور وعدہ کرتا ہون کہ تم میری طرف سے جو شرطین لکھ دو گی اُن کو زندگی بھر نباہتا ہون گا۔"

ضیا کو اس پر اور ندامت ہوئی۔ شرمگین آنکھین نیچے جھکا لین۔ خوبصورت نادم چہرہ زمین کیطرف جھک گیا۔ اور بغیر اس کے کہ چار آنکھین کرے بولی "مین آپ کی عنایت و محبت

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کی شکر گزار ہون- آپ کی اس نظر کرم اور مرحمت و توجہ کو دل و جان سے اور بڑی خوشی
سے قبول کرتی ہون- مگر میرا معاملہ اب جان کے ہاتھ مین ہے وہی میرے مالک و مختار ہین- اس
لیے یہ کاغذ اور مہر انھین کے ہاتھ مین دیجیے- تاکہ جو مناسب سمجھین لکھ دین" یہ کہہ کے اُس
نے کاغذ اور مہر کو الفانسو کے ہاتھ سے لے کے باپ کیطرف بڑھا دیا- وزیر قرمان نے
دونون چیزون کو لے کے جیب مین رکھ لیا- اور کہا "اب حضور کو دربار مین تشریف
لے چلنے کے لیے جلدی کرنی چاہیے"

الفانسو "ہان اس تحریر کے بارے مین آپ کو آزادی ہے- اور کوئی جلدی نہین
جب مناسب سمجھیے گا اطمینان سے بیٹھ کے لکھ لیجیے گا"

یہ کہہ کے درباری لباس شاہی پہننے کے لیے لباس کے کمرے مین گیا- اور وزیر
قرمان سے کہا "آپ چل کے دربار کا انتظام کرین مین ابھی حاضر ہوتا ہون- قرمان ضیا کو
اپنے ساتھ گاڑی پر بٹھا کے فوراً قصر شاہی کو روانہ ہوا- اور جو لوگ باہر ٹھہرے ہوے
تھے انھین وہین روک دیا کہ بادشاہ کے ہمراہ رکاب آئین-

تھوڑی دیر مین الفانسو نے باہر نکل کے شاہی جلوس اور معززین شہر کے ایک مختصر
گروہ کے ساتھ آگے کی راہ لی- اہل شہر اس کی تخت نشینی کی خبر سن کے بہت ہی خوش تھے-
جدھر سے وہ گزرتا لوگ دیکھتے ہی مسرت کے نعرے لگاتے اور "بادشاہ سلامت" کا
غلغلہ بلند کرتے- اور وہ ہاتھ اور سر کے اشارون سے ان کا شکریہ ادا کرتا جاتا تھا تخت گاہ
کے محل کے دروازے پر خلقت کا بہت ہجوم تھا- جنھون نے اس کا سامنا ہوتے ہی مبارکباد
اور دعاے دولت کا شور مچایا- فوراً وزیر قرمان تمام ارکین سلطنت و وزرا و امرا
رؤسا و سرداران فوج استقبال کے لیے باہر آئے اور سب مبارکباد کے نعرے بلند
کرتے ہوے اُسے اندر لے گئے-

اندر جا کے الفانسو نے دیکھا کہ تخت شاہی کے پاس ہی شہ نشین کے چبوترے
پر ایک طلائی کرسی کے اوپر سلطانہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے پیچھے دوسری کرسی پر
اُسکی پھوپی توران ہے- سلطانہ کا چہرہ ماموں کے غم مین غم آلود اور حسرتناک تھا
اور ماتمی لباس پہنے ہوئی تھی- مگر الفانسو کی صورت دیکھتے ہی اُس نے اپنا
چہرہ بشاش بنا لیا- بڑھ کے اس سے ہاتھ ملایا- اور رسیلی آنکھون اور دلربا اداؤن

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سے لگاوٹ کرنے لگی۔ گویا الفانسو اسکا اصلی محبوب ہے اور اس سے زیادہ محبت اسکو کسی کے ساتھ نہین ہے۔ اُسکی ان لگاوٹون کو وہ دل مین سمجھا۔ مگر اپنی طرف سے خفیف سی رکاوٹ بھی ظاہر ہونے کو بے تہذیبی خیال کر کے بظاہر اُس سے کھل کے ملا۔ اور جیسا میلان طبع سلطانہ نے اسکی طرف ظاہر کیا تھا اُس سے زیادہ الفانسو نے اُسکی طرف دکھایا۔ یہ دیکھ کے بوران مطمئن اور بہت ہی خوش ہوئی۔ اور سلطانہ نے اُسکی بغل مین ہاتھ دے کے اُسے تخت شاہی تک پہونچایا۔ جہان پہ وزیر فرمان نے ہاتھ پکڑ کے بٹھا دیا۔ ماہ سیما نازنین ضیا اپنے باپ کے برابر ایک کرسی پہ خاموش بیٹھی تھی اور سلطانہ کی حرکتون کو بھولے پن کی نگاہون سے دیکھ رہی تھی۔ اب حاضرین دربار جو نئے بادشاہ کی تعظیم کے لیے کھڑے تھے اپنی اپنی کرسیون پہ خاموش بیٹھ گئے۔ اور سارے دربار مین سناٹا ہو گیا۔

وزیر فرمان سب کو موجود و منتظر اور دربار کو مکمل دیکھ کے اپنی کرسی سے اُٹھا اور تمام حاضرین کیطرف خطاب کر کے کہا "اے امرا و سرداران صقلیہ! آپ کو معلوم ہو چکا کہ شاہ مہرجان جو ہم سب کے بادشاہ اور ہمارے مہربان فرمان روا تھے غریق رحمت ہوے۔ جس کا ہم سب کو صدمہ ہے۔ اُنھون نے وفات سے چند گھنٹہ پیشتر میرے اور کئی مخصوصین بارگاہ کے سامنے اپنی جانشینی کی بابت وصیت نامہ لکھوایا تھا جو میرے ہاتھ مین ہے۔ اس مین انھون نے لکھا ہے کہ اپنے بعد مین اپنے بھتیجے الفانسو کو ولیعہد مقرر کرتا ہون۔ میرے بعد وہی تخت پر بیٹھے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ میری بھانجی سلطانہ کے ساتھ شادی کر کے اُسے اپنی دولھن اور صقلیہ کی ملکہ بنائے۔ لیکن اگر وہ اس شرط کے قبول کرنے سے انکار کرے تو بجاے اُسکے اس کا بڑا بھائی ڈان رادرق تخت نشین ہو اور اس کے لیے بھی یہی شرط ہے کہ سلطانہ کو اپنی بی بی بنائے۔

یہ کہہ کے فرمان نے وہ وصیت نامہ جیب سے نکال کے سب کے سامنے پیش کر دیا۔ اور کہا "ملاحظہ ہو۔ اور اس پہ شاہ مرحوم کی مہر بھی ملاحظہ فرما لیجیے" یہ سنتے ہی الفانسو کا جسم غصے اور طیش سے کانپنے لگا۔ سلطانہ سے شادی کرنے کے الفاظ اُسکے دل پہ ایک کھاری تلوار کیطرح پڑے جن سے دل و دماغ پریشان ہو گئے۔ اور ابرو پہ بل آ گیا۔ کچھ کہنے ہی کو تھا کہ وزیر فرمان نے اس کا خیال بھی نہ کیا۔ اور سب حاضرین کی طرف دیکھ کے کہا "حضرات! ہمارے اعلیٰ حضرت شاہزادہ الفانسو نے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جیسے ہی یہ شرطین سنی اُسے بڑی خوشی سے منظور کیا اور قابل اطمینان طریقہ سے وعدہ
فرمالیا کہ شاہزادی سلطانہ کو اپنی دولھن بنائین گے۔
حاضرین نے تو اس وقت جوش وخروش سے "بادشاہ سلامت" کے نعرے بلند کرنا
شروع کیے۔ مگر الفانسو کے چہرے پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ ضبط و تحمل کی تاب
نہ تھی اس وقت دل مین وہ وزیر فرنان کا جانی دشمن تھا۔ اس کی صورت سے نفرت تھی
اور مارے غصے کے مُنہ سے بات نہ نکلتی تھی آخر دل کو قابو مین کر کے وزیر فرنان سے کہا
"اچھا اب وہ کاغذ بھی تو سنا دیجیے جو مین نے آپ کی صاحبزادی ضیا کے ہاتھ مین دیا تھا۔"
فرنان۔ (کمال برجستگی سے) "وہ بھی حاضر ہے۔ یہ کہتے ہی اُس کاغذ کو جیب سے نکالا اور
حاضرین کی طرف متوجہ کر کے کہا "اس وصیت نامہ کو ملاحظہ فرمائیے ہمارے شاہزادہ الفانسو
نے یہ تحریر لکھ کے مجھے دی ہے۔ اس مین حضور تحریر فرماتے ہین کہ مین اپنے مرحوم چچا کی
وصیت کے مطابق نہایت ہی خوشی اور مسرت سے شاہزادی سلطانہ کے ساتھ شادی
کرنے کو موجود ہون۔ اور وعدہ کرتا ہون کہ وہی میری محبوبہ اور سب کی ملکہ محترمہ ہون گی"
حاضرین دربار کی طرف خطاب کر کے اور اس کاغذ کا رخ اُن کی طرف کر کے "ملاحظہ ہو
ہمارے بادشاہ جہان پناہ کی یہ مہر موجود ہے"۔
اب الفانسو کے دل مین غصہ کی آگ اس شدت سے بھڑک رہی تھی کہ اندیشہ
تھا اُسکی کوئی چنگی باہر نہ نکل پڑے جو سارے دربار کو جلا کے خاک کر دے۔ بظاہر وہ
فتنہ اور ہنگامہ کے خوف سے اور وزیر فرنان کے دباؤ سے جو بچپن سے اُس پر پڑا ہوا
تھا خاموش بیٹھا رہا۔ اور دم نہ مارا۔ مگر دل کی حالت نہایت ہی نازک تھی جو اختیار سے
باہر ہوا جاتا تھا۔ لوگ خوشی کے نعرے بلند کر رہے تھے اور وہ دل مین کہہ رہا تھا کہ "وزیر
فرنان نے مجھ سے دغا کی۔ اور ایسی بات میری طرف سے مشہور کر دی جو میرے امکان مین
نہین ہے۔ مین نہ سلطانہ سے شادی کر سکتا ہون اور نہ اپنی جان سے زیادہ پیاری محبوبہ
ضیا کو چھوڑ سکتا ہون"۔ ایک دفعہ پھر جوش مخالفت نے زور کیا اور قریب تھا
کہ سب سے پکار کے کہہ دے کہ مین سلطانہ کے ساتھ ہرگز شادی نہین کر سکتا۔ اور
وزیر فرنان نے میری طرف سے جو کچھ کہا جھوٹ غلط اور بالکل بے بنیاد ہے۔ مگر ساتھ ہی دل
مین آئی کہ زبان سے اس گھڑی ان الفاظ کے نکالنے کے معنی تاج و تخت سے دستبردا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہو سنے گے ہین" آخر سوچتے سوچتے یہ بات خیال مین آئی کہ سلطانہ یا کسی کے ساتھ میری شادی بغیر پوپ کی منظوری کے نہین ہو سکتی جسکے حصول کے لیے کم از کم چھ سات مہینے کا زمانہ چاہیے۔ اس مدت مین مین تمام ارکان دولت اور سرداران فوج کو اپنے موافق بنا لون گا اور اس وقت سلطانہ کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کردون گا تو میرا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ مین آج ہی سے معزز عہدون ذمہ داری کی خدمتون اور فوج کی افسریون پر اپنے دوستون اور اپنے بھروسے کے لوگون کو مقرر کرنا شروع کردون گا اور چھ مہینے کے اندر ایسا کردون گا کہ میرا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ ضیا کو سمجھا دون گا کہ جو کچھ ہو رہا ہے صرف زمانہ سازی کے لیے ہے۔ تاکہ سلطانہ دبی رہے اور مین اسکو غافل کرکے ساری رعایا اور تمام معزز لوگون کو اپنے موافق بنا لون چند روز مین قوت پیدا کرکے مین تم سے شادی کرون گا اس وقت میرا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا"

تاہم اس کے دل مین اس وقت عجیب بیقراری تھی۔ رہ رہ کے سینے مین کچھ ایسے مضطربانہ خیالات جوش مارتے تھے کہ ڈرتا تھا کہین میری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکل جائے جو اس موقع و محل مین نامناسب و غیر موزون ہو۔ چنانچہ اہل دربار کی نذرین لیتے ہی اُس نے برخاست کا حکم دیا۔ سب لوگ آداب بجا لاکے رخصت ہو گئے اور سلطانہ اور اُسکی مان بھی اُٹھ کے چلی گئین"

نوان باب

پولٹیکل شادی

اب دربار کا ہال تمام لوگون سے خالی ہے ایک وزیر فرنان باقی ہے اور چوبدار و منتظمین دربار الفانسو نے ان سب کو بھی باہر جانے کا حکم دیا۔ اور اُن کے جاتے ہی چالاک وزیر فرنان کو اپنے پاس بلایا۔ اور سخت برہمی اور طیش سے کہا "آپ نے خدا کی قسم مجھے دغا دی۔ کیا اپنی ان مفسدانہ تدبیرون سے آپ سمجھتے ہین کہ مین سلطانہ سے شادی کرلون گا ہرگز نہین۔ یہ قیامت تک نہ ہو گا۔ وہ لڑکی جس کی مان نے میرے باپ کو بیگناہ قتل کرایا جو نہایت درجہ کی بدکار و زانیہ ہے اسکے ساتھ مین شادی کرون غیر ممکن ہے اسکی صورت دیکھتے ہی میری آنکھون مین خون

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اثر آتا ہے"۔

وزیر دست بستہ سامنے کھڑے ہو کے ان کلمات جوش اور الفاظ غیظ و غضب کو تحمل و خاموشی سے سنتا رہا اور جب دیکھا کہ بادشاہ کی زبان اپنے دل کا بخار اچھی طرح نکال چکی ہے تو بولا "حضور ابھی بچے ہیں۔ اور اپنے نیک و بد سے ناواقف سلطانہ کے ساتھ شادی سے انکار کرنے کے معنی دوسرے الفاظ میں تاج و تخت سے دست بردار ہونے کے ہیں"۔ اتنا کہتے ہی بغیر اس کے کہ الفانسو کی زبان سے جواب سننے کا انتظار کرے دوسری طرف لپک کے کسی اور ضروری کام میں مصروف ہو گیا۔

الفانسو: "یہ شخص کس قدر چالاک اور ہوشیار ہے! جانتا ہے کہ میرا جواب زیادہ سخت اور فیصلہ کن ہو گا۔ اس لیے اس کی نوبت ہی نہ آنے دی۔ اور ٹال گیا"۔ پھر دل میں کہا "اچھا اب مجھے بھی وہی اصول اختیار کرنا چاہیے جس کے بغیر دنیا کسی کو چین نہیں لینے دیتی میرا خیال تھا کہ راست بازی اور ایمانداری سے ہر کام کو انجام دوں گا۔ اور جہاں تک بنے گا سازش اور مکاری سے بھاگوں گا۔ مگر دنیا تو مکار ہے۔ اور مکاری سے خوش رہتی ہے۔ وزیر فرمان مجھے مکار بنانا ہے تو میں بھی اسکے لیے تیار ہوں۔ اب میں سلطانہ سے بہت ہی گھل کے ذوق و شوق سے ملا کروں گا۔ اسے اپنی محبت کا یقین دلا دوں گا اور اُسے بھیا رونی ہی بھیا رونی میں رکھ کے ملک میں اپنا اثر بڑھا لینے کے بعد اس طرح نکال باہر کر دوں گا کہ وہ بھی یاد کرے گی"۔

دربار کے بعد وہ قصر شاہی ہی میں رہا اس لیے کہ امرا اور نوابوں کے پے در پے آنے۔ وزرا و عہدہ داران سلطنت سے ملنے اور مہمات سلطنت کی مصروفیت میں کئی دن تک اپنے پرانے مکان یعنی وزیر کے قصر میں جانے کی مہلت نہیں ملی شب و روز نہیں رہا۔ اور جتنی دفعہ لیوران و سلطانہ ملنے کو آئیں بڑی گرمجوشی سے ملا۔ لیوران کی حد سے زیادہ تعظیم کی اور سلطانہ سے لگاوٹ کی باتیں کیں اظہار عشق و محبت کیا۔ یہاں تک کہ تخت نشینی کے تیسرے ہی دن سلطانہ نے چند ناز و غمزے کے منہ چھو لیا۔ اور کہا "دو ہی دن میں تمھارے عشق نے مجھے بیتاب و بیقرار کر دیا ہے۔ آخر یہ فراق و جانگدازی کی پہاڑ سی گھڑیاں کب تک جھیلنی ہوں گی؟"

الفانسو: "کوئی اندیشہ کی بات نہیں۔ انتظار شوق و محبت کو بڑھاتا اور مضبوط

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کرتا ہے۔خود میری یہ حالت ہو کہ جب تم سامنے نہیں ہوتیں میری یہ پرحسرت آنکھیں تمھاری پیاری جادو بھری صورت کو ڈھونڈھا کرتی ہیں۔جانتا ہوں کہ تمھارے سوا اور کوئی نازنین صقلیہ کی ملکہ نہیں ہو سکتی۔مگر مجھے ایسی مجبوریاں ہیں کہ نہ میرا بس ہے اور نہ تمھارا۔بغیر حضرت پاپائے مقدس کی منظوری کے ہماری تمھاری شادی ہو ہی نہیں سکتی"۔

سلطانہ "تو اسے ہزار اس کا تو مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔وہاں سے منظوری چھ مہینے میں آئے تو جانو آج آئی۔اور پھر اگر دشمنوں نے کسی قسم کی سازش کی یا خود پوپ صاحب کی کوئی غرض یا پالیسی ہوئی تو ایسے کام جان بوجھ کے برسوں اٹکا دیے جاتے ہیں۔تم نے کسی کو وہاں شادی کی درخواست دے کے بھیجا بھی ہے؟"

الفانسو "ابھی تک تو سلطنت کے متوفی کاموں سے دم لینے ہی کی فرصت نہیں ملی"۔

سلطانہ "تو کسی کو جلدی بھیجو میں کب تک تمھارے وصال کی حسرت میں تڑپا کروں گی؟"

الفانسو "تم سے زیادہ بیتاب و بیقرار میں ہوں لیکن اس کا اطمینان رکھو کہ تمھارے ہی ساتھ شادی کروں گا۔اور تم سے زیادہ حسین و جمیل مہ پارہ دنیا میں ہے کون ہے کہ تمھیں چھوڑ کے میں اس کی طرف رخ کروں گا"۔

یہ کہتے کہتے دوسری طرف نظر گئی تو کیا دیکھتا ہے کہ وزیر قرمان خاموش کھڑا ہے اور اس کے برابر اس کی نوروش بیٹی ضیا ہے جس کی رنگت اڑی ہوئی ہے۔چہرہ غصے سے تمتما یا ہوا ہے۔رسیلی آنکھیں چنگاریاں بنی ہوئی ہیں۔اور جبین ناز پہ سیکڑوں بل ہیں اسکی صورت دیکھتے ہی الفانسو کا کلیجہ دھک سے ہو گیا۔فورا ندامت سے زبان رک گئی اور بغفلت شادی کے بعد ضیا سے کہا "ایں!تم کب آئیں؟مجھے تمھارے آنے کی خبر ہی نہ ہوئی!"

ضیا "دیر سے کھڑی حضور جہاں پناہ کی باتیں سن رہی ہوں"۔

یہ رنگ دیکھتے ہی وزیر قرمان نے ضیا سے کہا "بیٹی آؤ!حضور ملک معظم سے پھر ملنا یہ ہماری سخت غلطی اور بد تمیزی تھی کہ بادشاہ کی خلوت خاص میں یوں بے تکان چلے آئے"۔یہ کہتے ہی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کے اسے دربار سے ہٹا لے گیا۔اور الفانسو حیران و مبہوت تھا کہ کیا کروں۔اور ضیا سے اب کیونکر عذر خواہی کروں گا؟افسوس میری اس وقت کی باتیں سن کے اس کے نازک دل کو بڑی چوٹ لگی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہو گی۔ بجز اب اس کے سوا کوئی علاج نہیں ہے کہ سلطانہ کو ایسی ہی دوا ایک باتین کرکے رخصت کردون۔ اور آج رات کو جاکر ضیا کو سمجھا آون گا کہ "یہ مین مکروفریب کی باتین کرتا اور سلطانہ کو دھوکا دے رہا ہون۔ تم اس کا بُرا نہ ماننا"

الفانسو انھین خیالون اور فکرون مین تھا کہ سلطانہ نے چونکا کے اپنی طرف متوجہ کیا اور کہنے لگی "یہ یاد رکھیے کہ جناب پاپاے اعظم کے پاس خالی درخواست بھیج دینے سے کام نہ چلے گا۔ وہان کے دو ایک کارڈنلون[ع] کو کچھ دے دلا کے ملانا چاہیے۔ یہ کام کسی معمولی شخص سے نہ ہو گا۔ اگر کوئی ہوشیار وزیر یہان سے بہت سے ہدیے اور تحفے لے کے جائے تو اجازت ملے گی"

الفانسو "ابھی تو مین یہان کے ایک ہوشیار اسقف کو بھیجتا ہون اگر اس سے کام نہ نکلا تو کسی وزیر کو بھی بھیج دون گا"

سلطانہ "مگر جلدی کرنا۔ مجھ سے زیادہ صبر نہ ہو سکے گا" یہ کہہ کے سلطانہ نے الفانسو سے رخصتی بوسہ بازی کرکے ہاتھ ملایا۔ اور چلی گئی۔ مکان کے باہر نکلتے ہی ذرا ٹھہر گئی۔ اور آپ ہی آپ کہنے لگی "بس معلوم ہو گیا نوعمر اور ناتجربہ کار شاہ الفانسو سلطنت ملنے کی غرض سے میرا عاشق بنا ہوا ہے۔ مگر وزیر فرنان کی بیٹی پر عاشق ہے۔ اس سے چار آنکھین ہوتے ہی اسکی رنگت بدل گئی تھی! کس قدر گھبرا گیا تھا۔ اور خود ضیا کی صورت سے کیسا غیظ و غضب اور کس قیامت کا طیش ظاہر ہوتا تھا؟ دونون ایک دوسرے کے شوق مین دیوانے ہین اور آپس مین شادی کا اقرار کر چکے ہین بغیر اسکے یہ بات نہین ہو سکتی مین کچی گولیان نہین کھیلی ہون۔ خوب سمجھ گئی اب مجھے اس کی تدبیر کرنا ہے۔ بظاہر وزیر فرنان کو نہین منظور ہے کہ ضیا کی شادی الفانسو سے ہو۔ انھون نے امان سے جو عہد کیا ہے اسے نباہ رہے ہین۔ تو مجھے اپنی غرض مین ان سے خوب مدد ملے گی۔ اُن دونون کا عشق لاکھ بڑھا ہوا ہو مگر ابھی ناتجربہ کار بچے ہین مجھ مین اور فرنان مین اتفاق ہو گیا تو ہم دونون سے نہین پیش پا سکتے۔ خیر دیکھا جائے گا۔ یہ تو مین پہلے ہی سے جانتی تھی کہ میری شادی کو عشق و محبت سے واسطہ

ع پوپ کی دینی مجلس شوریٰ کے ارکان جو بڑے بڑے مرتاض راہب اور اسقف ہوتے ہین کارڈنل کہلاتے ہین۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نہین۔ یہ صقلیہ کا ایک بڑا اہم پولیٹیکل مسئلہ ہے۔ جو حکمت عملی اور حسن تدبیر سے پورا ہو گا۔ اور خدا نے چاہا تو مجھے اور وزیر فرنان کو ضرور کامیابی ہو گی۔ یہ سوچتی ہوئی اپنے گھر گئی۔ اور دوسرے کامون مین مصروف ہو گئی۔

دسوان باب

آہ! انسان اتنی جلدی کیسے بیوفا ہو جاتا ہے!!

وزیر فرنان ضیا کو الفانسو کے سامنے سے ہٹا کے لے گیا تو گاڑی پر بیٹھ کے گھر کی راہ لی۔ راستہ مین بیٹی کی صورت دیکھی تو اُسے نہایت ہی پریشان اور مضطرب الحال پایا۔ لاڈلی بیٹی کو اس قدر دل شکستہ اور ملول و حزین دیکھ کے ڈرا کہ ایسا نہ ہو اس ناقابل برداشت صدمہ سے یہ بیمار پڑ جائے۔ یا ناکامی و نامرادی کے جوش مین کوئی ایسا کام کر گزرے جو خطرناک ہو۔ راستہ مین گاڑی پر کئی بار ادھر ادھر کی باتین چھیڑنا چاہین مگر ضیا معمولی جواب دیدینے کے سوا مطلق متوجہ نہ ہوئی۔ اور نہ اُسکی پریشانی و شکستہ دلی کم ہوئی۔ آخر فرنان نے کہا "بیٹی تم اس قدر پریشان کیون ہو؟" ضیا نے فور غم سے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ تب وزیر نے کہا "مین جانتا ہون کہ تم شاہ الفانسو کی ظاہری باتون مین پھنس کے گرفتار محبت ہو گئی ہو۔"

ضیا۔ (ندامت سے آنکھین نیچی کر کے) "انھون نے مجھ سے بڑے بڑے وعدے کیے تھے۔ اور خدا جانے کیا کیا اقرار تھے؟ جو یہان سے جاتے وقت تک تو یاد تھے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے بھول گئے۔" اتنا کہتے ہی اسکی نرگسین آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ فرنان نے یہ دیکھتے ہی بیٹی کو گود مین کھینچ کے گلے سے لگا لیا۔ آنسو پونچھے اور پیار کر کے کہا "بیٹی یہ تمھاری ناتجربہ کاری اور بچپن کی سادہ لوحی تھی جو الفانسو کی باتون مین آگئین ایسے لوگ جنھین سلطنت ملنے والی ہو اُن کے قول و قسم کا بھی کوئی اعتبار کرتا ہے؟ مصلحت اور ضرورت سارے عہد و پیمان تڑوا دیا کرتی ہے۔"

ضیا۔ "مین نے تو ان سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ شاہزادون کی بات کا اعتبار نہین ہوتا۔ مگر انھون نے قسمین کھا کے اور مضبوط عہد و پیمان کر کے میرے دل مین جگہ پیدا کر لی۔"

فرنان۔ "اسوقت الفانسو کے دل مین بیشک یہی ہو گا کہ زندگی بھر تم سے نباہین گے۔ اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کبھی اپنے قول سے نہ پھرین گے۔ لیکن تاج پوشی و تخت نشینی کے وقت جب اُنھین یہ نظر آیا کہ سلطانہ سے شادی کرتا ہون تو سلطنت ملتی ہے ورنہ نہین ایسی حالت مین کیونکر ممکن تھا کہ وہ تاج و تخت کو چھوڑ دیتے۔

ضیا: اُن کا تو یہی قول تھا کہ سلطنت کو چھوڑ دین گے۔ اور مجھے نہ چھوڑین گے"

فرنان: لڑکپن مین ایسے دعوے سب ہی کے ہوا کرتے ہین۔ مگر جب وقت آتا ہے تو وہ سب قول اور دعوے ہوا کیطرح اڑ جاتے ہین اسی امر کے لیے ہمیشہ میری یہ کوشش رہی کہ تمکو اور الفانسو کو آپس مین ملنے جلنے کا زیادہ موقع نہ دون۔ مگر میری تدبیرون کے خلاف معلوم ہوتا ہے تم مین ان مین میل جول بڑھا اور اسی غلطی کا یہ خمیازہ ہے جو آج تم بھگت رہی ہو۔ لیکن خیر زیادہ حیران نہ ہو مین نے اس کی تدبیر پہلے سے کر لی ہے کہ تم کو زیادہ پریشان نہ ہونا پڑے۔ تخت نشینی کے لیے جاتے وقت جب الفانسو نے تم سے شادی کرنے کی حامی بھری۔ اور اقرارنامہ لکھنے کے لیے وہ کاغذ اور انگوٹھی دی مین اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ یہ انجام ہونیوالا ہے۔ اور اسی خیال سے مین نے اسی دم اس کا علاج بھی سوچ لیا"

ضیا: مگر ابا جان الفانسو کو تو مجھ سے ایسی محبت تھی کہ اس کا اثر میرے دل پر پڑ گیا۔ اور بالکل اُن کی ہو گئی۔ ایسی محبت یون آناً فاناً مین مٹ جائے اس کا تو مجھے یقین نہین آتا"

فرنان: تم سے اُنھین جیسی محبت ہے اس کا حال تم نے دیکھ ہی لیا۔ تم کس قدر بھولی اور بےعقل ہو! بھلا یہ عقل مین آنے کی بات ہے کہ تمھارے لیے وہ سلطنت سے دست بردار ہو جائین گے"

ضیا: (ایک آہ حسرتناک کے ساتھ) "تو خیر اُن کے دل مین یہ بات ہے کہ ایک سے محبت کرین اور دوسرے سے شادی کرین۔ میرے دل سے تو یہ نہ ہو سکے گا۔ مین انھین کے نام پر بیٹھی رہون گی"

فرنان: کیسی بےعقلی کی باتین کرتی ہو! آج ہی چلو مین تمھاری شادی ایسے شخص سے کر دون جو عزت و دولت خوش مزاجی ناز برداری کسی بات مین کم نہین ہے"

ضیا: اس مین سب باتین ہون مگر محبت کہان سے لائے گا؟"

فرنان: (ہنس کے) "محبت! محبت تو اسے ایسی ہے کہ تمھارے لیے بیقرار ہے"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ضیا:- اُسے محبت ہو۔ مگر مجھے تو نہین "

فرمان :- "ناز برداری و جان نثاری اور لطف دانش دیکھ کے دو دن مین بخت ہو جاتی ہے۔ وزیر مرکیس تمھارے عشق مین بیتاب ہی۔ مجھے کئی بار تمھارے لیے پیام دے چکا ہی۔ اور مین نے منظور بھی کر لیا ہے۔ وہ کوئی معمولی شخص نہین خاص شاہی خاندان سے ہی۔ دولتمند ہی جوان ہی خوبرو ہے۔ اور فوج و رعایا پر سب سے زیادہ اثر رکھتا ہی۔ جس خوبی سے وہ رکھے گا۔ اور جیسی اُس کے ساتھ تم زندگی بھر خوش رہو گی یہ بات بادشاہ کی ملکہ بننے مین قیامت تک ممکن نہین ہے "

ضیا:- (برہمی کے لہجہ مین) "ابا جان یہ آپ کیا کہہ رہے ہین؟ الفانسو کے فراق کو جھیل لیجاؤن گی اپنے سارے ظلم و جور سہ لون گی۔ مگر اس کے عوض کسی اور سے شادی کرنا اس کو ہرگز نہین برداشت کر سکتی۔ میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔ میرا خون خشک ہو گیا ہی۔ میری روح بیقرار ہی اور میرے دل مین سیکڑون زخم پڑے ہوے ہین ایسی بدبخت کے ساتھ کون نباہ سکتا ہے۔ مجھے آپ سے زیادہ کہتے شرم آتی ہی۔ مگر بیحیا بن کے کہتی ہون کہ مین شاہ الفانسو پر عاشق ہون۔ عنقریب موت میری زندگی کے ساتھ میری مصیبت کا خاتمہ کر دے گی۔ اور اس وقت آپ کو اپنی نالائق بیٹی کے دل کی حالت کا یقین آئے گا "

فرمان :- "اس وقت تم پریشان ہو اس لیے ایسا معلوم ہوتا ہی۔ مگر بیٹی میرا کہنا مان لو گی تو دو تین دن مین خود ہی دیکھ لو گی کہ تمھارا دل تمھین دھوکا دے رہا تھا۔ اور وہ ایسا کمزور اور زخمی نہ تھا۔ جیسا کہ تم اسے سمجھی ہوئی تھین قطع نظر اس کے ہر سعادتمند لڑکی کا فرض ہی کہ دل پر جبر کر کے باپ کا کہنا مانے۔ اور مجھے یقین ہی کہ تم سعادتمند ہو "

اب ضیا باپ کی ضد سے خائف تھی۔ اور اس نئی آفت سے بچنے کی تدبیرین سوچ رہی تھی کہ گھر آ گیا۔ فرمان نے اُسے اسکے کمرے مین پہونچا کے کہا "اس معاملے مین تم خوب غور کر لو تھوڑی دیر کے بعد مین پھر آکے تم سے ملون گا" یہ کہہ کے چلا گیا اور ضیا اپنے کمرے مین داخل ہوتے ہی اپنی دایہ نازیہ سے لپٹ کے رونے لگی۔ نازیہ نے تسلی و دلدہی دے کے رونے کا سبب پوچھا اور اس نے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ساری سرگزشت کہہ سنائی جس پر وہ بھی بہت پریشان ہوئی اور کہا "بیٹی مین نے تو تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ شاہزادون کے قول و قسم کا اعتبار نہین مگر تم ان کے فقرے مین آگئین اور انھین دل دے دیا۔

ضیا:- "مگر وہ تو کہتے تھے کہ مین اپنے قول سے کبھی نہ پھرون گا۔ سلطنت چھوڑ دون گا۔ اور تمھین نہ چھوڑون گا"

ماریہ:- "تم بھی کیسی بھولے پن کی باتین کرتی ہو! اقرار کرتے وقت آج تک کسی نے یہی کہا ہے کہ مین اس قول کو نہ پورا کرون گا! اب تم اپنے دل کو تسلی دو۔ اور اُن کا خیال دل سے نکال ڈالو"

ضیا:- "اے یہی تو اختیار مین نہین ہے۔ الفانسو کی صورت نہ میرے دل سے ہٹتی ہے اور نہ آنکھون کے سامنے سے ہٹتی ہے جس کے دل کی یہ حالت ہو اس سے کہا جاتا ہے کہ مرکیس سے شادی کر لو"

ماریہ:- "مرکیس کے ساتھ شادی کرنے کو کون کہتا ہے؟ یہ ہو جائے تو بیٹی بہت اچھا ہے۔ اس سے اچھا دولھا صقلیہ بھر مین نہین مل سکتا"

ضیا:- "ابا جان کہتے ہین۔ اور کہتے کیا ہین مجھے زبردستی مجبور کر رہے ہین"

ماریہ:- "تو بیٹی فوراً قبول کر لو"

ضیا:- "کیسی باتین کرتی ہو! مین اور الفانسو کے سوا دوسرے سے شادی کرون! قیامت تک نہین ہو سکتا اور ہو گا تو اس سے زیادہ صدمے ہون گے۔ اس سے بڑھ کے خرابیان پیدا ہون گی اور بہت ہی بد نتیجہ ظاہر ہون گے۔ تم یقین جانو کہ اگرچہ یہ میرے بس کی بات نہین ہے۔ ابا جان جو چاہین گے ہو گا۔ لڑکی کی ذات ایک بے جان اور بے حقیقت چیز ہے۔ وہ ماں باپ کی لونڈی ہے اور انھین اختیار ہے کہ مجھے جس کے ہاتھ چاہین بیچ ڈالین۔ مگر خوب یاد رکھو کہ مین بکون گی مگر الفانسو کے سوا کسی اور کو دل دون؟ یہ نہ ہو گا"

اس کے بعد وہ دایہ سے جدا ہو کے اپنے کمرے مین گئی جس مین سے الفانسو کے کمرے کو راستہ گیا تھا کمرے کے نقش و نگار اور چور دروازے کی طرف دیکھ کے بہت روئی اور جب سیلاب اشک نکل جانے سے دل ذرا ہلکا ہوا تو اپنی حالت پر غور کرنے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

لگی۔ اور دل ہی دل مین باتون کا یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک ہی دن کی بادشاہی مین مجھے بھول گیا؟ آہ! انسان اتنی جلدی کیسے بیوفا ہو جاتا ہے۔ کیا اگلے عہد و پیمان اور قول و قسم اُسے یاد آکے نہ ستاتے ہون گے؟ آہ دنیا کی غرض اور وقتی مصلحت انسان سے ایسی ایسی بیوفائیان بھی کرا دیتی ہے! الفانسو کا ایسا سیدھا سادھا نیک دل اور دلفریب شاہزادہ اپنے قول سے پھر جائے! جیسی محبت ہم دونون مین تھی وہ یون دم بھر مین غائب ہو جائے! آہ! یہ بیوفا اور خود مطلب دنیا کا جادو ہے۔ جادو! سمجھ اور عالم اسباب سے بالکل باہر! بھلا مجھے کسی طرح بھی اس کا یقین آسکتا تھا کہ الفانسو مجھ سے بیوفائی کرے گا؟ یا وہ مجھے بھول گیا؟ قیامت تک سانہ مانتی۔ مگر اب تو اپنی آنکھون سے دیکھ لیا۔ سلطانہ سے اُس نے دو ہی چار جملے کہے تھے مگر آہ کس قیامت کے جملے؟ جنھون نے میری ساری زندگی کو خاک مین ملا دیا۔ خوشی ہمیشہ کے لیے مجھ سے رخصت ہو گئی آہ! اسکے اسی سلوک کیوجہ سے مرکیس کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیجاتی ہون! کیا اس شادی سے بھی کوئی بڑا سخت عذاب میرے لیے ہو سکتا ہے؟ آہ! ظالم! تو نے مجھے تباہ کر دیا۔ اپنی محبت کے جال مین پھانس کے میری مٹی خراب کر دی۔ کاش مین مرجاتی مرکیس کی بلا سے چھوٹ جاتی۔ اور سلطانہ کو تیرے ہم پہلو دیکھنے کی کوفت نہ اُٹھاتی“

اب جوش دل بہت ہی بڑھ گیا تھا۔ اپنی زندگی خراب ہونیکے خیال نے یہ آرزو دل مین پیدا کر دی کہ جس طرح میرا عیش خاک مین ملا ہے۔ اسی طرح الفانسو کا عیش بھی خاک مل جائے بے اختیار جل جل کے اور طیش مین آکے اسے کوسنے لگی۔ اور یہ خوفناک کلمات اُسکی زبان پر تھے ”بیوفا بے درد الفانسو! یہ سلطانہ خدا کرے تیرے لیے کلیجہ چبانے والی ڈائن بنجائے۔ اس کا لعاب دہن تیرے لیے زہر ہلاہل ہو جائے۔ اس سلطنت اور اس تاج و تخت سے تو کبھی لطف نہ اُٹھائے۔ یہی تیرے حق مین عذاب الہی ہو۔ اور ساری دنیا تجھ پر لعنت بھیجتی رہے۔ ہائے جیسا تو نے مجھے ستایا ہے ویسے ہی قسمت تجھے ستائے۔

ع تو بھی ٹھنڈا نہ رہے دل کے جلانے والے۔

ہائے کیا کرون کہ تجھ سے اپنی محبت کی بے قدری کا بدلہ ملے اور مجھے قرار آئے؟ کیا خودکشی کر لون؟ زہر نہین مجھے خنجر کے پانی سے دل کی جلن مٹاؤن؟ یا زہر کا جام پی لون تاکہ وہ شیشۂ دل کی رہی سہی کھٹکنے والی کرچون کو گھلا کے بہا دے

لیکن اس سے ظالم تو اور مطمئن ہو جائے گا۔ اور بے کھٹکے بیٹھ کے آرام کرے گا۔ تو پھر انتقام کی اور کون تدبیر ہے؟" دل سے بار بار انتقام کی تدبیر پوچھتی تھی اور جواب نہ ملتا تھا۔ جب اس کا کچھ جواب نہ ملا تو انتہا درجے کی یاس و ناامیدی کے خیالات باقی رہ گئے۔ جن کے بعد سوا زار و قطار رونے کے کچھ نہ تھا۔ تاہم اسی سوال کو بار بار زبان سے دوہراتی تھی اور پھوٹ پھوٹ کے روتی تھی یہاں تک کہ کمرے کا دروانہ کھلا۔ اور ماریہ نے آ کے کہا "آپ کے ابا جان آئے ہیں" سنتے ہی وہ گھبرا کے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ وزیر قزمان اندر داخل ہوا۔ اور دل شکستہ ضیا نے نہایت ہی حیرت سے دیکھا کہ وزیر کے ساتھ الفانسو کی نئی محبوبہ سلطانہ بھی ہے!"

گیارھواں باب

غمناک شادی

سلطانہ کو اپنے گھر میں دیکھ کے ضیا بھوچکی ہو کے رہ گئی نقش حیرت بنی ہوئی تھی۔ برہمی اور حیرت کے جوش ایک میں ملے ہوئے تھے۔ اور کوئی لفظ زبان سے نہ نکلتا تھا۔ اتنے میں قزمان نے کہا بیٹی خوش اور شکر گزار ہو کہ تمھاری ملکہ تم سے ملنے اور تمھارے ساتھ ہمدردی کرنے کو آئی ہیں۔ مگر ضیا کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ آخر چالاک سلطانہ نے خود ہی بڑھ کے ضیا کو گلے لگا لیا اور ایسی قوت کے ساتھ بھینچ کے لپٹایا کہ ضیا نے اس کے آغوش سے چھوٹنے کے لیے لاکھ ہاتھ پاؤں مارے کچھ زور نہ چلا۔ اور جب مزاحمت میں ہار کے اُس نے ہاتھ پاؤں ڈال دیے تو سلطانہ نے کہا "ضیا تم میری چھوٹی بہن ہو۔ اور میں تمھاری ہمدردی کے لیے آئی ہوں میری نسبت کوئی خیال ہو تو اسے دل سے نکال ڈالو"

ضیا۔ (حیرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہوے) "آپ مجھ سے کیا ہمدردی کریں گی؟"

سلطانہ۔ "اب بیٹھ جاؤ تو ہم اطمینان سے باتیں کریں" سب قریب قریب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اور سلطانہ نے کہا "بہن ضیا۔ آج صبح میں تمھارے چشم و ابرو سے تمھارے دل کی حالت پہچان گئی۔ مجھے طیش اور بادشاہ کی نادم آنکھوں نے مجھ سے صاف صاف کہہ دیا کہ تم میں ان میں کیا تعلقات ہیں اور کیسے کیسے عہد و پیمان ہو چکے ہیں؟"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ضیا۔ (باپ کی موجودگی بھول کے) "ہان آپ پہچان گئین اور اس عہد و پیمان کو بادشاہ کے دل سے مٹا کے آئی ہین کہ میرے دل سے بھی مٹا دین؟"

سلطانہ۔ "تمھارے اس فقرے کا تعلق جہان تک تمھاری ذات سے ہے مین اُسے تسلیم کرتی ہون۔ مگر شاہ الفانسو کے دل پر مین نے ذرا بھی اثر نہین ڈالا مجھ پر عشق ظاہر کرنے مین انھین نے سبقت کی اور مین نے دل پر جبر اور زبردستیان کر کے ان کی درخواست قبول کی یقین جانو کہ اس معاملہ مین مین نہایت بے پروا رہی اور بے پروا کرنے کی وجہ ہی کیا تھی؟ مجھے معلوم تھا کہ جس کسی کو تاج و تخت کی ہوس ہو گی جھک مار کے میری خوشامد کریگا۔"

ضیا۔ (اور زیادہ متحیر ہو کے) "آپ کو خدا نے یہ بھی کمال دیا ہے کہ جس سے دل نہ ملتا ہو ملا لیجیے جس سے ذرا بھی محبت نہ ہو اس پر عاشق ہو جائیے۔"

سلطانہ۔ "پیاری بھولی بہن تم ابھی بچہ ہو۔ اور تم نے دنیا نہین دیکھی ہے۔ عشق و محبت دل ملنا اور نہ ملنا معمولی لوگون اور ادنیٰ طبقہ والون کی باتین ہین۔ ہم لوگون کی شادی کو عشق و محبت یا اُنس و الفت سے کیا لگاؤ؟ ہماری شادیان ملک کا ایک پولیٹکل معاملہ ہوا کرتی ہین ہم اپنی غرض دیکھ کے دل ملا لیتے ہین اور کسی ملکی پالیسی سے نکاح کرتے ہین۔ مجھے معلوم تھا کہ سلطنت کی آرزو ہو گی تو خود ہی ناک رگڑتے آئین گے۔ اور اُنھین یقین تھا کہ اس سے شادی نہ کی تو تاج و تخت سے محروم رہ جاؤن گا۔ نتیجہ یہی ہوا کہ الفانسو خوشامد کرتے اور عاشقی کا دم بھرتے ہوے آئے اور مین بھی یہ سوچ کے کہ انکار کرون گی تو حکومت نہ نصیب ہو گی ان پر عاشق بن گئی۔ یہ بات اپنے دل سے نکال ڈالو کہ مین نے تمھارے عاشق کو تم سے چھین لیا۔"

ضیا۔ "نہین مجھے آپ سے شکایت نہین شکایت تو اس سے ہے جس نے میرے سادے دل کو فریب دے کے میری زندگی خراب کی۔ اور میرا عیش ہمیشہ کے لیے مٹا دیا۔"

سلطانہ۔ "اُن کی بھی شکایت نہ کرو۔ بلکہ ان سے بدعہدی اور بیوفائی کا انتقام لو۔"

ضیا۔ "ہائے کیسے انتقام لون! یہ تو میرے اختیار مین نہین ہے!"

سلطانہ۔ "تم بہت آسانی سے انتقام لے سکتی ہو۔ اُن کے سامنے اور اُن کو دکھا کے دوسرے سے شادی کرو۔ ان کے سامنے اُس دوسرے شخص کی بغل مین بیٹھ کے اپنے چہرے سے اطمنان ظاہر کرو۔ ایک بادشاہ کے لیے اس سے زیادہ ذلت و تکلیف کی بات نہین

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہو سکتی کہ اُسکی محبوبہ دوسرے کی بغل مین ہو"۔
ضیا:۔ "اس طرح آپ انتقام لے سکتی ہین مین نہین لے سکتی۔ مگر ابا جان کا حکم ماننا ہی پڑے گا"۔
سلطانہ:۔ "مجھے بڑا تعجب ہو کہ تم تو شاہ الفانسو پر اس قدر فریفتہ ہو۔ اور اُن کے دل کا یہ حال ہو کہ جیسے اُس پر کچھ اثر ہی نہین۔ آج ہی تمھارے چلے آنے کے بعد مین نے اُن سے کہا تھا کہ تمھارا دل مجھ سے کیونکر مل سکتا ہے؟ اس لیے کہ معلوم ہوتا ہو تم کو ضیا سے محبت ہو۔ میری زبان سے یہ سنتے ہی گھبرا سے گئے پھر قسمین کھانے لگے کہ تم پر بھلا اُسے ترجیح ہو سکتی ہو؟ اس سے اسی وقت تک راہ و رسم تھا جب تک تم سے سابقہ نہین پڑا تھا۔ اب تمھارے حسن کے آگے کون ٹھہر سکتا ہے؟ مین اپنے حسن کی تعریف نہین کر رہی ہون۔ مگر تمھین بتاتی ہون کہ تمھاری طرف سے اُن کے دل کا کیا حال ہو"۔
ضیا:۔ "ان کے دل کا جو کچھ حال تھا مجھے معلوم ہی ہو گیا۔ خیر وہ جیسے ہون مین مین تو زندگی بھر انھین کو یاد کر کے تڑپا کرون گی"۔
سلطانہ:۔ "ضیا مین تمھارے شوہر کو تم سے چھیننا نہین چاہتی۔ اور نہ مجھے اُن سے محبت ہو۔ اگر تم یہ نہین دیکھ سکتین کہ مین اُن کی بی بی بنون تو مین بڑی خوشی سے الگ ہونے کو تیار ہون۔ ادھر دو ایک دن مین اُنھون نے میرے دل پر اپنا جو کچھ اثر ڈالا ہے اُسے بہت آسانی سے مٹا دون گی۔ لیکن ہان مجھے میرے ماموں کی وصیت سے جو حق ملا ہو اُسے نہین چھوڑ سکتی۔ مین اُن کے عوض اُن کے بڑے بھائی ڈان رادرق سے شادی کر لون گی۔ مین نے تو صاف صاف کہہ دیا کہ مین محبت کے لیے شادی نہین کرتی۔ مین تو صقلیہ کی ملکہ بننا چاہتی ہون۔ میرے لیے سب برابر ہین۔ وہ نہین ان کا بھائی سہی"۔

ضیا تھوڑی دیر پہلے الفانسو کو کوس رہی تھی۔ مگر سلطانہ نے یہ خیال ظاہر کیا تو بیتاب ہو گئی۔ اور گھبرا کے کہا۔ "نہین۔ ایسا نہ کرنا۔ مین یہ نہین چاہتی کہ میری وجہ سے الفانسو کو کوئی نقصان پہنچے۔ یا وہ تخت و تاج کی آرزو سے محروم رہ جائین۔ مجھے تکلیف ہو گی۔ زندگی بھر کف افسوس

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ملون گی۔ مگر جس طرح ہو گا جھیل لیجاؤن گی۔ ان کو تکلیف نہ ہو۔ تم ضرور ان سے شادی کرو۔"

سلطانہ۔ "تم خوشی سے اجازت دیتی ہو؟"

ضیا۔ "ہان الفانسو کی یہی خوشی ہے تو تمھین خوشی سے اجازت دیتی ہون۔" یہ جملہ ضیا نے دل پر صبر کی سل رکھ کے کہہ تو دیا۔ مگر آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے۔"

سلطانہ۔ "تم نے تو اجازت دیدی مگر اُن پر کیسے بھروسہ کرون؟ چار روز کے بعد مجھے چھوڑ کے الگ ہو جائین تو کیا کرون گی؟"

ضیا۔ "اس کی مین کیا تدبیر بتا سکتی ہون؟"

سلطانہ۔ "مگر مین اس کی تدبیر جانتی ہون۔ وہ یہ کہ تم مرکیس سے شادی کر لو۔ جب تک یہ نہ ہو گا مجھے اب ان کی طرف سے اطمینان نہین ہو سکتا۔ اب تو اسی پر فیصلہ ہے۔ تم اگر الفانسو کو سلطنت دلوانا چاہتی ہو تو مرکیس کی دولھن بنو۔ اور اگر تمھین یہ نہین منظور ہے تو الفانسو کے بادشاہ بنانے کے لیے مین اپنی زندگی نہین خراب کر سکتی۔"

وزیر فرمان اس وقت تک بیٹھا خاموش سُن رہا تھا۔ اب موقع دیکھ کے بولا "ملکہ آپ اس بارے مین آپ تردد نہ کرین۔ میری بیٹی نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ سعادتمند بیٹی ہے۔ اور میرے کہنے سے باہر نہ ہو گی۔ یہ بھی اسے معلوم ہے کہ مین مرکیس کو قول دے چکا ہون اور ضیا سے مجھے یہ نہین امید کہ مجھے ذلیل کرائے گی۔"

باپ کی زبان سے یہ تجویز جو جبر یہ حکم کی شان رکھتی تھی سن کے ضیا کا دل بھر آیا۔ زار و قطار رونے لگی۔ اور پھر آنسو پونچھ کے کہا: مین نے خود ہی دل مین ٹھان لی ہے کہ ابا جان کے کہنے کے مطابق مرکیس سے شادی کر کے الفانسو کو جلاؤن گی اور گو کہ اس مین میرا رنج والم بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ مگر تھوڑی بہت خراش اُن کے دل مین بھی تو آئے گی۔ میرے انتقام کے لیے یہ بھی بہت ہے۔"

سلطانہ۔ "بہن ضیا! تمھاری یہ سعادتمندی اور عقلمندی کا فیصلہ سُن کے مین بہت خوش ہوئی اور تمھاری اس شرافت کی قائل ہو گئی کہ الفانسو کی تاجداری کی ہوس پر تم نے اپنی خوشی کو قربان کر دیا۔ اب آؤ ہم تم منہ بولی بہنین بنجائین۔ مین تمھاری شادی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کرون اور تم میری شادی کرنا۔ دونون شادیان قریب قریب ایک ہی طریقہ کی ہون گی اس لیے کہ محبت کو دونون مین سے کسی مین دخل نہین ہو۔ دونون کسی دوسری غرض اور مصلحت سے ہون گی۔ اور خدا نے چاہا تو کامیاب رہین گی۔"

ضیا:" آہ! یہ مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ تم میری شادی مین شریک ہو مگر مجھ سے تمھاری شادی مین نہ شریک ہوا جائے گا۔"

سلطانہ:" تمھین اختیار ہو۔ مگر مین تو تمھاری شادی اپنے ہاتھ سے کرون گی۔ مین ہی تمھین عروسی کے کپڑے پنھاؤن گی۔ مین ہی تم کو دولھن بنا کے گرجے مین لیجاؤن گی۔ مین ہی اس شادی مین تمھاری سہیلی بن کے تمھارے ساتھ رہون گی۔ مین ہی تم کو دولھا کی خلوت مین پہونچاؤن گی۔ اور مین ہی کوشش کر کے تم دونون کے دلون کو ملاؤن گی۔"

وزیر فرنان کا خیال تھا کہ ضیا دل سے مرکیس کے ساتھ شادی کرنا ہرگز پسند نہ کرے گی۔ ہان یہ ممکن ہے کہ بچپن کی مزاجی کمزوری سے اس پر میرے کہنے اور سمجھانے کا کچھ اثر پڑ جائے۔ اور گفتگو مین مجبور ہو کے قبول کرے۔ مگر وہ قبول کرنا چند ہی ساعت کے لیے ہو گا۔ اس کے بعد الفانسو سے ملی اور ہاتھ سے گئی۔ اور اس سے ملاقات نہ بھی ہو تو دوسرے وقت خود ہی بدل جائے گی۔ اور انکار کرنے لگی گی۔ اس لیے اگر کسی وقت وہ جھوٹون بھی منظور کرے تو فوراً مرکیس سے شادی کر دیجائے۔ اسی خیال سے اس نے شادی کا کل سامان فراہم کر لیا تھا۔ اور جیسے ہی اسے شادی پر راضی دیکھا بولا "تو پھر اب تاخیر کی کیا ضرورت ہو؟ یہان کے اسقف کو مین نے بلا ہی لیا ہے مرکیس عروسی کپڑے پہن کے آگئے ہین۔ اور میرے کمرے مین بیٹھے ہوے ہین۔ ضیا کے لیے مین نے عروسی کا جوڑا تیار کرا لیا ہو۔ اور نکاح کے لیے ہمارے محل کا گرجا موجود ہے۔ عروسی لباس پنھا کے ضیا کو لے چلین اور اسی وقت شادی ہو جائے۔"

ضیا:" (بدحواسی کے ساتھ) "اسی وقت!"

فرنان:" ہان اسی وقت جب فیصلہ کر لیا کہ ایک کام ہونا چاہیے تو اسی وقت انجام دیدینا چاہیے۔ ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست!"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سلطانہ:۔ "آپ کی اِس خوش انتظامی سے مین بہت خوش ہوئی۔ تو میری بہن کا عروسی جوڑا منگوائیے"۔ حکم ہوتے ہی وزیر فزان کا درزی ایک نہایت ہی نفیس لباس عروسی لے آیا جسے سلطانہ نے بہت پسند کیا۔ اور ضیا کو اپنے ہاتھ سے پنھایا۔ ضیا روتی جاتی تھی اور شادی کے کپڑے پہنتی جاتی تھی۔ گرجے مین تیاری کا حکم پہلے ہی سے دے رکھا گیا تھا۔ سب لوگ شکستہ دل اور حرمان نصیب دولھن کو گرجے مین لے گئے ادھر سے وزیر مرکیس دولھا بنا ہوا آ گیا۔ دونون دولھا دولھن گرجے مین قربان گاہ کے سامنے برابر کھڑے کر دیے گئے۔ اور اسقف نے جھٹ پٹ حسب رسوم مروجہ نکاح کر دیا۔ فزان اور سلطانہ اس شادی سے بیحد خوش ہوے۔ سلطانہ نے ضیا کو پھر اُسکے کمرے مین پہونچا دیا۔ وہان دیر تک اس کا دل بہلاتی اور اس سے تسلی و دلدہی کی باتین کرتی رہی۔ پھر جھک کے اُسکے کان مین کہا "اب اس وقت مین جاتی ہون۔ مگر تم گھبرانا نہین۔ مین رات کو پھر آؤن گی۔ اور مین ہی تم کو تمھارے دولھا سے ملاؤن گی"۔ یہ کہہ کے سلطانہ چلی گئی۔ اور اسکے جاتے ہی تنہا بیٹھ کے ضیا نے رونا شروع کیا۔ اور جب خوب رو چکی تو سر اوپر اُٹھا کے درگاہ الٰہی مین عرض کیا "خداوندا! مجھ مین تحمل و برداشت کی قوت پیدا کر۔ والد کے اور اُن سب کے کہنے سے مین نے یہ آفت اپنے سر لے تو لی ہے۔ لیکن مجھ مین اس کے اُٹھانے کی طاقت نہین!"

بارھوان باب

ہولناک شب عروسی

وزیر فزان کے حکم سے ضیا کی مصری مشاطہ نے سب عروسی کے لیے اس کا سنگھار کرنا شروع کیا۔ وہ ضیا کی زلفون مین کنگھی کر رہی تھی۔ اور ضیا کی آنکھون سے آنسوؤن کا دریا بہہ رہا تھا۔ روتے روتے اپنی مشاطہ سے کہا "مرجانہ! تم مصری ہو نہ مرجانہ؟ تم نے سنا ہوگا کہ اگلے دنون ہر سال مصر کی ایک کنواری لڑکی کو بناؤ سنگھار کر کے اور دولھنون کی طرح خوب سج کے دریاے نیل پہ بھینٹ چڑھا دی جاتی تھی"۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مرجانہ "جی ہان یہ تو مشہور بات ہی۔ جب تک مسلمانون نے قبضہ کیا ہی اسوقت تک یہ رسم کا دستور جاری تھا۔ یہان تک کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے خبر پا کے امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کی ممانعت کر دی۔ اور دریاے نیل کے نام ایک خط لکھ کے عمرو بن عاص کو بھیجا اور حکم دیا کہ اسے دریاے نیل مین ڈالدین۔ پھر اس کے بعد سے بغیر ایسی بھینٹ چڑھائے آپ سے آپ دریا مین طغیانی ہونے لگی"۔

ضیا "مگر یہان ابتک یہ رسم جاری ہے مصر کی کنواری لڑکیون ہی کیطرح آج حسرت و اندوہ کے آتشین سمندر پہ چڑھانے کے لیے میرا سنگھار ہو رہا ہے"۔

مرجانہ "نہین بی بی۔ ایسا نہ کہو۔ آپ کے دولھا آپ کے لیے آنکھین بچھائین گے۔ اور آپ کے ابا جان ہمیشہ آپ کا ہر شوق پورا کیا کرین گے"۔

ضیا "یہ میری تمنا ہی تو پوری ہو رہی ہے"۔ اب شام ہونے کو تھی آفتاب قصر کے مغربی پہلو پر تھا کہ سلطانہ آ گئی۔ حسرت نصیب ضیا کو گلے لگایا اُس کی اشکبار آنکھون کے بوسے لیے پھر اسکے حکم سے حسین و خوبرو لونڈیون نے دف بجا بجا کے ناچنا گانا اور نغمۂ مبارکباد سنانا شروع کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سلطانہ اُسے خاص کمرے مین لے گئی جس مین اس نے مصری کاریگرون سے نقش و نگار اور آراستہ بنایا تھا۔ چونکہ یہ کمرہ سب سے زیادہ آراستہ تھا۔ سلطانہ نے اُسی کو حجلۂ عروسی قرار دیا۔ اور پھر مرکیس کو لا کے اُس سے ملا یا۔ دیر تک مذاق اور لطف کی باتین کرتی رہی اور اپنے نزدیک خوب اطمینان کر لینے کے بعد ضیا سے رخصت ہو کے چلی گئی۔ مرکیس کو ضیا نے آج ہی پہلے پہل قریب سے دیکھا تھا۔ پہلے جب کبھی سامنا ہوا دور ہی سے ہوا۔ مرکیس کبھی قریب نہین آیا تھا۔ آج شادی کے وقت البتہ دونون گرجے مین برابر کھڑے کیے گئے تھے۔ مگر لوگون کے ہجوم اپنی برہم مزاجی و حسرت نصیبی اور دلی نفرت و وحشت کی وجہ سے ضیا نے اُسکی طرف آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھا تھا۔

سلطانہ کے جاتے ہی مرکیس نے بیتابانہ شوق اور حد سے گذرے ہوے جوش کے ساتھ آ کے ضیا کے پہلو مین بیٹھنا چاہا۔ ادھر مرکیس نے مسہری پہ قدم رکھا اور ادھر ضیا اُٹھ کے بستر خواب سے دور ایک چھوٹی سی چوکی پہ جا کے بیٹھ گئی اور منھ چھپا لیا۔ مرکیس نے وہان جا کے زبردستی منہ کھلوایا تو ایک شگفتہ مزاج اور ارمانون

سے بھری ہوئی دولھن کے عوض ایک غمناک وسراپا یاس نازنین کو حسرت واندوہ
سے آنسو بہاتے دیکھا۔ یہ حالت دیکھ کے اُسے تعجب ہوا۔ مگر خیال گزرا کہ لڑکیان عموماً
اپنے والدین اور میکے کے چھوٹنے پر رویا کرتی ہین۔ اس لیے بڑھا کہ اُسکی تسلی و
دلدہی کرے۔ اور دم دلاسے سے پھر بچھونے پر لائے۔ مگر ضیا نے روکا اور قسم
دلائی کہ "ادھر ہی رہو۔ اور میرے قریب نہ آؤ"۔ مرکیس نے اس حزن وملال کا
سبب پوچھا تو جواب ملا کہ میرا جی نہین اچھا ہی"۔ دریافت کیا کہ آخر کیا شکایت اور
کیسی تکلیف ہی؟" بولی "کلیجے مین درد ہی۔ اور آنکھون مین کھٹک ہی"۔ لیکن یہ کہتے
ہی اور زیادہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی اور جوش گریہ اس قدر بڑھا کہ جواب دینے
کی تاب نہ تھی۔ کچھ دیر تک مرکیس یہ منظر دیکھ کے پریشان رہا۔ پھر کہا "آخر کب تک روتی
رہو گی؟ اور جی نہین اچھا ہی تو یہان پلنگ پر آکے لیٹو"۔ بولی "مین یہین اچھی ہون"
اور پھر قسمین دلانے لگی کہ "مجھے یہین پڑا رہنے دو"۔ کہا "اچھا میرا ہونا ناگوار ہی تو تمھاری
پیش خدمتون کو بلا دون؟" ایک آہ کے ساتھ جواب دیا "نہین۔ مجھے نہ خادمہ کی
ضرورت ہی نہ پیش خدمت کی بس تم اتنی عنایت کرو کہ مجھے میرے حال مین پڑا رہنے
دو۔ مجھ سے بولو چالو نہین"۔ اتنا کہا اور پھر رونا شروع کر دیا۔

آخر مرکیس اپنی تمام کوششون مین تھک گئے اور مجبور و مایوس ہو کے پلنگ
پر اکیلا لیٹ رہا۔ اور دل مین سوچنے لگا کہ ضیا کی اس پریشانی اور اس کے حد
سے گذرے ہوے رنج و اندوہ کا سبب کیا ہے؟ خیال گزرا کہ معلوم ہوتا ہے
کسی اور نوجوان سے اس کا دل اٹکا ہوا ہے۔ اور میری صحبت کو نہین پسند کرتی۔
جو جو وہ غور کرتا تھا یہی خیال غالب آتا جاتا تھا۔ آخر اسے بہت ہی صدمہ ہوا
کہ "مجھے بدنصیبی سے جورو بھی ملی تو ایسی جو کسی اور پر فریفتہ اور مجھ سے متنفر ہی!
دیکھیے اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ افسوس شادی کر کے میری جان اور عذاب مین
پڑ گئی"۔ اب اس نے اس پر غور کرنا شروع کیا کہ وہ کون ہی جس پر اس کا دل آیا
ہوا ہے؟ وہ کس حیثیت کا آدمی ہے؟ کوئی ادنی درجے کا شخص ہی؟ میرا ہم رتبہ
اور میرے برابر والا ہے؟ یا کوئی مجھ سے بھی بڑا معزز شخص ہی؟" لیکن اس بات
مین اسکی ذہنی جستجو بے نتیجہ رہی۔ اور گھبرا کے دل مین کہا "کوئی ہو میری تو زندگی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

خراب ہوئی"۔

اب پچھلا پہر تھا ضیا اپنے اسی کونے مین بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ اور مرکیس پلنگ پر پڑا دریاے افکار مین غرق اور نہایت ہی بدمزگی و بے لطفی سے کروٹین بدل رہا تھا۔ نیند دونون پر حرام تھی۔ یکایک مرکیس کو کچھ آہٹ اور کسی کے پاؤن کی چاپ معلوم ہوئی۔ دل مین کہا یہان کون آیا؟ مین تو کمرے کا دروازہ بند کرکے لیٹا تھا! فوراً آنکھین کھول دین اُٹھ بیٹھا۔ اور حیرت سے دیکھا کہ شمع خاموش ہے۔ اور اندھیرا چھایا ہوا ہے اس پر اور حیرت ہوئی۔ اور دل مین سوچنے لگا کہ یہ چراغ کیسے گل ہوگیا؟ اتنے مین کان مین آواز آئی کہ جیسے کوئی دبی آواز سے آہستہ آہستہ پکار رہا ہے "ضیا! ضیا!"۔ اب اس مین ضبط و تحمل کی تاب نہ تھی۔ بڑھ کے تلوار اُٹھائی۔ اور اُسے کھینچ کے جدھر سے آواز آئی تھی اس طرف چلا کہ اس بدمعاش شخص کو جو میری موجودگی مین میری بی بی سے ملنے کو آیا ہے اس کی بدمعاشی کی سزا دون۔ یکایک تلوار کسی اور کی تلوار سے لڑی۔ طیش مین آکے جھپٹا۔ مگر کسی کے زور سے بھاگنے کی آواز سنائی دی جو یک بیک غائب ہوگیا۔ اور مرکیس بے تکان بڑھنے کے باعث سامنے کی دیوار سے ٹکرا کے زخمی ہوگیا۔

اب مرکیس کے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی۔ سارا کمرہ ڈھونڈھ ڈالا۔ مگر کہین کسی کا پتہ نہ تھا۔ لپک کے دروازے کے پاس گیا۔ اسے بالکل بند دیکھ کے اور وحشت ہوئی۔ فوراً کنڈی کھول کے باہر نکلا اور غل مچانے لگا۔ چارون طرف سے لوگ شمعین اور مشعلین لیے کے دوڑے۔ اور مرکیس نے ایک شمعدان ہاتھ مین لے کے سارا کمرہ ڈھونڈھ ڈالا۔ مگر کہین کسی کا پتہ نہ تھا۔ اب اس کی عقل چکر مین تھی کہ یہ کون تھا؟ کدھر سے آیا؟ اور کہان غائب ہوگیا؟ دل مین آئی کہ خود ضیا سے پوچھون شاید اس سے پتہ چلے۔ مگر سوچا کہ اس معاملہ مین اس کی سازش ضرور ہے۔ جانتی بھی ہوگی تو نہ بتائے گی۔

آخر نہایت پریشانی کے ساتھ کمرے سے نکل کے وزیر قرمان کے پاس دوڑا گیا قصر مین غل سن کے وزیر بھی جاگ اُٹھا تھا۔ اور لوگون نے دوڑ کے مرکیس کے اس کی طرف روانہ ہونے کی خبر بھی پہونچا دی اپنے کمرے سے باہر آکے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اس سے ملا- اور مرکیس نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ یہ سن کے فرنان بھی سخت متحیر ہوا- مگر دل مین کہا یہ "شاہ الفانسو کے سوا کوئی نہین ہو سکتا- اور اس مین ضیا کی بھی کچھ نہ کچھ سازش ضرور ہے- ورنہ کمرے کے اندر اس کا پہونچ جانا غیر ممکن تھا- لیکن مرکیس پر یہ راز نہین ظاہر کیا اور کہا- آپ کو وہم ہی وہم ہے بند کمرے کے اندر کون پہونچ سکتا تھا؟ رہا ضیا کا یہ بتانا وہ فقط گھر چھوٹنے اور نئے شخص کی صحبت سے وحشت کھانے کے باعث ہے پہلی رات کو سب ہی لڑکیان وحشت کھایا کرتی ہین- دو ایک دن مین یہ بات جاتی رہیگی مرکیس کو اس جواب سے اطمینان تو کیا ہو سکتا تھا؟ مگر لاجواب ہو کے ضیا کے پاس

واپس آیا اور صبح تک تلوار ہاتھ مین لیے بیٹھا رہا- مگر اب اس نے ضیا کی طرف جو دیکھا تو اس مین ایک نمایان تغیر نظر آیا- پہلے وہ ملول و غمگین تھی- اور اب بہم و برافروختہ یا تو رات بھر آنکھون سے آنسوؤن کا دریا جاری رہا تھا- یا اب اُن سے جوش و غضب کے شعلہ نکل رہے تھے-

ضیا نے جیسے ہی سرنگ کے راستہ مین سے کچھ آہٹ پائی سمجھ گئی کہ شاہ الفانسو آرہے ہین- چپکے سے اُٹھ کے چراغ گل کر دیا- اس کے بعد چور دروازہ مین سے نکل کے بادشاہ نے اندھیرا گھپ دیکھا تو آہستہ آہستہ پکارا "ضیا! ضیا!" جواب کا منتظر تھا کہ مرکیس کی تلوار سے تلوار لڑ گئی اور بدنامی کے خوف سے فوراً دروازہ بند کر کے بھاگ گیا-

اس واقعہ سے مرکیس تو چور کو ادھر ادھر ڈھونڈھتا پھرتا تھا- مگر وہ دل کہہ رہی تھی واہ! کیا زمانہ کا رنگ ہے؟ اور کیسی آج کل کی محبت ہے؟ الفانسو تو سلطانہ پر عشق ظاہر کرتا اور اس سے شادی کرنے کا آرزومند ہے مگر ساتھ ہی مجھ سے بھی لسر کا چلا جاتا ہے- اور یہان اس لیے آیا تھا کہ بہلا پھسلا کے اور مکر و فریب سے کام نکال کے میری آبرو لے! ورنہ اس وقت تنہائی اور اندھیرے مین پچھلی شب کو یون چورون کی طرح میرے پاس آنے کی وجہ؟ جو شخص میری محبت سے دست بردار ہو چکا اسے مجھ سے واسطہ ہی کیا رہا؟ کچھ نہین وہ دھوکے ہی دھوکے مین میری آبرو لینا چاہتا ہے" ان خیالات نے اس کے دل مین ایک آگ سی لگا دی- رہ رہ کے طیش آتا تھا اور لہو کا گھونٹ پی کے رہ جاتی تھی- اور الفانسو کی جانب سے نہایت ہی بدگمان

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تھی۔ مگر اس نے ان سب خیالات کو دل مین رکھا۔ شوہر یا باپ کسی کے سامنے کوئی لفظ زبان سے نہین نکالا یہان تک کہ صبح ہو گئی۔ اور ساری رات کا جاگا مرکیس اپنے گھر مین جا کے سو رہا۔

تیرھوان باب

بادشاہ اور وزیر کی رقابت

شاہ الفانسو کی یہ حالت تھی کہ جب سے ضیا اُسے سلطانہ کے ساتھ راز و نیاز کی باتین کرتے سن گئی تھی نہایت ہی بیتاب و بیقرار تھا۔ دل سے یہ چور کسی طرح نکلتا ہی نہ تھا کہ ضیا مجھ سے بدگمان ہو گئی ہے۔ اور بار بار دل مین کہتا جب تک خلوت مین مل کے سارا حال نہ بیان کر دون گا۔ اُسے چین نہ پڑے گا۔ لیکن امراے پرتگال کے مبارکباد کے لیے آنے اور نئے نئے ملتوی شدہ پیچیدہ مہمات سلطنت کے پیش ہونے کا سلسلہ موقوف ہونے ہی کو نہ آتا تھا۔ راہ دیکھ رہا تھا کہ گھڑی بھر کو بھی چھٹی ملے تو ضیا سے جا کے مل آؤن۔ مگر آدھی رات ہو گئی اور ذرا سے دم لینے کی چھٹی نہ تھی۔ آدھی رات کے بعد لوگون کے آنے کا سلسلہ موقوف ہوا تو جو لوگ موجود تھے انھین جلدی جلدی رخصت کر کے وہ وزیر کے قصر مین گیا اور اپنے خادم کو یہ سمجھا کے کہ کسی کو میرے آنے کی خبر نہ ہونے پائے۔ سرنگ کے راستہ سے ضیا کے پاس پہونچا وہان اندھیرا دیکھ کے اُسے پکارا۔ اور کسی غیر کی تلوار سے تلوار لڑی تو متحیر ہو کے واپس چلا آیا کہ اس وقت ضیا کی ملاقات کو ٹال ہی جانا چاہیے۔

مگر دل مین نہایت ہی حیران تھا کہ ضیا کے کمرے مین آخر شب کے وقت یہ غیر شخص کون تھا جو تلوار کھینچ کے میرے مقابلہ کو آیا؟ اسے شادی کی خبر نہ تھی۔ یہان آتنی دیر مین جو کچھ ہو گیا؟ سکے وہم و گمان مین نہ تھا۔ اور جب یہ معمہ کسی طرح حل نہ ہو سکا تو دل مین کہا۔ اب اس کا حال کل معلوم ہو جائے گا کل دن کو جس طرح بنے گا مین ضیا سے ملون گا۔ اور اس سے سب حال دریافت کر لون گا۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شاہی محل مین آکے رات کے دو تین گھنٹے کاٹے جو وقت ملا اس مین سو
اور صبح تڑکے شکار کا حکم دیا۔ شکار کے لیے باز اور کتے موجود ہو گئے۔ اور شاہانہ
جلوس کے ساتھ کوہ نیگریٹو کی راہ لی جس کے ایک طرف وزیر کا قصر تھا۔ دیر تک
شکار مین مصروف رہنے کے بعد سب ہمراہیون کو شکار گاہ مین چھوڑا اور ایک ہرن
کے تعاقب کے بہانے گھوڑا بھگاتا ہوا قصر فرزان کے پشت پر نکلا جدھر ایک نہایت ہی
وسیع و پر فضا باغ تھا۔ جا بجا فرح بخش کنج تھے۔ اور گھنی جھاڑیون نے عجیب عجیب
روح افزا و دلکش خلوت گاہین بنا رکھی تھین۔

ناگہان دور پر ایک جھاڑی کے سایہ مین دو عورتین نظر آئین جو ایک لکڑی
کی بنچ پر بیٹھی ہوئی تھین۔ اُن کی طرف چلا کہ ضیا کا کچھ حال دریافت کرے۔ مگر قریب ہونچ
کے حیرت سے دیکھا کہ وہ عورتین خود ضیا اور اس کی دایہ ماریہ ہین۔ ماریہ کی گود مین ضیا
کا سر ہے۔ اُس کی آنکھون سے آنسو جاری ہین۔ اور ماریہ اُسے سمجھاتی اور پیار کر کر کے
تسلی دے رہی ہے۔ فوراً گھوڑے سے اتر کے اسے ایک درخت مین باندھ دیا۔ اور
قریب جا کے نہایت ہی گرمجوشی سے صاحب سلامت کی۔ اور بغیر اس کے کہ جواب کا
انتظار کرے کہنے لگا "صاحب رونا دھونا موقوف کرو۔ اور آنسو پونچھ ڈالو۔ بیکار ہی
تم نے اپنی جان پر آفت لے رکھی ہے۔ ذرا یہ بھی سوچا کرو کہ یہ دنیا ہے۔ اس مین دکھانے
کی باتین اور ہوتی ہین اور کرنے کی اور! مین نے تمھارے ابا جان کے مجبور کرنے سے
اور سلطنت کی مصلحتون پر نظر کر کے سلطانہ سے چاہے کچھ ہی کہا ہو مگر دل سے اور حقیقت
مین تمھارا شیدا ہون۔ دنیا مین بھلا کوئی بھی ایسی قوت ہے کہ مجھ کو تم سے یا تم کو مجھ سے
چھین سکے؟ یاد رکھو کہ مین تمھارا ہی رہون گا۔ اور تمھین سے شادی کرون گا
سلطنت چاہے جائے چاہے رہے"

مگر اب الفانسو کی صورت دیکھ کے ضیا پر ایسی رقت طاری تھی اور آنکھون سے
ایسا سیلاب عظیم جاری تھا کہ نہ اُس مین بات کرنے کی قوت تھی۔ نہ کچھ سننے کی۔ اور نہ کچھ
دیکھنے کی۔ آخر تھوڑی دیر جواب کا انتظار کر کے الفانسو نے پھر کہنا شروع کیا۔

"ضیا پیاری ضیا۔ اس بیکار کے رونے سے فائدہ؟ جو شخص تمھارے لیے تاج و
تخت سے دست بردار ہونے کو موجود ہے اُسے جھوٹا نہ جانو۔ اس کی بات کا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اعتبار کرو- اور خیال کرو کہ تمھین ملول و غمگین دیکھ کے اس کے دل کیا حالت ہوگی ؟ "

اب ضیا نے دل قابو مین لاکے اور جوش زاری کو سینے مین دبا کے کہا "بادشاہ! اب نہ آپ وہ آپ رہے اور نہ مین وہ مین رہی- میرے آپ کے درمیان مین ایک ایسا عظیم الشان پہاڑ پیدا ہو گیا جس پر چڑھ کے نہ مین آپ تک پہونچ سکتی ہون- اور نہ آپ مجھ تک آ سکتے ہین "

الفانسو: "خدا کے لیے ایسی بات نہ کہو کہ میرا کلیجہ پھٹ جائے- جو پہاڑ میرے تمھارے درمیان مین آئے گا اس کو ہماری محبت اور ہمارا خلوص ریزہ ریزہ کر کے فنا کر دین گے- خدا کی قسم مین زمین کو زیر و زبر کر دون گا- اور خون کے دریا بہا دون گا- اور موت کا سینہ برسا دون گا- مگر یہ نہ ہو گا کہ تمھارے وصل سے محروم رہون "

ضیا: "بس بس جانیے اور اپنا کام کیجیے- اب اس بارے مین نہ آپ کی سلطنت کام آئے گی- اور نہ قوت و عظمت سے مطلب نکلے گا- اس لیے کہ اب مین وزیر مرکیس کی جورو ہون "

یہ فقرہ نہ تھا بجلی کا گرنا تھا- سنتے ہی الفانسو پر موت کے آثار نمایان ہوئے چہرہ زرد پڑ گیا- تن بدن مین تھرتھری پڑ گئی- کانپ کے بے اختیار پیچھے ہٹا- مگر پاؤن لڑکھڑائے- اور ایک درخت پر سہارا دیا کہ آپ کو سنبھالے- مگر اس شدت سے تیورا یا کہ نہ سنبھل سکا درخت کی رگڑ کھاتا ہوا زمین پر گر پڑا- اور بیہوش تھا لیکن اس غفلت اور بیہوشی مین بھی وفور شوق کا یہ عالم تھا کہ آنکھون سے دلدار ناز آفرین کے چاند سے چہرے ہی پر ٹکٹکی بندھی ہوئی تھی-

کچھ دیر تک یہی عالم رہا کہ الفانسو زمین پر پڑا ہوا تھا- اور ضیا تھوڑے فاصلے پر کھڑی اشک حسرت بہا رہی تھی- ایک گھڑی بھر مین الفانسو کے حواس کسی قدر درست ہوے- اور اُس نے پھر ایک آہ جگر دوز کھینچ کے کہا "ضیا- تجھ سے یہ کیونکر ہو سکا- ہائے تو نے تو مجھے مار ڈالا! اور مجھی کو نہین خود آپ کو بھی ہلاک کیا- اب میری اور تیری زندگی کیسے کٹے گی ؟ اور ہم کیا کرین گے ؟ "

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ضیا:- یہ نئی بات ہوا لٹے مجھے الزام دیتے ہو۔ اور اپنی باتون کو نہین دیکھتے؟ میرے سامنے تم نے سلطانہ سے شادی کا اقرار کیا اس کے ساتھ جس جوش سے عشق و محبت کو ظاہر کیا اسے اپنے کانون سے سن چکی ہون اور پھر آپ چار آنکھین کر کے مجھے الزام دیتے ہین؟"

الفانسو:- مگر تم نے مجھ سے ذکر تو کر دیا ہوتا۔ ظاہر کی باتون پہ مجھے جیسا اور جتنا الزام چاہے دے لو مگر دل سے مین تمھارا ہی دلدادہ ہون۔ سلطانہ سے جو کچھ کہا وہ ایک پالسی اور حکمت عملی تھی۔ ورنہ مین بھلا تمھارے رخ زیبا کے سوا اور کسی کا عاشق ہو سکتا ہون؟"

ضیا:- بس اب باتین نہ بناؤ۔ تم نے کہا سلطنت مقدم ہے اور تاج و تخت ہین تو سب کچھ ہے حکومت کی ہوس نے تمھین بیوفا بنا دیا۔ اور تمھین یہ اچھا نہ معلوم ہوا کہ وزیر کی بیٹی تمھارے برابر بلکہ بن کے تخت نشین ہو۔ یہ باتین تمھارے دل مین نہ تھین تو تم نے مجھے غمگین و حزین اور مایوس و پریشان حال دیکھ کے پہلے ہی کیون نہ خبر کر دی؟ مین تمھارا اس قدر دم بھرتی تھی اور اس طرح تمھارے نام پر مرتی تھی کہ دنیا ادھر کی ادھر ہو جاتی مگر مین کسی اور سے نکاح نہ کرتی۔ مگر میری بدنصیبی نے تمھین بیوفا بنا دیا۔ اور اپنے دل کو اس جرم پہ کہ کیون تمھارا شیدا بنا زندگی بھر یہ سزا دیتی رہون گی کہ اس شخص کی غلامی کرے جس سے اُسے کوئی لگاؤ کوئی اُنس کسی قسم کی الفت اور ذرا بھی محبت نہ ہو۔ خیر جو ہونا تھا ہوا۔ اب اس بکنے جھکنے اور قسمت کا دکھڑا رونے سے کیا حاصل؟ مین جاتی ہون اپنے کمرے مین بیٹھ کے اپنی قسمت پہ روؤن گی۔ اور تنہا بیٹھون گی کہ تمھاری صحبت کے عذاب اور اسکی تکلیف سے چھوٹون۔ اب تمھاری صحبت میری عزت و عصمت اور شرافت و عفت مین داغ لگا دے گی۔ یہ تو تم خود بھی سمجھ سکتے ہو کہ جب مین وزیر مرکیس کی بی بی ہو چکی تو پھر اب تم سے مل کے ایسی باتین کرنا کس قدر نامناسب ہے۔ اور ان بتنے سوائے تکلیف بڑھنے کے حاصل ہی کیا ہوگا؟" یہ کہا اور بغیر جواب کا انتظار کیے قصر کی طرف چلی اور دور نکل گئی۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

الفانسو۔ (چلاکے)، "للّٰلہ ٹھہرو۔ ایک دم بھر اور ٹھہر جاؤ۔ اس خستہ حالی بادشاہ پر ترس کھاؤ جو تمھارے وصال کے شوق مین سلطنت پر لات مارنے کو تیار بیٹھا ہو" ضیا نے پلٹ کے دیکھا اور وہین سے جواب دیا "اب اِن باتون کا وقت نہین رہا۔ تیر چٹکی سے چھوٹ چکا۔ سانپ نکل گیا۔ لکیر پیٹا کرو۔ اب ملک کو تم بگاڑو۔ بناؤ۔ یا غارت کرو۔ رعایا کے ساتھ انصاف کرو۔ یا ظلم۔ تمھاری سلطنت بگڑے۔ بنے اور رہے۔ یا نہ رہے۔ مجھے واسطہ نہین۔ اب تم جس عورت کے ساتھ چاہو شادی کرو۔ مجھے ملال نہ ہوگا کہ صقلیہ کی ملکہ مین کیون نہ ہوئی۔ اب اگر دل مین تمھاری محبت جوش مارے گی تو اسے دبا دون گی۔ خوب ضبط کرون گی کہ وزیر مرکس کی جورو الفانسو کی محبوبہ نہین ہو۔ مین اس طریقہ سے اپنا بھی اور ناعاقبت اندیش دل کو تو سزا دون ہی گی تم سے بھی تھوڑا انتقام مل جائے گا۔ اس لیے کہ جب کبھی تم اپنی محبوبہ کہتے تھے اسکو دوسرے کے پہلو مین دیکھ کے تمھین کچھ تو تکلیف ہو گی؟" یہ کہا اور ایک کوندنے والی بجلی کی طرح چمک کے قصر مین ہو رہی۔ اور الفانسو ایک تیر خوردہ ہرن کیطرح بیقرار و مضطرب الحال کھڑا رہ گیا جو یہ بھی نہ جانتا تھا کہ کیا کرون اور کہان جاؤن۔ اگر ماریہ ہوتی تو اس سے کچھ کہتا سنتا۔ مگر وہ بھی اپنی بی بی کے ساتھ غائب ہو گئی اور الفانسو حیران ہے کہ کیا کرے۔

تھوڑی دیر تک اسی جگہ خاموش کھڑا سوچتا رہا۔ یکایک اپنے بادشاہ اور فرمان روائے ملک ہونے کا خیال آیا۔ دل مین کہا "اس ناامیدی کو تو مین نہین برداشت کر سکتا۔ اب مجھے نہ سلطنت کی پروا ہے اور نہ کسی مصلحت و انجام کی۔ اسی وقت قصر شاہی مین پہونچ کے وزیر مرکیس اور وزیر فرمان دونون کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالون گا۔ سارا فساد انھین دونون کا ہے۔ اور انھین کی وجہ سے مجھ پر یہ آفت آپڑی ہے" یہ خیال آتے ہی طیش کھا کے شکار گاہ کی راہ لی جہان ہمراہی انتظار کر رہے تھے۔ فوراً واپسی کا حکم دیا۔ اور پلرمو کیطرف چلا۔ مگر راستہ بھر اسی ادھیڑ بن مین رہا۔ قصر مین پہونچ کے کوتوال شہر فراجیس کو بلوایا۔ لیکن حکم جاری کرتے وقت دل مین آئی کہ وزیر فرمان سے

مجھے پالاہی- اپنی زبان سے اُسے باپ کہہ چکا ہون- اور سب یہ بالا یہ ہی کہ اسکے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو ضیا کو بیحد ملال ہو گا- اس کے ساتھ بدسلوکی کرنا نہین اچھا ہی آخر سوچتے سوچتے فرنان کی گرفتاری کو ملتوی کر دیا- اور کوتوال کو حکم دیا اسی وقت جاکے وزیر مرکیس کو گرفتار کرو- اور پابہ زنجیر کرکے سخت حفاظت کے ساتھ اپنی حراست مین رکھو- خبردار اس کے ساتھ کسی قسم کی رعایت اور نرمی نہ ہونے پائے ورنہ تم کو سخت سزا دیجائے گی- معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہی کہ مرکیس ڈان رادرق- کا طرفدار ہی- اور میرے خلاف سازشین کر رہا ہی- ایسا شخص باغی اور سلطنت کا ایسا مجرم ہی جو سخت ترین سزا کا مستوجب ہو"

شاہی حکم کی تعمیل مین کس کو عذر ہو سکتا تھا؟ مرکیس اگرچہ شاہی خاندان سے تھا بہت بڑا معزز و محترم وزیر تھا- اور رعایا اور فوج اس کے اثر مین تھی- کوتوال بہ لحاظ عہدے کے اس کا غلام اور محکوم تھا- مگر اس پر جرم ایسا عائد کیا گیا تھا کہ کسی کو چون کرنے کی مجال نہ تھی- خصوصاً اس لیے کہ اب ساری رعایا اور تمام سرداران فوج الفانسو کو بہت ہی پسند کرتے تھے- اور سب سے زیادہ طرفدار اسی کے تھے- کوتوال "جو حکم ہو" کہہ کے گیا- اور چونکہ معلوم تھا کہ مرکیس وزیر فرنان کے قصر مین ہی اسی وقت ایک زبردست گارد لے کے قصر مین پہونچا- اور خاص ضیا کے پہلو سے مرکیس کو بڑی بےعزتی کے ساتھ کھینچ کے باہر نکالا- اور باغیون کیطرح پابہ زنجیر کرکے قیدخانے مین پہونچا دیا-

---

چودھوان باب

مجرمانہ خیرخواہی

مرکیس کی گرفتاری سے سارے شہر مین تہلکہ پڑ گیا- اور وزیر فرنان کے گھر مین تو کہرام ہی بپا تھا- اب فرنان دل مین سوچا کہ مین نے یہ برا کیا کہ اپنی عجلت کے ساتھ ضیا کی شادی کر دی- میرا خیال تھا کہ الفانسو بچپن کی طرح

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اب بھی مجھ سے دبے گا۔ اور جو چاہون گا طوعاً و کرہاً اسے منظور کرے گا۔ لیکن اب وہ میری گرفت سے باہر ہوا جاتا ہے۔ دیکھیے اس شادی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ کچھ ہو اب اس وقت تو مجھے سوا اس کے کہ خود الفانسو کی خدمت مین حاضر ہو کے خوشامد درآمد اور عجز والحاح سے مرکیس کی سفارش کرون۔ کوئی مفر نہین نظر آتا اگر اس مین ذرا بھی تاخیر ہوئی تو مرکیس قید کی ذلتون کی تاب نہ لا سکے گا۔ دیوانہ ہو جائے گا۔ اور اسے شکایت ہو گی کہ ایسے نازک موقع پہ مین نے خبر نہ لی"

فوراً سوار ہو کے قصر شاہی مین آیا۔ یہان آ کے حاجبون اور چوبدارون سے سنا کہ "حضور جہان پناہ کا مزاج نہایت برہم ہے۔ اور کسی کو بھی باریابی کی اجازت نہین۔ حکم ہے کہ خبردار کوئی شخص چاہے کتنا ہی بڑے مرتبہ اور عزت کا ہو میرے سامنے نہ آنے پائے۔ اس لیے ہم مجبور ہین۔ آپ کو سامنے جانے دینا خود اپنی جان سے ہاتھ دھونا ہے"۔

فرنان:- "اور کوئی باریاب ہے؟"

چوبدار:- "کوئی نہین۔ اب اس سے بڑھ کے کیا ہو گا کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی شاہزادی سلطانہ آئی تھین اور خلوت مین جانا چاہتی تھین۔ مین نے جا کے اطلاع کی تو ایسے غیظ و غضب سے "مجھے اس وقت ان سے ملنے کی چھٹی نہین"، فرمایا کہ مین کانپتا ہوا الٹے پاؤن بھاگا۔ اس لیے عرض کرتا ہون کہ اس وقت حضور کا ملنا مصلحت نہین ہے"۔

فرنان نے کہا "ایسی حالت مین مین خود ہی سامنے نہ جاؤن گا۔ ممکن ہے کہ یہ بھی مین اُن کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل جائے جو مجھے ناگوار ہو۔ مگر جب تک جہان پناہ کا مزاج درست ہو مجھے یہین ٹھہرنا چاہیے۔ شاید یاد فرمائین"۔ یہ کہہ کے قصر شاہی کے برآمدے مین وہ ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اب اُسے آئے کئی گھنٹے ہو گئے۔ اور شام کا وقت قریب آ گیا۔ حاجبون اور چوبدارون کو بھی اطمینان تھا کہ اب نہ بادشاہ کسی کو بلائین گے۔ اور نہ کسی کو سامنے جانے کی جرأت ہو گی۔ اس لیے وہ دروازہ چھوڑ کے ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ اور اپنی ملاقاتیون سے گپین اڑانے مین مصروف ہو گئے۔ غرض کسی کو یہان کا

خیالی نہ رہا۔ اور فرنان جو ایسے ہی موقع کا منتظر تھا۔ سب کی آنکھ بچا کے اندر چلا گیا اور بڑے ادب سے جھک کے اداب بجا لایا۔

الفانسو ایک پلنگ پر لیٹا ہوا پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ وزیر کی صورت دیکھتے ہی اس پر اپنی شعلہ بار آنکھوں سے آگ برسا کے پوچھا "کیا ہے؟"

فرنان۔ (کانپتے ہوئے زمین بوس ہو کے) "خدا جہان پناہ کو ہمیشہ زندہ و سلامت رکھے غلام کو یہ امید نہ تھی کہ حضور کے عہد میں غلام کی عزت و آبرو پر کوئی حرف آئیگا غلام کا داماد وزیر مرکیس، غلام ہی کے گھر سے بڑی بے عزتی و بے حرمتی کے ساتھ گرفتار کیا گیا۔ اور یہ نہیں معلوم کہ قصور کیا ہے؟"

اس درخواست پر الفانسو نے وزیر کے چہرے پر ایک معنی خیز نظر ڈالی۔ اور کہا "اس کا یہ قصور ہے کہ میرے خلاف سازش کر رہا ہے۔ باغیوں سے ملا ہوا ہے۔ میرا بھائی ڈان رادرق جو تاج و تخت سے محروم کیا گیا۔ اس کا دوست ہے۔ اور میرا دشمن۔ میرے پاس اس کا کافی ثبوت موجود ہے"

مرکیس کا یہ جرم سن کے فرنان نے سر جھکا لیا۔ اور دل میں کہا "بھلا یہ ممکن ہے؟ میرا داماد اور سازش! امر کیس اور بادشاہ کا دلی دشمن!" پھر دوبارہ زمین چوم کے عرض کیا "قبلۂ عالم یہ غیر ممکن ہے میرے خاندان، میرے عزیز دن۔ اور میرے دوستوں میں کسی سے بھی کبھی آج تک کوئی نمک حرامی ہوئی تھی۔ جواب ہو گی ہم لوگوں کی نسبت کسی کو ایسا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ مرکیس کی برأت کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ میرا داماد ہے۔ گر جان بخشی ہو تو ایک بات عرض کروں؟"

الفانسو:۔ "جو کچھ کہنا ہو بے خوف کہو"

فرنان:۔ "مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور پوشیدہ واقعہ اور ایسی غرض سے جو ابتک راز میں ہے جہان پناہ نے اسے گرفتار کیا ہے"

راز کا لفظ سنتے ہی الفانسو اس طرح طیش میں آ کے اُٹھ بیٹھا کہ فرنان سہم گیا۔ اور ہاتھ جوڑ کے سر آگے جھکا دیا۔

الفانسو:۔ "اب تم نے راز کا نام لیا ہے تو سنو تم نے میرے ساتھ ایسا سنگدلی کا سلوک کیا کہ کوئی کسی ذلیل سے ذلیل شخص کے ساتھ بھی نہ کرے گا۔ میری زندگی بے مزہ

ہو گئی۔ اور سخت عذاب الیم مین مبتلا ہون جس لذت و نعمت سے دنیا کا ہر ادنے سے ادنے شخص لطف اُٹھا تا ہے اس سے تم نے مجھے محروم کر دیا۔ اور جب میری ہی زندگی خراب ہو گئی تو مجھے اور کسی کی زندگی کی کیا پروا ہو سکتی ہے؟ اب مجھ مین نہ بڑے چھوٹے کا امتیاز ہے۔ نہ برے بھلے کی تمیز ہے۔ کان کھول کے سن لو۔ اور خوب یاد رکھو کہ مین سلطانہ سے ہرگز شادی نہ کرون گا"

فرنان: "جب حضور سردربار شاہزادی سلطانہ سے شادی کا وعدہ فرما چکے ہین تو اب اپنے وعدے سے نہ پھرنا چاہیے۔ بدعہدی بادشاہون کی شان سے بعید ہے"

الفانسو: (نہایت ہی برہمی اور حد سے گذرے ہوے غیظ و غضب سے) "تم ایمان سے کہتے ہو کہ مین نے وعدہ کیا تھا؟ مین نے وعدہ کیا تھا یا تم نے؟ اس مین میرا مطلق قصور نہ تھا۔ یہ سارا فساد اور سب کیا دھرا تمھارا ہے۔ بغیر اس کے کہ مین کہون تم نے مجھے خواہ مخواہ کو ذمہ دار بنا دیا۔ تم نے اسوقت میرے تیور اور میری برہمی کی نگاہ دیکھی اور نہایت ہی سیورے پن سے بلا لحاظ اس کے کہ میری ناراضی کا کچھ بھی پاس و لحاظ کرو میری طرف سے اقرار کر دیا۔ تمھین اتنی ہی پر چین نہ آیا۔ بلکہ نہایت ہی جرأت کے ساتھ تم نے جعل بنایا۔ مین نے اپنی مہر کے ساتھ جو کاغذ ضیا کے معرفت تم کو دیا تھا اس لیے دیا تھا کہ ضیا کے حق مین میری طرف سے جو چاہو لکھ لو۔ مگر تم نے مجھے اور ضیا دونون کو دھوکے مین رکھ کے بغیر اس کے کہ میری مرضی کا ذرا بھی خیال کرو اس پر سلطانہ کے حق مین میری طرف سے اقرارنامہ لکھ کے اس پہ مہر کر دی۔ ہان یہ تمھارا جعل تھا۔ اور نہایت ہی سنگین جعل جس پر اگر سزا دیجاے تو تمھارا پتہ بھی نہ لگے۔ پھر سب کے آخر مین یہ قیامت کی کہ مجھے بالکل غافل رکھا۔ اتنا بھی موقع نہ دیا کہ ضیا سے مل کے مین اس پر اپنا ارادہ ظاہر کر سکون اور جھٹ پٹ مرکیس کے ساتھ اسکی شادی کر دی۔ جس سے میری اور اُسکی دونون کی زندگی غارت ہو گئی۔ ہم دونون کی مسرت خاک مین مل گئی۔ شاید تم یہ کہو مجھے بادشاہ مرحوم کی وصیت پوری کرنا تھی۔ لیکن تمھین یہ حق کیونکر حاصل ہو گیا کہ میری طرف سے ایک ایسی بات کا وعدہ کر دو جو میرے امکان مین نہ تھی؟ کیا تمھین بھول گیا کہ سلطانہ اس ماں کی بیٹی ہے جس نے بے خطا و قصور میرے باپ کی جان لی؟ اور یہ وہی عورت ہے جو ساری دنیا مین انتہا درجہ کی زانیہ و بدکار مشہور ہے؟ اور نہایت بدنام ہے؟ ایسی

حالت مین بھلا یہ ممکن ہو کہ سلطانہ اور مین ایک جگہ رہون اور ایک پلنگ پر لیٹین؟" خدا کی قسم یہ کبھی نہ ہوگا۔ تم نے وہ حرکت کی ہے جس سے سارا صقلیہ غارت ہو جائے گا۔ میرا وہ جعلی وعدہ پورا ہونے اور میرے ساتھ سلطانہ کی شادی ہونے سے پہلے تم دیکھو گے کہ خون کی ندیان بہہ رہی ہین قتل و غارت کا طوفان بپا ہو۔ بڑے ہو کی اینٹ سے اینٹ بج گئی ہے اور تمام شہرون مین خاک اڑ رہی ہو۔ مکان لٹ گئے ہین۔ عمارتین منہدم ہو گئی ہین۔ اور لوگ ہلاک ہو گئے ہین ہان یہ سب ہو گا۔ اور میری اور ضیا کی تمناؤن کے ساتھ تم سارے صقلیہ کو خاک مین ملاؤ گے"

الفانسو کی اس پر جوش تقریر کا فرنان پر بڑا خوفناک اثر پڑا۔ دل مین وہ سہم گیا کہ اگر بادشاہ نے ایسا ہی کیا جیسا کہتے ہین تو قیامت بپا ہو جائے گی۔ جھک کے زمین چومی اور کہا حضور خدا کے واسطے اپنا غصہ فرو کرین۔ اور ملک کے بیگناہون کے حال پر ترس کھائین۔ حضور کی رعایا پروری سے مجھے امید ہو کہ جیسا کہتے ہین ویسا کرنے کا ارادہ نہ کرین گے۔ اور میری بیٹی کے عشق مین وہ سختیان نہ کرین گے۔ جو حضور کی شان رعایا پروری سے بعید ہین"

الفانسو: جس قیامت کو اپنے کرتوتون سے تم نے بلایا ہے ٹل نہین سکتی۔ اب آئے نہ آئے گی۔ آئے گی۔ اور ضرور آئے گی"

فرنان: اگر حضور انصاف فرمائین تو غلام نے جو کچھ کیا ہے حضور کی خیرخواہی مین کیا ہے۔ اور اگر مرکیس کے ساتھ ضیا کا عقد کر دیا تو یہ بھی اسی خیال سے کیا کہ اسے بھی حضور کے غلامون اور جان نثارون مین شامل کر دون"

الفانسو: آہ! اسی مجرمانہ خیرخواہی نے میری زندگی بے مزہ کر دی۔ جب سے اس شادی کا حال سنا ہو ایسی پریشانی و تشویش اور غیظ و غضب مین ہون کہ خدا جانے اس کا کیا انجام ہوگا۔ اور اندوہ اور یاس کے عالم مین مین جو نہ گزرون تعجب ہو۔ بغیر اسکے کہ مجھے خبر کرو تمھین میرے معاملات مین دخل دینے کا کیا حق تھا؟ کیا مین بزدل تھا۔ کہ باغی و سرکش امرا سے ڈرتا۔ اور ان پر سرانداز نہ ہوتا؟"

فرنان: میرے سوا سلطانہ نے بھی خود آ کے ضیا کو بتایا اور یقین دلایا کہ حضور خود ان پر فریفتہ ہین۔ اور شادی کا مضبوط وعدہ کر چکے ہین۔ انھین نے ضیا کو شادی پر مجبور کیا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اور اپنے سامنے اور خاص اپنے اہتمام سے شادی کی"۔
الفانسو۔ (چونک کے) "کیا! تم سلطانہ کی سازش مین شریک ہو؟ اور تمھین سادہ دل ضیا کو اس فاحشہ و فاجرہ سے ملاتے شرم نہ آئی؟ خیر اب تو صاف کھل گیا کہ تم میرے نہین سلطانہ کے خیر خواہ ہو۔ اور اس کے کامیاب کرانے کے لیے میرے خلاف سازش کر رہے ہو"۔
یہ سنتے ہی فرنان کا خون خشک ہو گیا۔ ڈرا کہ ایسا نہ ہو اس انتقام مین بادشاہ میری جان کا بھی خواہان ہو جائے بے اختیار زمین پر گر کے عاجزی سے قسمین کھانے لگا کہ مین نے آج تک کوئی امر اپنے نزدیک حضور کی بدخواہی کا نہین کیا"۔
الفانسو: "اپنے نزدیک نہ کیا ہو مگر حقیقت مین تم نے مجھ سے دشمنی کی۔ تم میرے نہین سلطانہ کی ہی خواہ ہو۔ اور اسی کی خواہش تم نے پوری کی۔ تمھاری جگہ اور کوئی ہوتا تو مین اسکے لیے کوئی دشمنی نہ اٹھا رکھتا۔ مگر تم نے مجھے پالا ہے پرورش کیا ہے۔ اور مجھ پر تمھارے حقوق ہین۔ لہذا انھین بجائے آزار پہونچانیکے مین خود اپنے سر مصیبت لینے کو ترجیح دیتا ہون اگر مین ایسا ہی ذلیل و خوار ہون۔ ایسا ہی نالائق و ناکارہ ہون کہ تمھاری بیٹی کا شوہر ہونیکے قابل نہ تھا تو پھر مین اس ملک و دولت اور تاج و تخت سے بھی دست بردار ہوا جاتا ہون اپنی تمنا شوق سے پوری کرو۔ اور جسے چاہو اپنا بادشاہ بنا لو۔ جو سلطنت دل و جگر کو صدمہ پہونچا کے اور رنج و الم مین مبتلا کرکے دیجائے مجھے نہین منظور مین اس سے باز آیا مجھے ضیا چاہیے ملک نہین چاہیے"۔
فرنان: "یون حضور غلام پر جس قدر چاہین خفا ہون لیکن یہ حضور کو معلوم ہے کہ بغیر سلطانہ سے شادی کیے ملک نہین مل سکتا تھا۔ اور میری آرزو یہی تھی کہ حضور بادشاہ ہون ایسی حالت مین سوا اس تدبیر کے مین اور کیا کر سکتا تھا؟"
الفانسو: مرحوم چچا کو ایسی وصیت کرنے کا حق ہی کیا تھا؟ ان کی بھائی کارلوس نے جب انھین ولیعہد بنایا ہو تو کیا ان کے لیے کوئی ایسی شرط لگائی تھی؟ خوب یاد رکھو کہ مین ضیا کے حاصل کرنیکی کوشش مین کوئی بات نہ اٹھا رکھونگا"۔ جو خیال من آئے گا کرونگا۔ اور جب تمھاری سازش سے مجبور ہو جاؤنگا تو تاج و تخت کو لات مار کے یہان سے چلا جاؤنگا۔ اور کسی خانقاہ مین بیٹھ رہونگا"۔
فرنان نے التجا و نیازمندی سے بادشاہ کو ان ارادون سے روکا۔ اور گفتگو کو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

زیادہ طول ہوتے دیکھ کے پھر ادب سے زمین چومی اور ہاتھ باندھ کے کہا "خراب اب جو کچھ ہوا غلام مانتا ہے کہ میرا قصور تھا! اور یہ حضور کی محض رحم دلی و رحمت ہے جو اپنے اس قصور کی سزا سے غلام بچ گیا۔ لیکن اب نہایت ہی عاجزی سے التماس ہے کہ غلام کو اُنھیں حقوق کا خیال کر کے جن کی وجہ سے غلام کی جان بخشی کی گئی ہے غلام کے داماد کے بارے میں بھی رہائی کا حکم دیا جائے۔"

الفانسو:۔ (دیر تک غور کر کے اور سر نگون رہ کے) "اچھا میں اسے چھوڑ دوں گا تم گھر جاؤ۔ دم بھر میں وہ پہونچ جائے گا۔"

یہ الفاظ سن کے فرمان کو اطمینان ہو گیا۔ اور آداب بجا لا کے واپس جانیکو تھا کہ الفانسو نے کہا "تمھارے قصر کے جن کمروں میں میں رہتا تھا وہ اب بھی میری قبضے میں رہیں گے۔ میرا اپنا آدمی لیگا نو وہاں رہا کرے گا۔ اور وقتاً فوقتاً میں وہاں آکے تنہائی و عزلت گزینی کی زندگی بسر کیا کروں گا۔"

فرمان:۔ "سارا مکان حضور کا ہے۔ اور حضور کو اس کے متعلق پورا اختیار ہے۔"

الفانسو:۔ "میرا بچپن کا عہد اور عمر کا بیفکری کا زمانہ اسی مکان میں گذرا ہے اور جب افکار سے الگ ہو کے خاموش بیٹھنا چاہوں گا وہیں آیا کروں گا۔"

فرمان:۔ "حضور کی رونق افروزی ہم سب کے لیے باعث فخر اور سرمایۂ ناز ہوگی۔"

یہ کہہ کے وزیر چلا گیا۔ اور الفانسو سوچنے لگا کہ اب کیا کروں؟ سوچتے سوچتے دل میں یہ بات آئی کہ آج رات کو پھر ضیا سے مل لوں تو فیصلہ کروں گا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اس ارادے کے ساتھ ہی اس نے کہا "تو پھر آج مرکیس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ تاکہ ضیا مجھے تنہا ملے۔ اور میں اُس سے اطمینان کے ساتھ باتیں کر سکوں۔" اُس کا نتیجہ یہ تھا کہ باوجود وزیر فرمان سے وعدہ کر لینے کے مرکیس کی رہائی ملتوی رہی۔

پندرھواں باب

شرافت و عشق کا مقابلہ

مرکیس کو گرفتار ہونے سے قبل ضیا کی خادمہ ہلڈا سے معلوم ہو گیا تھا کہ شاہ الفانسو ضیا کا عاشق ہے اور دونوں میں بڑے بڑے عہد و پیمان ہو چکے ہیں گرفتاری

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کی ساتھ ہی یقین آگیا کہ مین صرف اس لیے گرفتار کیا گیا ہون کہ شاہ الفانسو ضیا پر عاشق ہی۔ اور وہ مجھے اس کا شوہر نہین دیکھ سکتا۔ وزیر فرزان نے قصر شاہی سے واپس جاتے وقت اسے اطلاع دیدی تھی کہ بادشاہ نے تھوڑی دیر مین تمھارے رہا کرنے کا وعدہ کیا ہی مین اپنے مکان پر جا کے تمھارا انتظار کرتا ہون۔ اس اطلاع کی وجہ وہ بڑی بے صبری سے رہائی کے حکم کا منتظر تھا۔ جو جو وقت گزرتا جاتا تھا اسکی بے صبری بڑھتی جاتی تھی۔ آخر اُسے یقین ہو گیا کہ مین نہ چھوڑا جاؤن گا۔ دل مین رشک کی آگ لگی ہوئی تھی انگارون پر لوٹ رہا تھا۔ اور بار بار قسم کھاتا تھا کہ "رہائی پاتے ہی خدا نے چاہا تو بادشاہ سے اس کا انتقام لونگا"

بیٹھے بیٹھے دل مین خیال گزرا کہ آج رات کو شاہ الفانسو میری بی بی سے جا کے ضرور ملے گا۔ آہ! اس گھڑی سے پہلے مین مر کیون نہین جاتا"۔ اس جوش مین حد سے زیادہ بیتاب و بیقرار ہو کے داروغۂ قید خانہ کو بلایا۔ اور کہا "تم آج صبح تک میرے ماتحت اور میرے تابع فرمان تھے اور اس وقت مین تمھارے ہاتھ مین اسیر اور تمھاری نظر عنایت کا امیدوار ہون"

داروغہ:۔ "آپ بجا فرماتے ہین مجھے بھی اس کا بڑا افسوس ہے۔ مگر حضور جہان پناہ کے حکم سے مجبور ہون"۔

مرکیس:۔ "شاید تم کو اس کا یقین ہو گا کہ کسی نہ کسی دن مجھے رہائی ضرور ملے گی میرے خسر وزیر فرزان کی سفارش بے نتیجہ نہین رہ سکتی۔ اور چھوٹتے ہی مین پھر وہی تمھارا افسر اور وزیر فوج ہو جاؤن گا"۔

داروغہ:۔ "بے شک! اس مین کیسے شک ہو سکتا ہے؟"

مرکیس:۔ "تو میرے حال پر اتنی عنایت کرو کہ رات بھر کے لیے مجھے گھر جانے کی اجازت دیدو۔ صبح ہوتے ہی مین خود ہی حاضر ہو کے بیڑیان پہن لون گا"۔

داروغہ۔ (تامل سے) "یہ نازک معاملہ ہی اگر جہان پناہ کو خبر ہو گئی تو میری کھال کھچوالین گے"۔

مرکیس:۔ "اُنھین خبر ہی کیون ہونے لگی؟ اور اس عنایت کے عوض مین جو کہو مین دینے کو تیار ہون"۔

داروغہ:۔ "آپ کو کچھ دینے لینے کی ضرورت نہین ہی مین صرف انجام کا خیال کر کے ڈرتا ہون مگر جو کچھ ہو مین آپکی خواہش پوری کرون گا۔ یہ کہہ کے رات ہوتے ہی اندھیرے مین

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اس نے مرکیس کی زنجیرین کھولدین اپنا گھوڑا دیا۔ اور کہا "آپ اس پہ سوار ہو کے چلے جائین۔

مرکیس نے اس کا بہت شکریہ ادا کیا۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کے اسے اڑ جاتی تو وزیر خزان کے قصر مین کھڑا تھا۔ وہان وہ ایسی خاموشی سے گیا کہ کسی کو خبر نہ ہونے پائی چھپ کے شلڈا سے ملا۔ اور کہا "دیکھو میرے آنے کا حال تمھاری بی بی کو یا کسی اور کو نہ معلوم ہو۔ تم مجھ پر اتنا احسان کرو کہ سب کی آنکھ بچا کے مجھے چپکے سے ضیا کے حجلۂ عروسی مین پہونچادو۔ مین وہان چھپا رہون گا۔ اور کسی کو کانون کان خبر نہ ہوگی" شلڈا موقع دیکھ کے اور سب کی نظر بچا کے اُسے ضیا کے خاص منقش کمرے مین نکال لے گئی اور وہ مسہری کے نیچے چھپ کے بیٹھ رہا۔ اپنے تمام اسلحہ بھی پاس رکھ لیے کہ وقت پہ کام آئین۔

اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ضیا اور اسکی دایہ ماریہ آئین۔ ضیا اسی طرح غمگین تھی۔ بات بات پر آنسو نکل آتے تھے۔ اور ماریہ سمجھاتی تھی کہ جب آپ نے شاہ الفانسو کو صاف جواب دیدیا۔ اور دل مین ٹھہرالی کہ اپنے دولہا مرکیس ہی کی وفادار بی بی بن کے رہین گی تو پھر رو رو کے آپ کو کیون ہلکان کیے ڈالتی ہین؟"

ضیا: "رونے کو تو مین اب عمر بھر رؤون گی۔ ابا جان کے کہنے سے دل پر جبر کر کے مین نے مرکیس وزیر سے شادی تو کرلی۔ مگر اس کا اقرار نہین کیا کہ الفانسو کی بیوفائی کا شکوہ بھی نہ کرون گی۔ یہ صدمہ تو جبتک دم مین دم ہے نہین جا سکتا"

ماریہ: "مگر اب آپ نے مرکیس کے ساتھ شادی کی ہے تو اسی طرح نباہیے بھی۔ جس طرح شریف بی بیان شوہر سے نبا ہا کرتی ہین ان کی باتون مین دل بہلائیے۔ ہنسیے بولیے۔ ان کو خوش کیجیے۔ اور خوش ہو جیے"

ضیا: "کیا تم سمجھتی ہو کہ یہ شادی مین نے خوش ہونے اور زندگی سے لطف اُٹھانے کے لیے کی ہے؟ یہ تم بالکل غلط سمجھی ہو مین نے تو فقط اس خیال سے اور اتنی بات کے لیے یہ شادی کی ہے کہ دوسرے مرد کو اپنے پہلو مین بٹھا کے الفانسو کو جلاؤن۔ یہی مشورہ سلطانہ نے دیا تھا۔ اور اسی خیال سے مین نے شادی کی حامی بھری۔ دل لگانا ہوتا تو مین ایک انجان شخص سے جس کی صورت ایک ہی آدھ بار دور سے دیکھی تھی جس سے نہ ملاقات تھی نہ کسی طرح کا انس تھا۔ یون بے سوچے سمجھے کیون شادی کرتی؟"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اتنے مین سلطانہ آگئی۔ اور ضیا کو ہاتھ پکڑکے اٹھایا۔ اور کہا۔ بے اب چلو کھانا کھالو۔ کل تم رات کو پھر بھوکی پڑی رہین۔ آج مین تمھین بے کھلائے نہ رہون گی"

ضیا: "مجھے تو اس وقت بھوک نہین ہی۔ آپ کھا لیجیے۔ میرا جب جی چاہیگا مین بھی کھا لون گی"

سلطانہ: "مین نہ مانون گی! اس وقت تو تمھین میرے ساتھ کھانا پڑے گا"

ضیا نے پھر عذر کیا۔ مگر سلطانہ نے ایک نہ سنی۔ اور زبردستی اپنے ساتھ لے گئی۔ کھانے کے کمرے مین غذا کے بعد بھی دونون مین دیر تک باتین ہوتی رہین"

سلطانہ: "میرا جی چاہتا تھا کہ تمھاری جگہ مین تمھاری صورت بنا کے لیٹتی۔ اور جب بادشاہ الفانسو آتے اُن سے باتین کرتی"

ضیا: "یہ تو اس مین کچھ حرج نہین ہی۔ مگر تم کو وہ پہچان گئے تو غضب ہی ہو جائے گا"

سلطانہ: "مین ایسا روپ نہ بھرون گی کہ وہ پہچان سکین۔ مین تو اپنی آواز بھی بدل سکتی ہون"

ضیا: "آخر تم ان سے کیا باتین کرتین؟"

سلطانہ: "مجھے اس مین بڑا مزا آتا۔ اور پتہ لگا لیتی کہ اب انھین سچی محبت کس سے ہی؟ مجھ سے یا تم سے؟"

ضیا: "بات تو مزے کی تھی مگر میرے کمرے مین نہین مناسب ہے"

سلطانہ: "مجھے تو بڑی حیرت یہ ہی کہ وہ آتے کدھر سے ہین؟"

ضیا: "یہی حیرانی مجھے بھی ہے؟"

سلطانہ: "اچھا تمھین یہان نہین منظور ہے تو مین اور کہین اُن سے مل لون گی"

رات زیادہ آ چکی تھی سلطانہ نے رخصت ہو کے کہا۔ "اب بہن جاتے ہین زندگی ہی تو پھر کل ملین گے۔ اسکے جانے کے بعد ضیا حسرت و اندوہ کے ساتھ اپنے کمرے مین مسہری پر آکے لیٹ رہی۔ اور انتظار کرنے لگی۔ کہ الفانسو آئین تو انھین اُن کی ذلیل رقابت پر الزام دون۔ اسی انتظار مین کوئی ایک گھنٹہ گزر گیا۔ اور لیٹے لیٹے ضیا کی آنکھین جھپکنے لگی تھین کہ یکایک کچھ کھٹکا ہوا۔ گھبرا کے آنکھین کھول دین۔ اور دیکھا کہ شاہ الفانسو سرہانے کھڑا ہے۔ ضیا اُسے دیکھتے گھبرا کے اٹھ بیٹھی۔ اور الفانسو نے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نہایت ہی بیتابی کے ساتھ اسکے قدمون پر سر رکھ دیا پھر اٹھ کے کہا۔ اے ماہوش نازنین میرے جو کچھ عذر ہین وہ سن لو پھر مجھ پر بدگمانی کرنا۔ تمھارے شوہر کو فقط اس خیال سے آج روک رکھا کہ مجھے تم سے آزادی کے ساتھ ملنے اور باتین کرنے کا موقع مل جائے تاکہ جی کھول کے اپنی کہون اور تمھاری سنون۔ اپنے دل کا سارا حال تم پر آشکارا کر دون۔ خدا کے لیے میری التجا سن لو۔ اپنے وصال سے محروم کر کے تم نے مجھے ایسی مصیبت اور ایسے رنج والم مین مبتلا کر دیا۔ جس کے ظاہر کرنے کے لیے میرے پاس زبان نہین ہے یقین جانو کہ مین نے ذرا بھی بدعہدی نہین کی تمھارے والد نے جب مجھے سلطانہ کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیا تو مین نے فقط ایک پالسی اور حکمت عملی سے اس کے ساتھ الفت ظاہر کر دی ورنہ اس کمبخت کی صورت سے مجھے نہایت ہی نفرت ہے یہ سن کے شاید تم برا مانو۔ مگر سچ کہتا ہون کہ ساری آفت تمھارے اباجان کی لائی ہوئی ہے۔ اسی گھڑی سے ہر وقت اسی فکر مین تھا کہ کسی طرح تم سے مل کے اصل حقیقت بیان کرون۔ اور تمھارے ساتھ شادی کرنے کی کوئی تدبیر نکالون۔ مگر آہ! مین اسی فکر مین لگا رہا۔ اور میری بدقسمتی سے تم نے مرکیس سے شادی کر لی۔ جس کا تمھارے اور میرے دونون کے لیے زندگی بھر کف افسوس ملنے اور قسمت پر رونے کے سوا اور کچھ نتیجہ نہ ہوگا۔"

ضیا۔ "مگر تم نے خاص میرے سامنے جو سلطانہ پر عشق ظاہر کیا اور شادی پر پوری آمادگی ظاہر کی اس کا کیا جواب ہے؟ اگر تمھارے دل مین اس کے خلاف باتین تھین تو تم نے مجھے بتا کیون نہ دیا کہ یہ فقط ظاہرداری کے لیے تھا؟ اور میری تمھاری محبت مین کوئی فرق نہین آیا ہے؟"

الفانسو۔ "بتانے ہی کی تو مہلت نہین ملی تمھارے والد جنھون نے میری خوشیون کو خاک مین ملا دیا۔ اسی وقت تمھین ہٹا لے گئے۔ اور پھر اس کے بعد میرے پاس لوگون کے آنے کا ایسا تانتا بندھا کہ آدھی رات کے بعد میری جان چھوٹی اور اسی وقت مین تمھین خبر کرنے کو آیا مگر کسی غیر کی ملوار لٹرتے دیکھ کے واپس چلا گیا۔"

ضیا۔ "خیر مین نے مان لیا کہ اس مین تمھارا قصور نہ تھا۔ مگر اب میرے مان لینے سے کیا ہوتا ہے؟ قسمت پلٹ چکی۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ اور مین مرکیس کی ہو گئی۔ مگر سچ سچ بتاؤ کیا حقیقت مین تمھین سلطانہ سے محبت نہین ہے؟"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

الفانسو۔ "مطلق نہین۔ بلکہ مجھے تو اس کمبخت کی صورت سے نفرت ہے"
ضیا۔ "تو کیا تم آئندہ بھی اس سے محبت نہ کر سکو گے؟ تھوڑے دنون کی صحبت اور میل جول سے کچھ نہ کچھ انس پیدا ہی ہو جائے گا"
الفانسو۔ "ہرگز نہین۔ جس عورت کی مان نے میرے باپ کو قتل کرایا۔ جو انتہا درجے کی بدکار اور فاحشہ ہے اس سے بھلا محبت ہو سکتی ہے؟ اس سے تو روز بروز نفرت بڑھتی جائے گی"
ضیا۔ "مگر اس سے شادی کرنے پر تو تم مجبور ہو؟ اقرار کر چکے ہو سلطنت اسی شرط پر ملی ہے۔ اور یہ شرط نہ پوری ہوئی تو سارے امرائے دربار خلاف ہو جائین گے۔ جن کے سامنے تم نے شادی کا اقرار کیا ہے۔ وہ بغاوت کر دین گے۔ یہ تاج و تخت چھن جائے گا۔ اور مین خوش ہون گی کہ جس چیز کی ہوس مین تم نے مجھے چھوڑا تھا وہ بھی نہ نصیب ہوئی"
الفانسو۔ "مجھے اب سلطنت کا شوق ہی نہین۔ جو چیز تمھین چھوڑ کے ملے اسے نہین چاہتا۔ لیکن اگر تمھارے والد کی ایسی چالاکیان سب نے کین تو اور بات ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اخلاقی کمزوری سے مین اس کو اپنی جورو بنا لون۔ مگر زندگی بھر میرے حق مین وہ عذاب کا فرشتہ رہے گی"
ضیا۔ "اور مین یہی چاہتی ہون۔ تاکہ جس طرح میری زندگی خراب ہوئی ہے۔ جس طرح مین ایک ناآشنا اور غیر محبوب شخص کے ساتھ زندگی کاٹنے پر مجبور ہوئی ہون اسی طرح تم بھی زندگی بھر کسی کے ساتھ نباہنے پر مجبور ہو جس کی ہر بات اور ہر حرکت سے تم کو آزار پہونچا کرے"
الفانسو۔ "آہ! ضیا میری بیگناہی ثابت ہونے پر بھی تم میرے حال پہ مہربان نہین ہوتین!"
ضیا۔ "تمھاری بیگناہی کا اب یقین بھی آیا تو کیا کر سکتی ہون؟ سوا زیادہ صدمہ ہونے اور زندگی بھر پچھتانے کے اس سے کیا حاصل ہو گا؟ قسمت میری دشمن تھی مجھے یقین دلا یا گیا اور مین نے یقین کر لیا کہ دولت کے نشہ مین تم مجھ بھول گئے اور اس غصہ مین مین حسد کے انگارون پہ لوٹی رہی تھی کہ ان جان مر گئیں کے

ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیا۔ پہلے مین نے بالکل انکار کیا۔ مگر جب سلطانہ آکے میری
دوست نہین۔ اور انھون نے یہ پہلو سمجھایا کہ اب تم سے انتقام لینے کی یہی صورت
ہے کہ مین مرکیس سے شادی کرکے تم کو ستاؤن تو مین اس پر راضی ہوگئی۔ ادھر ابا جان
نے کہا کہ وہ مرکیس کو قول دے چکے ہین۔ اور مین نے خیال کیا کہ صقلیہ کے شامت زدہ
امیرون مین لڑکی عشق و محبت کے بارے مین ماں باپ کی لونڈی ہے۔ اور اپنے اوپر
اختیار نہین رکھتی۔ غرض کچھ ایسی باتین جمع ہوگئین کہ مین مرکیس سے نکاح کرنے پر مجبور
ہوگئی۔ میرے قبول کرتے ہی ابا جان اور سلطانہ نے اسی گھڑی مجھے گرجے مین لیجا کے نکاح
کرادیا۔ اب اپنے کیے پر پچھتاتی ہون۔ مگر پچھتانا بے سود ہے۔ تم بھی اب میری
اس بیوفائی کا مجھ سے یون انتقام لو کہ مجھے بھول جاؤ"۔

الفانسو۔ (جوش و خروش کی بلند آواز سے) "آہ دل پر قابو نہین یہ اختیار سے باہر ہے"

ضیا۔ (ایک ٹھنڈی سانس بھر کے) "اب یہی مناسب ہے کہ ہم تم دونون دل پر جبر کرکے
ان خیالون کو دبائین۔ اور پرانی باتون کو بھول جائین"۔

الفانسو۔ "تمھارے اختیار اور بس مین ہے کہ مجھے اور میری محبت کو بھول جاؤ؟"

ضیا۔ "نہین! اختیار مین تو نہین ہے۔ مگر جہان تک بنے گا اس ظالم دل کو روکون گی۔
تمھارا سامنا کرنے سے بچون گی۔ اور جوش کو دباؤن گی"۔

الفانسو۔ "مگر مجھے صبر نہین آسکتا۔ نہ تو دل کو روک سکتا ہون اور نہ جوش کو دبا سکتا ہون
جب بیقراری بڑھے گی تمھاری زیارت کو دوڑا آؤن گا۔ اور یہ ملنا جلنا تا دم تک نہ چھوٹے گا"

ضیا۔ (دل کو مضبوط کرکے اور طیش کے ساتھ) "یہ نہین ہوسکتا۔ مین دوسرے کی جورو
ہوچکنے کے بعد تم سے مخفی تعلقات نہین رکھ سکتی۔ اور خوشامد و التجا سے کہتی ہون
کہ اب یہان آنے کا قصد نہ کرنا"۔

الفانسو۔ (ایک آہ فلک دوز کھینچ کے) "آہ سنگدل نازنین! محض اپنے موہوم
ارادۂ ضبط کی بنا پر تم اس عاشق جانباز کو اپنے دیدار سے روکتی ہو جو تمھارے
عشق مین نیم جان ہو رہا ہے۔ اور بچپن سے تم پر مٹا ہوا ہے؟"

ان باتون سے خصوصاً الفانسو کا آخری فقرہ سن کے ضیا کو اپنی بیحرمتی
کا خیال آیا۔ اور طیش کے ساتھ بولی "کیا تمھارے دل مین ہے کہ مین اب بھی تم کو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اپنا عاشق بنانا پسند کرونگی؟ یہ خدا کی قسم نہ ہوگا۔ اگر تقدیر نے یہ نہیں پسند کیا کہ مین صقلیہ
کی ملکہ ہون تو یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اپنے شوہر سے بیوفائی کرون۔ اور اسکی مجرم
بنون۔ مرتبہ اور عزت مین بھی وہ کم نہیں ہے۔ خاندان مین تمھارے برابر اور
تمھارے ہی دادا کی اولاد سے ہو۔ اسی درجہ کا وہ بھی ہو جس درجے کے تم ہو
فرق ہو تو فقط اتنا کہ تم بادشاہ ہو اور وہ وزیر ہے۔ مین ہاتھ جوڑ کے کہتی ہون
کہ بس اب یہان سے چلے جاؤ۔ میری آبرو نہ لو۔"

الفانسو۔ (جوش مین آکے اور آپے سے باہر ہو کے) "او بے رحم ظالم! مجھ
پر یہی ظلم کیا تھوڑا ہو کہ تو مرکیس کی جورو ہو گئی۔ جو اب میرے ساتھ یہ ظالمانہ سلوک
بھی کر رہی ہے؟ اور اس کی بھی پروا نہیں کہ اس پیاری صورت کو سامنے کھڑے
ہو کے حسرت سے دیکھ بھی سکون؟ اور آنکھون ہی آنکھون تیرے باغ حسن مین گلچینی
کرون؟ اب میری تسلی کے لیے فقط یہ دیدار رہ گیا ہو۔ اور تو اس سے بھی روکتی ہو!"

بادشاہ کا یہ جوش دیکھ کے ضیا کا بھی دل بھر آیا۔ آنسو پونچھنے لگی جو آنکھون مین
ڈبڈبا آئے تھے اور بولی۔ "آہ! قسمت مین یہی لکھا تھا۔ اور تقدیر نے یہی فیصلہ کر دیا ہو
بس بس جائیے خدا کے لیے جائیے۔ آپ کو دیکھ کے میرے دل مین الفت کا جوش
بڑھتا اور خفقان ہونے لگتا ہے۔ بچپن کا زمانہ اور اسوقت کی ساری باتین نظر کے
سامنے آجاتی ہین۔ اور میرے دل کی وہ حالت ہو جاتی ہو جو خدا نہ کرے کہ کسی
عاشق کے دل کی ہو۔ آہ کیا کرون؟ بے بس ہون! ہاتھ جوڑ کے للہ جاؤ۔ اور میرے
دل مین جذبات و خیالات کا جو ہنگامہ مچا ہوا ہو۔ اس سے مجھے نجات دو۔ یہ شرافت
اور عشق کا مقابلہ ہے۔ اور خدا کے لیے ایسا نہ کرو کہ مین عشق کے جوش مین شرافت
کو ذبح کر دون۔"

یہ کہتے ہی رخصت کا بہانہ پیدا کرنے کے لیے شمعدان میز پر سے گرا دیا
شمع گرتے ہی گل ہو گئی۔ اور وہ بادشاہ سے یہ کہہ کے کہ "مین شمع روشن کرنے جاتی
ہون۔ آپ تشریف لے جائین۔ اور پھر یہان آنے کا ارادہ نہ کرین۔" بغیر الفانسو کو جواب
کا موقع دیے کمرے سے نکل کے چلی گئی۔ مگر پھر الفانسو نے پکار کے یہی کہا کہ مین
ابھی نہیں جاؤنگا۔ جلدی آنا۔"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سولھواں باب

نارضامندی کی شادی کا انجام

مرکیس مسہری کے نیچے چھپا ہوا یہ سب باتین سن رہا تھا۔ اور دل کی عجیب حالت تھی سیکڑون بار جی مین آیا کہ تلوار لے کے نکل پڑون اور اسی وقت بادشاہ سے انتقام لیلون مگر دل کو روکتا اور خیال کرتا کہ اب یہ یہان سے زندہ تو نہین جا سکتا۔ پھر مین ان دونون کے تعلقات کیون نہ معلوم کرلون؟ اور اپنی جورو کا اظہار خود اُسکی زبان سے کیون نہ سن لون؟ جس وقت الفانسو کے الفاظ سنتا دل قابو سے باہر ہونے لگتا۔ تلوار کے قبضہ کو مضبوط پکڑ لیتا۔ اور نکل پڑنے کی جوش کو مشکلون سے روکتا۔ جب ضیا کی باتین سنتا تو کبھی اسکے حال پر ترس کھاتا۔ کبھی غضبناک ہوجاتا اور چاہتا کہ نکل کے ایک ہی تلوار مین اس بوفا عورت کا خاتمہ کردے۔ مگر آخر مین جب ضیا نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ "اب مین اپنے شوہر کی وفادار بی بی رہونگی۔ اور تم سے کسی قسم کا سروکار نہ رکھونگی تو مرکیس کی مردہ امیدین جی اٹھین۔ خوش ہوا۔ اپنی خوش نصیبی پہ ناز کیا۔ اور دل مین کہا "ظالم الفانسو! آخر مین تجھ سے جیتا" اب جو جو ضیا کی زبان سے اپنے شوہر کی وفادار بی بی رہنے۔ کسی قسم کی بے حرمتی نہ گوارا کرنے۔ اور اسے اپنے پاس آنے سے روکنے کا اظہار ہوتا تھا۔ اس کی مسرت بڑھتی جاتی تھی۔ اور اپنی وفادار بی بی کا عاشق ہوتا جاتا تھا۔ یا تو اسی وقت دونون کی ابتدائی ابتدائی گفتگو سن کے اسے بار بار تاؤ آتا تھا کہ اسی دم تلوار کھینچ کے ان دونون عاشق و معشوق کی ہستی مٹا دے یا اب دو ہی گھڑی بعد یہ حالت تھی کہ باعصمت بی بی کے شمع رخ کا پروانہ تھا۔ اور الفانسو کا جانی دشمن اور جو جو ضیا اس سے کہتی تھی کہ آپ جائین اور وہ نہین جاتا تھا۔ وہ تاکید کرتی تھی کہ اب پھر کبھی آپ میرے پاس نہ آئین اور وہ نہ مانتا تھا۔ مرکیس کا غصہ بڑھتا جاتا تھا۔ اور صبر و ضبط کی قوت رخصت ہوتی جاتی تھی۔ یہانتک کہ ضیا نے شمع گل کرکے اس کو چلے جانے کی تاکید کی اور شمع روشن کرنیکے بہانے یہان سے چلی گئی۔ مگر الفانسو اب بھی نہ جاتا تھا۔ اور اُس کا منتظر کھڑا تھا۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اس وقت مرکیس نے دل مین کہا، بس یہی انتقام لینے کا وقت ہے اندھیرے
مین کسی کو خبر بھی نہ ہو گی۔ اور چپکے ہی چپکے شمع کیطرح اسکی زندگی کا چراغ گل ہو جائے
گا۔ تڑپ کے مسہری کے نیچے سے نکلا۔ اور چونکہ اندھیرا تھا اٹکل سے اسکی طرف بڑھ کے
تلوار کا وار کیا۔ مگر تلوار خالی گئی۔ اور الفانسو نے سنبھل کے کہا، کون ہے جو اس دار الامان
مین مجھ سے تلوار کھینچتا ہے؟"

مرکیس "بد کار ظالم یہ نہ سمجھ کہ تو ابنی اس بیجا آرزو کو آسانی سے پورا کر سکے گا؟
ضیا کا شوہر غیور ہے۔ اور اگر زبردستی ضیا کی آبرو پر حملہ کیا جاتا ہے تو وہ اسکی
حمایت کے لیے موجود ہے۔ سنبھل" یہ کہتے ہی پھر جھپٹ کے وار کیا جسے الفانسو نے
اپنی تلوار پر لیا۔ اب دونون جان پر کھیل گئے۔ اور اندھیرے ہی مین بغیر دیکھے اور
بے ٹکان ایک دوسرے پر حربے کرنے لگے۔ دونون زخمی ہوئے۔ مگر ابھی تک کسی پر
کوئی کاری وار نہین پڑنے پایا تھا۔ مرکیس زیادہ تیز ہاتھ دکھا رہا تھا۔ حریف پر بڑھا
پڑتا تھا۔ اور پوری قوت سے وار کرتا تھا۔ لیکن الفانسو صرف اسکے وار کو روک
رہا تھا۔ اور حتی الامکان مرکیس کی جان لینے سے بچتا تھا۔ اس لیے کہ اسے ضیا
کے خفا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اس کے خلاف مرکیس کا یہ خیال تھا کہ لڑائی کا شور
سن کے دم بھر مین سارے قصر والے یہین ہو جائین گے۔ وزیر فرمان بھی آ پہنچے گا۔
پھر اس وقت بادشاہ پر میرا زور نہ چلے گا۔ سب لوگ بیچ بچاؤ کر دینگے۔ مجھے خواہ مخواہ
لڑائی سے ہاتھ روکنا پڑے گا۔ اور بادشاہ میرے خون کا پیاسا ہو جائیگا۔ اس لیے
ضرورت ہے کہ کسی کے آنے سے پہلے ہی اپنے زبردست رقیب کا کام تمام کر دون۔

اسی وضع اور شان سے دونون اندھیرے مین لڑ رہے تھے۔ اور مرکیس
جان سے ہاتھ دھو کے حریف کیطرف بڑھتا جاتا تھا۔ یکایک دروازہ کھلا۔ ضیا شمع
ہاتھ مین لیے ہوئے اندر آئی۔ اور یہ ہنگامہ دیکھتے ہی ٹھٹھک کے اپنی جگہ پہ کھڑی ہو گئی
مرکیس نے پلٹ کے اسکی طرف دیکھا۔ اور ساتھ ہی اسکے شانے پر الفانسو کا ایسا زبردست
ہاتھ پڑا کہ سینہ تک کاٹ گیا۔ مرکیس خون مین نہا کے گر پڑا۔ اور بیجان ہو کے گرا
تھا کہ ضیا نے شمع میز پر رکھی۔ اسے دونون ہاتھون سے پکڑ لیا۔ اور سنبھالنے لگی
اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرنے کے عوض مرکیس ضیا سے لپٹ گیا۔ اسنے اپنے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ساتھ ہی گرے زمین پر گرا۔ اور بڑی پھرتی کے ساتھ کمر سے خنجر نکال کے اس کے سینے مین
بھونک دیا۔ ضیا نے بے تحاشا ایک چیخ ماری۔ اور مرکیس نے کہا "گھبرا نہین مین تجھے
بھی اپنے ساتھ لیتا چلون گا۔ یہان نہ چھوڑون گا کہ تیرے حسن سے کوئی اور لطف اٹھائے۔"
یہ بیہودہ آخری الفاظ ابھی اس طرح ہو لی کہ اگرچہ الفانسو نے فوراً بے اختیاری
کے ساتھ جھپٹ کے ضیا کا پاؤن پکڑ لیا۔ اور اپنی طرف کھینچ کے اسے مرکیس کی گر
گرفت سے چھڑا لیا۔ مگر مرکیس اس کا کام تمام کر چکا تھا۔

اب جان بلب مرکیس نے الفانسو کی طرف دیکھ کے ناتوانی کی آواز مین کہا "تو خوش
نہ ہو کہ اپنے رقیب کو مار ڈالا۔ اس لیے کہ اس لڑائی مین در اصل مین ہی کامیاب ہون۔
ضیا کو مین ہی نے جیتا۔ وہ میری تھی اور مین ہی اسے اپنے ساتھ لیے جاتا ہون۔ اور
اس اطمینان و مسرت کے ساتھ دوسرے عالم مین جاتا ہون کہ میرے بعد تو کبھی خوش
نہ رہے گا۔ تو ضیا کے غم مین زندگی بھر کانٹون پر لوٹے گا۔ اب درد اور ضعف کی شدت
سے اس نے زبان روک لی۔ اور بالکل موت کے کنارے پہونچ کے باقی ماندہ قوت سے
پھر کام لیا۔ اور کہا "اب مین اطمینان کی نیند سوتا اور ضیا کے وصل سے شاد کام ہوتا ہون
اور تو ضیا کی لاش پر کھڑے ہو کے ماتم کر" یہ کہتے ہی دم توڑ دیا۔

الفانسو ان واقعات کو دیکھ کے مبہوت و ششدر تھا۔ خاموشی سے مرکیس کے آخری
الفاظ سنتا رہا۔ اور پھر ضیا کی طرف جھک کے دیکھا کہ اس مین کسی قدر سانس باقی ہے یا نہین
ضیا اپنی طرف دیکھتے دیکھ کے بولی "الفانسو! میرے پاس نہ آ! مرکیس تو مجھ سے
اطمینان پر خوش ہوتا ہوا دنیا سے گیا ہے۔ مگر مجھے بڑی حسرت ہے کہ مین دنیا سے نامراد جاتی ہون
اور تو بامراد ہے آہ! افسوس صد ہزار افسوس! تو دنیا مین خوش رہے گا۔ اور مین حسرت
سے جان دیتی ہون۔ بس اب مجھ مین کچھ کہنے کی تاب نہین ہے جاتی ہون۔ اور دیکھون
وہان کیا معاملہ پیش آتا ہے؟"

الفانسو جواب دینے کو تھا کہ "مین تمھارے بغیر خوش ہونا کیسا زندہ بھی نہین رہ سکتا"
مگر قبل اس کے کہ اس کی زبان سے کوئی لفظ نکلے ضیا کی روح پرواز کر گئی۔ یہ ایسا شدید
صدمہ تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے الفانسو غم کو بھی بھول گیا۔ مگر چند منٹ کے بعد اسے
محسوس ہونا شروع ہوا کہ کیا ہو گیا۔ اب ساعت بساعت اسے زیادہ نظر آتا جاتا تھا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کہ ضیا کا مر جانا میرے لیے کیا چیز ہے۔ گریبان چاک کر ڈالا۔ اور نہایت ہی زور و شور سے سینہ کوبی کرنے لگا۔ چلا چلا کے روتا تھا۔ اور پکارتا تھا کہ "آہ کوئی آکے مجھے مار ڈالے"!

اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور بہت سی مشعلوں کے ساتھ وزیر فرمان اور قصر کے بیسیوں زن و مرد کمرے میں گھس پڑے۔ زمین پر خون کا سیلاب بہتے دیکھ کے وزیر ٹھٹکا۔ اور متحیر ہو کے کہا "یہ خون کیسا؟ اور یہ لاشیں کس کی ہیں؟ ایں! میرا داماد مرکیس؟ اور ادھر کون ہے؟ آہ میری لاڈلی بیٹی ضیا!" ان الفاظ کے ساتھ ہی سر پر ایک دوہتڑ مارا۔ پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک چیخ کی آواز نکلی۔ فوراً ہی الفانسو پر نظر جا پڑی جو خون آلود تلوار ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ طیش کھا کے چلایا "ہائے الفانسو! میں یہ نہیں جانتا تھا کہ سانپ کو آستین میں پال رہا ہوں۔ افسوس! صد افسوس! یہ نہیں امید تھی کہ میری بیٹی اور میرے داماد کا خون تیرے ہاتھ سے ہوگا۔ تو نے میرے خاندان کا چراغ گل کر دیا ہے تو آ مجھے بھی مار ڈال۔ یہ حسرت بھی نکال لے۔ آہ! یہ صدمہ نہیں برداشت ہو سکتا۔ میں اب نہ جیوں گا۔ آ بڑھ اور مجھے قتل کر! انتظار کس بات کا ہے؟"

الفانسو۔ (تلوار کو ہاتھ سے پھینک کر) "او بدقسمت وزیر اپنے اعمال کا انجام دیکھ! اس تلخی کا مزہ چکھنے کے لیے ابھی جی! میں بھی جیوں گا۔ اور تو بھی جی! دیکھ کہ مجھے سلطنت دلوانے کے لیے تو نے جو کیا دیاں کی تھیں ان کا کیا حشر ہوا؟ یہ تیرا ہی کیا تیرے سامنے آیا ہے! تیری تمنا بر آئی۔ تیری کوششیں بارور ہوئیں۔ پھر روتا کیوں ہے؟ ہاں تو خوش ہو کہ تیری تمنا بر آئی۔ اور میں ہمیشہ کے لیے حرمان نصیب رہ گیا۔ مگر آہ! میں کیوں زندہ ہوں؟ کیا اس لیے کہ جیسا تیرا داماد کہہ کے مرا ہے میں ضیا کی لاش پر کھڑے ہو کے ماتم کروں؟ اور مرکیس کی روح خوش ہو؟ نہیں یہ قیامت تک نہ ہوگا۔ میں بھی اپنی محبوبہ کے ساتھ جاؤں گا۔ آ اور میری اور مرکیس کی رقابت کا جھگڑا ابھی پاک کر دے۔ مگر نہیں تو تلوار سے نہیں بلکہ اپنی چالاکیوں اور کیادیوں سے جان لیتا ہے۔ اس کے لیے ایک زمانہ چاہیے اور مجھے موت کا انتظار کرنا پڑے گا۔ مگر میں بے صبر ہوں! انتظار نہیں کر سکتا۔ وزیر اپنے لیے دوسرا بادشاہ ڈھونڈھ لے! اور دیکھ کہ تو نے تو ضیا کو مجھ سے چھڑا دیا تھا مگر میں نے اسے نہیں چھوڑا!" یہ کہتے ہی الفانسو نے کمر سے خنجر کھینچ لیا۔ جو روشنی میں بجلی کی طرح چمکا۔ اور وزیر کی طرف دیکھ کے کہا "آہ! وزیر فرمان مجھ سے رخصت

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مجھے معاف کر کہ جوش غم مین مین نے تیرے ساتھ گستاخیان کین جس شخص کو تو نے بیٹون کیطرح پالا تھا وہ بالکل نااہل اور نالائق نکلا۔ اسے دلچسپ قصر جو میری آرزؤن کا گہوارہ تھا تجھ سے رخصت! اے سلطنت جقیلہ تجھ سے رخصت! اے مصیبت بھری دنیا تجھ سے رخصت اور اے پر الم زندگی تجھے بھی خدا کو سونپا۔" یہ کہتے ہی ہاتھ پھیلا کے ارادہ کیا کہ خنجر کو سینے پہ مارے کہ ناگہان کوئی شخص زینہ کے نیچے سے نکل کے جھپٹا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

سترھوان باب

مردہ امید کا جی اٹھنا

یہ نیا شخص جس نے الفانسو کو خودکشی سے روکا ایک گلفام و نازک اندام عورت تھی! الفانسو تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر فرنان اسکی صورت دیکھتے ہی چونک کے بولا "ایین! مین یہ کیا دیکھ رہا ہون! کیا مرنیکے بعد ضیا کی روح آئی ہے کہ الفانسو کو خودکشی سے روکے؟"

مرجانہ۔ (بڑھ کے) "ہان ہان یہ میری بی بی ضیا ہین!"

فرنان: "آہ! ضیا کہان! ضیا تو وہ مری پڑی ہے"

الفانسو: (جیسے خواب الم سے چونک کے اور جو عورت اس کا ہاتھ پکڑے تھی اسکو دیکھ کے) "کیا تو ضیا ہے! نہین ضیا کو مرکیس اپنے ساتھ لے گیا۔ جس زبردستی اور جور و ستم سے وہ مرکیس کے حوالے کی گئی تھی اسی زبردستی اور جور و ستم سے وہ اس کو عالم آخرت مین لے گیا۔ لیکن عورت! تو ہے کون کہ تیری صورت بعینہ ضیا کی سی معلوم ہوتی ہے؟"

عورت: "ہان مین ضیا ہون؟"

فرنان: (کمال حیرت سے) "اور یہ زمین پر مردہ کون پڑا ہے؟ دیکھ وہ ضیا ہے کہ نہین؟"

مرجانہ: "وہ شاہزادی سلطانہ ہین!"

الفانسو: "سلطانہ! سلطانہ یہان کہان؟"

مرجانہ: "جی وہ رات کو آ مین تھین اور یہین رہ گئین"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

الفانسو: بالکل غلط۔ میں دھوکا نہیں کھا سکتا! یہ بھی معلوم ہوتا ہے وزیر فرمان کی کوئی چالاکی ہے جو مجھے پیاری ضیا کے ساتھ جانے سے روکتا ہے۔ مگر یہ نہ ہوگا"

مرجانہ: "حضور اصلی ضیا یہی ہیں جو آپ کے پاس کھڑی ہیں۔ اور وہ جو زمین پر پڑی ہیں بنی ہوئی ضیا ہیں"

فرمان: "کیا بکتی ہے؟ ضیا بھی کہیں بنائے بن سکتی ہے؟"

الفانسو: "خدا نے ایک ہی ضیا میں سارے کمالات صرف کر دیے تھے۔ دوسری کے لیے کہاں سے آتے؟"

مرجانہ: "حضور مجھ سے سنیں۔ شاہزادی سلطانہ رات کو آئیں اور چاہتی تھیں کہ ضیا کے کپڑے پہن کے اور اُنھیں کا روپ بھر کے خوابگاہ کے کمرے میں بیٹھیں اور حضور سے ضیا کے بھیس میں گفتگو کریں۔ مگر ہماری بی بی نے اس کو نہیں پسند کیا تب وہ ہماری بی بی سے رخصت ہو کے میرے پاس آئیں اور کہا "مجھے ضیا کا سا بنا دو۔ اُنھیں کے کپڑے پہناؤ۔ اُنھیں کے سے بال بناؤ۔ اور اُنھیں کا سا سنگھار کر دو۔ میرا تو یہ کام ہی تھا۔ میں نے کئی گھنٹہ محنت کر کے انھیں ایسا بنا دیا کہ کوئی لاکھ غور سے دیکھے نہ پہچان سکے۔ یہ روپ بھرنے کے بعد وہ کمرے کے دروازے کے پاس کان لگا کے کھڑی ہوئیں۔ اور دیر تک ہماری بی بی اور بادشاہ کی باتیں سنتی رہیں۔ اتنے میں ہماری بی بی ضیا شمعدان ہاتھ میں لیے ہوئے شمع روشن کرنے کو اپنے کمرے سے نکلیں اس وقت سلطانہ نے انھیں قسمیں دلا کے مجبور کیا کہ اب تھوڑی دیر کے لیے مجھے اندر جانے دو۔ بی بی نے مجبور ہو کے شمعدان ان کے ہاتھ میں دیدیا اور خود میرے کمرے میں آ کے لیٹ رہیں۔ اور سلطانہ شمع روشن کر کے اندر گئیں"

ضیا: "جس وقت تک میں کمرے سے نکلی ہوں اس وقت تک تو میرے شوہر مرکیس کا کہیں پتہ نہ تھا۔ میرے آتے ہی وہ خدا جانے کیونکر پیدا ہو گئے؟"

مٹلڈا۔ (ڈرتے ہوے) "حضور یہ میرا قصور ہے؟ مرکیس نے قیدخانے کے داروغہ کو اس پہلے راضی کر لیا کہ رات بھر یہاں آ کے رہیں۔ صبح ہوتے ہی جا کے پھر بیڑیاں پہن لیں۔ اور قیدی بنجائیں۔ اس راز کے چھپانے کے لیے وہ چھپکے سے آئے اور ہمارے محل میں کسی کو خبر نہ ہوئی۔ یہاں وہ سیدھے میرے پاس آئے اور کہا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مین ابھی قیدی ہون۔ اور چھپ کے آیا ہون۔ تم مجھے اپنی بی بی کے سونے کے کمرے مین پہونچا دو۔ مگر اس طرح کہ اُن کو نہ معلوم ہو۔ مین نے اُن کا کہنا مان لیا۔ اور وہ کمرے مین پہونچتے ہی مسہری کے نیچے چھپ رہے۔"

ضیا:- "تو اُنھون نے میری اور الفانسو کی سب باتین سنی ہون گی!"

فرنان:- (جوش و خروش سے) "معلوم ہوتا ہے بادشاہ کو مرکیس کے موجود ہونے کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ تمھارے آتے ہی ڈھونڈھ نکالا۔ اور موقع پا کے مار ڈالا تاکہ دنیا رقیب سے خالی ہو جائے۔"

الفانسو:- "نہین میرے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ مرکیس یہان موجود ہے۔ مین دارو غۂ قیدخانہ کو ایسا نمک حرام نہین جانتا تھا کہ اُسے گھر آنے کی اجازت دیدے گا۔ وہ آخر تک دم سادھے پڑا رہا۔ اور جب ضیا شمع روشن کرنے کو باہر گئین تو نکل کے اندھیرے مین مجھ پہ تلوارین مارنے لگا۔ اور مین نے پوچھا کون ہے تو صاف اپنا نام و نشان بتا دیا۔ اس پر بھی مین اسکے حملون کو روکتا ہی رہا۔ اپنی طرف سے ایک حربہ بھی نہین کیا۔ کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ اسکو آزار پہونچا تو ضیا کو ملال ہو گا۔ لیکن وہ برابر بڑھتا چلا آتا تھا۔ اور کوشش کر رہا تھا کہ کسی کے آنے سے پہلے ہی میرا کام تمام کر دے۔ اتنے مین ضیا شمع لے کے آئین۔ اور مرکیس نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور اسی وقت اتفاق سے اُس کے شانے پہ میرا ایسا وار پڑ گیا جو کاری تھا۔ مرا ارادہ نہ تھا کہ اسے مار ڈالون مگر موت اسکی قسمت مین لکھی تھی۔ تیورا کے گرنے لگا۔ ضیا نے شمع رکھ کے پکڑ لیا کہ گرنے نہ دے۔ مگر مرکیس بے تحاشا اُن سے لپٹ گیا۔ اسے ساتھ لے کے گرا۔ اور گرتے ہی قبل اس کے کہ مین دیکھ سکون اپنا خنجر اُس کے دل مین اُتار دیا۔ اور کہا "مین تجھے اپنے ساتھ لے چلون گا۔ یہ نہ ہو گا کہ کسی اور کے لیے چھوڑ جاؤن۔" اس وقت دنیا میری آنکھون مین سیاہ تھی۔ صدمہ تھا کہ مرکیس میری ضیا کو لے کے دوسرے عالم مین بھاگ گیا۔ اور تیار تھا کہ فوراً وہان پہونچ کے مین بھی اسے تلاش کرون۔ اتنے مین اُس جان بلب مصنوعی ضیا نے مجھ سے کہا "مرکیس تو جھوٹے اطمینان پر خوش ہوتا ہوا دنیا سے گیا مگر مجھے بڑی حسرت ہے کہ مین دنیا سے نامراد جاتی ہون اور تو بامراد ہے۔" ایسے ہی دو ایک فقرے کہے اور میرے بچ رہنے پہ افسوس کرتی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہو گئی گرگئی۔ اسکی ان باتون کا مطلب مین بالکل نہین سمجھ سکا تھا۔ اور سخت متحیر تھا مگر اب سمجھ مین آیا کہ جملہ میری دشمن سلطانہ کی زبان سے تھا۔ اور میری محبوبہ ضیا دنیا مین زندہ و سلامت موجود ہے۔ جیسے اسے وزیر اب مین بغیر اس کے کہ تیرا کچھ بھی پاس و لحاظ کرون اپنے آغوش شوق مین کھینچ کے اس زخمی دل کا علاج کرونگا" یہ کہتے ہی ضیا کو کھینچ کے سینہ سے لگا لیا۔ اسکے لب و رخسار کے بوسے لیے اور کہا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر کہ بغیر اس کے کہ مین اپنی طرف سے کسی پر ظلم کرون میدان صاف ہو گیا۔ اور میری ضیا میرے پہلو مین ہے"

اب اس ہنگامے کی سارے محل مین خبر ہو گئی تھی۔ اور سب ادنے و اعلی اس کمرے کے دروازے پر بھیڑ لگائے ہوے تھے۔ وزیر فرنان کو اپنے گزشتہ افعال پر تنبہ ہوا۔ آگے بڑھا۔ بادشاہ کے سامنے گھٹنون پر جھکا۔ ہاتھ جوڑے اور کہا "اب میرا قصور معاف ہو" وزیر کو اس وضع مین دیکھتے ہی تمام لوگ جو اس کمرے کے اندر تھے حتی کہ ضیا اور اسکی سب خادمائین بھی اسی طرح گھٹنون پر جھک کے سامنے دست بستہ کھڑی ہو گئین۔

الفانسو نے ضیا کو اُٹھا کے اپنے برابر بائین طرف کھڑا کر لیا۔ اور کہا تمھاری جگہ یہ ہے۔ پھر وزیر سے کہا "یہ میری قسمت کی گردش تھی مین اسے کسی کا قصور نہین کہتا۔ مگر ہان تمھارے طرز عمل سے مین نے بے انتہا صدمہ اُٹھایا"

فرنان۔ (عاجزی سے) "جہان پناہ! غلام نے جو کچھ کیا حضور کی خیر خواہی مین کیا۔ مجھے نہین نظر آتا تھا کہ ضیا کے حضور کی ملکہ بننے مین میری عزت ہے؟ مگر میرا خیال تھا کہ اسکے شوق مین حضور تاج و تخت سے محروم رہ جائین گے۔ حضور کے چشم و ابرو سے بیشک نظر آیا کہ حضور کو ضیا سے چھوٹنے کا بڑا ملال ہوگا اور وہ بھی حضور سے چھوٹ کے زندگی سے بیزار ہو جائے گی۔ لیکن دونون کے اس جوش الفت کو غلام نے ایک بچپن کی ضد خیال کیا۔ اور دل مین کہا کہ سب سے مقدم تاج و تخت ہین۔ غرض فقط حضور کی خیر خواہی مین اپنی ضیا کی خوشی اپنی سرفرازی اور خود حضور کی مرضی کو پس پشت ڈال کے غلام نے بہلا پھسلا کے ضیا کی شادی مرکیس سے کر دی۔ لیکن ان امر مین معلوم ہو گیا کہ جو امر حضور کی رضامندی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کے خلاف کیا گیا۔ وہ خدا کی بھی مرضی کے خلاف تھا۔ ضیا حضور ہی کے لیے تھی۔ اور حضور ہی کی ہو گئی۔ غلام اپنی کوشش مین ذلیل ہوا۔ مرکیس نے حضور کی ذات پر حملہ کر کے اپنی گستاخی کی سزا پائی۔ سلطانہ نے خود ہی آگ اپنی جان دیدی۔ جتنی مزاحمتین تھین دور ہو گئین۔ اور غلام بڑی خوشی بڑے فخر اور نہایت ہی عزت و وقار کے ساتھ ضیا کو حضور کی خدمت مین پیش کرتا ہے اور اپنے گذشتہ افعال پر نادم ہو کے رحم در معافی کا امیدوار ہے۔" یہ کہتے ہی اُس نے زور و شور سے نعرہ لگایا۔ "شاہ الفانسو کا اقبال بلند اور دشمن خوار!" اسکی زبان سے سنتے ہی تمام قلعہ والون نے یہی نعرہ لگایا جس کی صدا کوہ بلگرینو کی چوٹیون سے ٹکرائی۔ اور گنبد فلک مین گونجتی رہی۔

الفانسو۔ "تمھارے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری یہ سب کاروائیان نیک نیتی سے اور میری خیر خواہی مین تھین اور مجھے بھی اس کا یقین ہے۔ لہذا انھین کوئی قصور نہین کہہ سکتا۔ لیکن اگر تم ان باتون کو قصور خیال کرتے ہو تو مین نہایت ہی مسرت کے ساتھ معاف کرتا ہون اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان سب جھگڑون کا انجام مسرت و شادکامی پر ہوا۔ اور آخر کار ضیا میری ہو گئی۔"

یہ کہتے ہی الفانسو نے وزیر کو ہاتھ پکڑ کے اُٹھایا۔ اور کہا۔ "اب سب سے پہلے ان دونون بدنصیب مقتولون کی تجہیز و تکفین ہونی چاہیے اور تمھارے وفے ہے کہ ان کے جنازے پوری عزت اور شان و شوکت سے اُٹھائے جائین۔"

یہ حکم دے کے الفانسو وزیر سے رخصت ہونے کو تھا کہ وزیر نے دست بستہ عرض کیا۔ "ابھی ایک راز باقی ہے۔ آپ خود بخود اس کمرے مین کیونکر پہونچ گئے۔ جس کے دروازے بند تھے؟ اور کسی کا اندر داخل ہونا غیر ممکن تھا؟ شاید خود ضیا دروازہ کھول کے بلا لیتی ہو؟ مگر اس سے مجھے ایسی امید نہین ہے۔"

الفانسو۔ "یہ ایسا راز ہے جسے میرے اور ضیا کے سوا یہان کوئی نہین جانتا۔ گو کہ اب یہ راز راز نہین رہا۔ مگر مین اب بھی اسے عام طور پر فاش نہین کرنا چاہتا۔ سب لوگون کو ہٹا دو۔ اور تمھارے میرے اور ضیا کے سوا کوئی چوتھا شخص نہ رہے۔" فوراً سب لوگ ہٹا دیے گئے۔ اور کمرہ اندر سے بند کر لیا گیا۔

الفانسو۔ "وزیر۔ فرنان مجھ کو ضیا سے اور ضیا کو مجھ سے اسی بچپن کے زمانے

سے محبت تھی جب کہ پہلے پہل مین یہان آکے رہا دہم دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا ہمارے اعضا اور ہمارے قوی کے ساتھ اس الفت کا بھی نشو ونما ہوتا گیا۔ اور جب ہمین یہ محسوس ہونا شروع ہوا کہ نامحرم مرد و عورت کا آزادی کے ساتھ ملنا جلنا اور بغیر نکاح کے ربط و ضبط بڑھانا اندیشہ ناک ہے تو ہم نے باہم پاک اور شریفانہ محبت رکھنے پر حلف اُٹھائی اور زیادہ ربط و ضبط بڑھانے لگے۔ اسی زمانہ مین تم نے ضیا کو روکنا شروع کیا۔ اس کی خادماؤن کو تاکید کی کہ ہم دونون کو ملنے نہ دین اس روک نے ہمارے دلون مین جوش محبت کو اور بڑھا دیا۔ ایک دوسرے کے فراق مین بیتاب و بیقرار رہنے لگے۔ آخر ضیا نے یہ تدبیر بتائی کہ ہم دونون اپنے گھرون کے درمیان مین کوئی ایسا پوشیدہ راستہ بنا لین کہ ہر وقت آسانی سے بے تکلف مل سکین۔ پہلے تو مین نے ضیا کی اس تجویز کو غیر ممکن تصور کیا۔ اور محال سمجھا مگر عشق ہر محال کو ممکن کر دیا کرتا ہے۔ جزائری سفیرون سے سنا کہ مصری معمار وغیرہ اُن کے شہر مین آئے ہوئے ہین جو بڑے باکمال ہین۔ اُن سے کہہ کے اُن معمارون اور کاریگرون کو وہان سے بلوایا۔ اور آپ کی غیبت مین پوشیدہ ہی پوشیدہ چند روز کے اندر ایک راستہ بنوا لیا جس کی کسی کو خبر نہ تھی اس کے دروازے ایسے رکھے کہ کمرے مین کوئی ہزار غور کرے نہ سمجھ سکے۔ اور اسی راہ سے آمد و رفت رکھی"۔

یہ بیان کرنے کے بعد الفانسو نے دیوار کے ایک پھول مین کنجی لگائی فوراً دروازہ کھل گیا۔ اور اس دروازے سے اُتار کے وہ وزیر کو سرنگ کے راستہ سے اپنے کمرے مین لے گیا۔ پھر واپس لے آیا۔ اور کہا "یہ راستہ ہے جو مجھے ہمیشہ بڑی آسانی سے اپنی ضیا کے پاس پہونچا دیا کرتا تھا۔ اور کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔

وزیر اس راستہ کو دیکھ کے نقش حیرت ہو گیا۔ اور کہا "اگر حضور نے اس کے تفصیلی حالات نہ بیان فرمائی ہوتی تو مین کہتا یہ انسان کا نہین جنون کا کام ہے۔ مین ان بیل بوٹون کی شگفتگی و خوبی پر متحیر تھا۔ مگر یہ حقیقت دیکھ کے عقل حیران ہو گئی"!

الفانسو: اب مین قصر شاہی مین جاتا ہون۔ ان دونون لاشون کو اسی وقت

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ان کے گھروں مین پہونچا دو۔ اور صبح کو بڑے تزک و احتشام سے اُٹھاؤ۔ مشایعت مین مین بھی چلون گا۔ اور ضیا کو بھی ضرور شریک ہونا چاہیے۔ شام کو پھر یہان آکے اپنی ضیا سے ملون گا۔ اور جب تک پوپ سے اجازت حاصل کر کے مین شادی کرون روز رات کو یہین آکے ملا کرون گا۔ اس لیے کہ یہی قصر اور یہی کمرے ہمارے بچپن کے عشق کے گہوارے ہین۔ اور جو لطف ہمین یہان آسکتا ہے اور کہین ممکن نہین"

فرنان :۔ حضور کا ہر حکم بجالایا جائے گا۔ اور یہ قصر حضور ہی کا ہے جسے مین اپنی بیٹی کے جہیز مین حضور کی نذر کرون گا۔ اس کے بعد الفانسو فرنان اور ضیا سے رخصت ہو کے قصر شاہی مین گیا۔ اور اس رات کے عجیب و غریب واقعات نے دل و دماغ پر اس قدر گہرا اثر ڈالا تھا کہ رات بھر نیند نہ آئی۔

اٹھارھوان باب

دشمن پامال

دوسرے دن مرکیس اور سلطانہ کے جنازے شاہی تزک و احتشام سے اٹھے۔ توران بیٹی کی لاش پہ ماتم کرتی ہوئی قبر تک گئی۔ اسے قطعی یقین تھا کہ چالاک وزیر فرنان نے پہلے تو سلطانہ سے شادی کرنے اور اسے اپنی ملکہ بنانے کا الفانسو سے اقرار کرایا۔ اس طریقہ سے جب الفانسو کو تخت پہ بٹھا لیا۔ اور سارے ملک کو اس کا مطیع فرمان بنا دیا تو اپنی بیٹی ضیا کے ملکہ صقلیہ بنانے کے لیے سلطانہ کو اپنے قصر مین مروا ڈالا۔ اس کا انتقام لینے کے درپے ہوئی۔ مگر آپ کو بالکل بیدست و پا پاتی تھی۔ اور اپنا کچھ زور چلتا نہ نظر آتا تھا۔ یہ اس کے بھائی مہرجان کا عہدہ تھا۔ جو اس کے ہاتھ کے کٹھ پتلی تھا۔ اور برا بھلا جو چاہتی تھی وہی ہو جاتا تھا۔

مگر اس مجبوری پر بھی اپنی شرارت سے نہ باز آئی۔ سلطانہ اور مرکیس کے دفن ہونے کی شام ہی کو جبکہ الفانسو ضیا کے عشرت کدے مین تھا وہ الفانسو کے بڑے بھائی ڈان رادرق کے پاس دوڑی گئی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اور کہا، افسوس تم بڑے بھائی ہو کے تاج و تخت سے محروم رہ گئے۔ اور تمھارا چھوٹا بھائی بادشاہ ہو گیا!" "ڈان رادرق" مین نے تو سنا ہے کہ آپ ہی نے چچا کی نظر مین مجھے نالائق بنا کے الفانسو کی ولیعہدی کی وصیت لکھادی"

توران "مجھے وزیر فرنان نے دھوکا دیا۔ الفانسو کو وہ اپنا داماد بنانا چاہتا تھا۔ پہلے مشہور کر دیا۔ اور سرور بار الفانسو سے اقرار کرا دیا کہ وہ سلطانہ سے شادی کرے گا۔ سارے امیرون کو اطمینان دلانے کے لیے اپنی بیٹی کو جھٹ پٹ بیاہ بھی دیا۔ اس طرح سب لوگون کو غافل کر کے جب تاج و تخت پر اچھی طرح قبضہ کر لیا تو ایک ہی رات مین سلطانہ اور مرکیس دونون کو مروا ڈالا۔ اور اب الفانسو عنقریب اس کا داماد ہونیوالا ہے۔ اب وقت اور موقع ہے کہ تم زور و شور سے سلطنت کا دعویٰ کر دو۔ ان ظلمون کا انتقام لینے کے لیے اُٹھ کھڑے ہو۔ اور لوگون کو بتاؤ کہ بادشاہ کی وصیت کتنی بڑی چالاکی سے مٹا دی گئی!"

ڈان رادرق "تخت کا دعویٰ دار تو مین پہلے ہی سے ہون مگر میری تو کوئی سنتا ہی نہین"

توران "اب سنین گے۔ اس لیے کہ اب مین تمھارے ساتھ ہون گی۔ مرکیس کے اعزا اور بھائی بند بھی تمھارے ساتھ ہون گے۔ اور اُن کے اثر سے ہزارون آدمی تمھارے جھنڈے کے نیچے آ کے جمع ہو جائین گے۔ تھوڑا بھی استقلال حاصل ہو گیا تو ہم سلطنت نیپلز کو دوست بنا لین گے۔ اور وہان کی زبردست فوجین تمھاری کمک کو آجائین گی"

ڈان رادرق نے پھوپی کے کہنے مین آ کے اپنے دو چار دوستون اور ساتھیون کو ساتھ لیا۔ اور مخالفت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ یہ خبر سنتے ہی الفانسو اور فرنان نے تمام امرائے سلطنت اور سرداران فوج کو جمع کر کے ڈان رادرق پر حملہ کر دیا۔ ڈان رادرق کے ہمراہی اگرچہ تھوڑے تھے۔ مگر توران کے ابھارنے سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑے۔ اور جب شکست ہوئی تو بھاگ کے سینا مین چلے گئے۔ وہان کے باغیون

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کو اپنے ساتھ لیا۔ ایطالیہ مین اپنے سفیر بھیجے۔ اور اتنی قوت پیدا کر لی۔ کہ دونون بھائیون مین بہت سی لڑائیان ہوئین۔ چند ہی روز مین سلطنت نیبلز ڈان رادرق کی طرف دار ہوگئی۔ اور اُس کی کمک کو بہت سی فوج اٹطالیہ سے پہونچی۔ نیبلز والون کے دخل دیتے ہی الجزائر سے ایک جرار عربی لشکر الفانسو کی مدد کو آگیا۔ اس کے آتے ہی خود صقلیہ کے مسلمان بھی بڑے جوش و خروش سے الفانسو کی حمایت کو اٹھ کھڑے ہوے۔ اور بالرمو کے قریب ایک بڑی بھاری لڑائی ہوئی۔ جس مین آخری فیصلہ الفانسو کے موافق ہوا۔ ڈان رادرق میدان جنگ مین مارا گیا۔ بوران گرفتار ہوئی اور نہایت ذلت کے ساتھ الفانسو کے دربار مین تخت کے سامنے پابزنجیر لا کے کھڑی کر دی گئی۔ الفانسو نے اُسکی طرف غور سے دیکھا اور کہا "دشمن ہو۔ مجھ سے چار آنکھین کرو۔ تمھین وہ وقت یاد ہے جب تمھاری سازش سے میرے والد کی جان گئی تھی؟ اور تمھین ان کی عاجزی پہ بالکل ترس نہین آیا تھا؟"

بوران "ہان مین اس جھگڑے مین بھائی مہرجان کی طرفدار تھی۔"

الفانسو "اور یہ بھی یاد ہے کہ تم ہم دونون بھائیون کی جان کی دشمن اور خون کی پیاسی تھین۔ ہر روز ہمارے قتل کی ایک تدبیر نکالتی تھین۔ ہمارے قتل کے لیے قاتل اور جلاد مقرر کر کے بھیجے جاتے تھے؟ تمھارے پنجۂ ستم سے ہمین خدا ہی نے بچایا۔ ورنہ تم نے کوئی بات اٹھا نہین رکھی اور ہمارے مرحوم و مظلوم والد ہی نے تمھارا کیا بگاڑا تھا؟ یہی نہ کہ تمھین بدکاری زناکاری شہوت پرستی اور روسیاہی سے روکتے تھے؟ اور تمھارے ایک بدکار دزانی ہم صحبت کو مار ڈالا تھا؟ اُن کا یہی جرم تھا یا کچھ اور؟" بوران نے سر جھکا لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا۔

الفانسو "اگر تمھین انکار ہو تو مین اُس کی شہادتین پیش کر سکتا ہون۔"

بوران "سب صحیح ہے۔ مگر مین ہی نے تم کو ولی عہد مقرر کرایا۔"

الفانسو "مجھے نہین تم نے سلطانہ سکو ملکہ اور مجھے اُس کا غلام بنانا چاہا تھا۔ تم یہ چاہتی تھین کہ اس کی بے عصمتی آوارگی اور خودسری پہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہم دونون بھائیون مین سے ایک کو قربان کر دو۔ اور جب یہ نہ ہوا تو پھر میرے خون کے پیاسی ہو گئین ہے نہ؟"

بوران: "تم نے میری سلطانہ کو مار ڈالا۔ اور مین نے اس کے خون کا انتقام لینے کی کوشش کی"

الفانسو: "اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ سلطانہ نے خود ہی اپنی جان دی۔ مکاری سے ضیا کا بہروپ بھر کے اس کے سونے کے کمرے مین آئی۔ اور ضیا ہی کے دھوکے مین مرکیس کے خنجر سے مری۔ مرکیس نے ضیا کو اپنے ساتھ قبر مین لے جانا چاہا تھا (جس کا خیال آنے سے بھی مین کانپ جاتا ہون) مرکیس کو مرتے دم تک یقین تھا کہ اس نے ضیا کو مار ڈالا۔ مگر اس کے بعد جب مجھے اپنی مایوسی۔ نامرادی و ناکامی کا صدمہ شروع ہوا تو حال کھلا کہ اس کے ہاتھ کی مقتولہ سلطانہ تھی۔ اور ضیا پاس کھڑی ہوئی مجھے تسلی دے رہی تھی"

بوران: "خیر تو اب میرے لیے کیا سزا تجویز ہے؟"

الفانسو: "ظالم و بے حمیت اور سیہ کار و بے شرم بھولی سیہ کاریون اور دشمنون کے انتقام مین تم تہ تیغ کی جاؤ گی" حکم کے ساتھ ہی لوگ بوران کو قتل گاہ مین لے گئے۔ الفانسو نے بوران کے فتنہ سے صقلیہ کو ہمیشہ کے لیے نجات دلا دی۔ اور اطمینان و بیداد مغزی سے حکومت کرنے لگا۔ اب صرف یہ مرحلہ باقی تھا کہ پوپ کے محترم دربار سے اجازت حاصل ہو۔ اور الفانسو کے ساتھ شادی ہو۔ اس غرض کے لیے خود وزیر فرنان رومۃ الکبری مین گیا اور بڑی کوششون سے منظوری لے آیا۔

اس کے آتے ہی پلرمو مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ اور بڑی دھوم دھام کے ساتھ پلرمو کے گرجے مین نکاح ہوا۔ ضیا تاج جواہر نگار پہن کے ملکۂ صقلیہ بنی۔ اور سارے صقلیہ مین غلغلہ بلند تھا کہ شاہ الفانسو کی فتح ہو۔ اور ملکہ ضیا کا اقبال بلند"

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دلگداز

مولانا شرر مرحوم کی یادگار اردو کا مشہور ادبی و تاریخی رسالہ جس نے زبان اردو کے علمی خزانے کو اعلیٰ لٹریچر سے بھر دیا خریداروں کو ایک سال خریدار رہنے کے بعد اگر وہ دوسرے برس بھی خریدار رہیں تو ایک نیا ناول مفت نذر کیا جاتا ہے اور وہی سال مابعد کے چندے اور محصول ڈاک پر ایک روپیہ بارہ آنہ میں وی پی روانہ کر دیا جاتا ہے۔

منیجر دلگداز لکھنؤ

تصانیف مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر مرحوم

(تاریخ سوانحعمری اور لکچر وغیرہ)

۱- جنید بغدادی - حضرت جنید کے حالات
۲- ابوبکر شبلی - حضرت شبلی کے حالات
۳- حسن بن صباح - بانی فرقہ باطنیہ کے حالات
۴- خواجہ معین الدین - خواجہ اجمیری کے حالات
۵- ملکہ زنوبیہ - سلف کی ایک عربی شہزادی
۶- سکینہ بنت حسینؓ - جناب سکینہ بنت امام حسینؓ
۷- قرۃ العین - ایران کی مشہور مجتہدزادی کے حالات
۸- ولادت سرور عالم - مولد شریف مصنفہ علامہ ابوالفرج ابن جوزی کا ترجمہ نثر کا نثر میں اور نظم کا نظم میں
۹- سفرنامہ امام شافعیؒ - امام ممدوح کے سفر مکہ کے حالات
۱۰- سر سید کی دینی برکتیں۔
۱۱- قانون وراثت اسلام پر مولانا کا ایک لکچر
۱۲- ہندوستان کی موسیقی
۱۳- ثانی اثنین - حضرت صدیق اکبر کے حالات
۱۴- ذی النورین - حضرت عثمان کے حالات
۱۵- ابوالحسنین - حضرت علی کے حالات

تاریخی ناول

۱۶- غزوہ مصر - عہد بنی طولون کا تاریخی ناول
۱۷- فتح اندلس - اسپین پر عربوں کا حملہ
۱۸- رومۃ الکبریٰ - روم پر مسلمانوں کا حملہ
۱۹- فتوح نازلہ - ایک نہایت دلچسپ تاریخی ناول
۲۰- فلپانا - ارض طرابلس الغرب پر صحابہ کا حملہ
۲۱- فردوس بریں - جیتے جی جنت کی سیر
۲۲- قیس و لبنیٰ - مشہور عاشق عرب اور اسکی معشوقہ لبنیٰ
۲۳- لعبت چین - عہد صحابہ کا تاریخی ناول
۲۴- مقدس نازنین - ایک حسینہ کا پوپ بن جانا
۲۵- ماہ ملک - غوریوں کا عروج اور فتوحات
۲۶- یوسف نجمہ کامل - جگ بیتی نہیں آپ بیتی
۲۷- ایام عرب - جاہلیت عربیہ کی مکمل تصویر ہر دو حصہ
۲۸- جویائے حق - حضرت رسول اکرم کی سوانحعمری بطور ناول حصہ اول ہجری دوم کامل
۲۹- زوال بغداد - شیعہ سنیوں کی نااتفاقی کا عبرت ناک نتیجہ - بغداد کی تباہی۔
۳۰- شوقین ملکہ - دوسری صلیبی لڑائی۔
۳۱- طاہرہ - نہایت دلچسپ تازہ ناول
۳۲- مینا بازار - مولانا کا سب سے اچھا ناول
۳۳- نیکی کا پھل - نہایت دلچسپ آخری تصنیف
۳۴- الفانسو - ایک عاشقانہ ناول
۳۵- بابک خرمی - سلطنت عباسیہ کے حالات ہر دو جلد
۳۶- حسن انجلینا - روس و روم کی لڑائی۔
۳۷- فلورا فلورنڈا - عیسائیت کے عہد خلافت کے واقعات
۳۸- ملک العزیز ورجنا - جنگ صلیب اور سلطان صلاح الدین
۳۹- منصور موہنا - سندھ میں ایک انصاری خاندان کے حالات۔
۴۰- شہید وفا۔

المشتہر حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز بکڈپو نخاس لکھنؤ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تصانیف مولانا عبدالحلیم صاحب شرر مرحوم

مولانا شرر کے خیالی ناول

۴۱- آغا صادق کی شادی ایک دلچسپ قصہ ۱۰/
۴۲- حسن کا ڈاکو حرامپور کے لائق کا خاتمہ سوم حصہ
۴۳- اسرار دربار حرامپور حرامپور کے نواب کے ربہتے حالات مع ۲ جلد ۱۰/
۴۴- عیب دان دلہن حیرت انگیز حسب دانی کی
۴۵- خوفناک محبت، ہندوستان کی غریب ادیو پاکدامنی رحیالت کی ایسی اچھی تصویر نہیں ہو سکتی
۴۶- دلچسپ، مصنف کا پہلا زور قلم
۴۷- دلکشش کامل

ڈرامے اور نظمیں

۴۸- اسیری بابل گولڈ... ایک ... کا انجام نظم
۴۹- زمانہ اور اسلام ایک ... زنجیر انظم
۵۰- شب غم - فراق کی بیتا بیان ...
۵۱- شب وصل، فراق کے بعد وصل کا بیان

مضامین شرر

شاعرانہ و عاشقانہ دو حصے
تاریخی و جغرافی
گزشتہ لکھنؤ
سیر بنگال
ختم سال و شروع سال
سیر نسوان دو حصے
ادب و تحقیق مسائل
اصلاح قوم و ملت
تاریخی واقعات پر خیال آرائی
... ڈرامہ

دلگداز کی مکمل جلدیں

جلد سنہ ۱۸۸۷ء
جلد سنہ ۱۸۸۹ء
جلد سنہ ۱۹۰۰ء
جلد سنہ ۱۹۰۵ء
جلد سنہ ۱۹۰۶ء
جلد سنہ ۱۹۱۲ء
جلد سنہ ۱۹۱۵ء
جلد سنہ ۱۹۲۶ء
جلد سنہ ۱۹۲۷ء
جلد سنہ ۱۹۰۱ء
جلد سنہ ۱۹۱۱ء ۱۰/
جلد سنہ ۱۹۱۶ء
جلد سنہ ۱۹۱۷ء
جلد سنہ ۱۹۱۸ء
جلد سنہ ۱۹۲۱ء
جلد سنہ ۱۹۲۲ء
جلد سنہ ۱۹۲۳ء
جلد سنہ ۱۹۲۴ء
جلد سنہ ۱۹۲۸ء
جلد سنہ ۱۹۲۹ء
جلد سنہ ۱۹۱۰ء ۱۵/
جلد سنہ ۱۹۱۳ء

منتخب مضامین سنہ ۱۸۸۷ء ....

متفرق تصانیف

الحکم الرفاعیہ سید احمد رفاعی کے رسالہ کا ترجمہ ۳۰/
حلیمۃ العرب، ... فارسی ... کی تاریخ
نادلات مہدی ... اول حصہ دوم ... کامل
معتزلہ، مولانا کا ایک ... لکچر ۱۲/
(دیگر مطبوعات دلگداز ...)
مرزا غالب کی شاعری مرزا محمد عسکری صاحب ... کا ایک محققانہ لکچر (چار آنہ)
بادہ شعل، ... کے مشہور ناول ... کا ترجمہ اول ... دوم ... سوم ... چہارم ... پنجم ...
رفع النقاب، مروجہ پردے کی تردید ۱۴/
الکا ولیلی کی تاریخ پر مرزا محمد عسکری صاحب کا لکچر ۱۴/
رامائن کے بعض سین
اتالیق بی بی، میاں کی حرکتوں پر بی بی کی فریاد ...

شہر کا پتہ ... نیم ... گنج ... لکھنؤ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri